e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

ایچ ایم وی پی عام زکام ہے: اقوام متحدہ

نئی دہلی، 8 جنوری (یو این آئی) اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ ہیومن میٹانیومو وائرس (ایچ ایم پی وی) ایک عام نزلہ ہے جو سردیوں اور بہار میں ہوتا ہے۔ اقوام متحدہ نے بدھ کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ ایچ ایم پی وی کوئی نیا وائرس نہیں ہے۔ اس کی شناخت پہلی بار سال 2001 میں ہوئی تھی اور یہ ایک طویل عرصے سے انسانی معاشرے میں موجود ہے۔ پوسٹ میں کہا گیا کہ "یہ ایک عام وائرس ہے جو موسم خزاں اور بہار میں پھیلتا ہے۔ یہ عام سردی کی طرح نظام تنفس کو متاثر کرتا ہے۔" اس پوسٹ کے ساتھ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایم او) کی ایک سینئر اہلکار مارگریٹ ہیرس کا ایک بیان بھی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ چین میں اس سال اس سے متاثر ہونے والوں کی تعداد گزشتہ سال کے مقابلے میں کم ہے۔

بی جے پی نے آتشی کے خلاف رپورٹ درج کرائی

نئی دہلی، 08 جنوری (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے دہلی کے وزیر اعلیٰ آتشی پر سرکاری مشینری کا غلط استعمال کرنے کا الزام لگاتے ہوئے اس سلسلے میں کالکاجی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔ جنوبی دہلی ضلع بی جے پی کے نائب صدر سردار کے ایس۔ ڈگل نے بدھ کو کالکاجی پولیس اسٹیشن میں مسز آتشی کے خلاف ایک ویڈیو کلپ کے ساتھ شکایت درج کرائی۔ اس تناظر میں بی جے پی کے دہلی ریاستی ترجمان پراوین شنکر کپور نے آج دیر شام دہلی کے چیف الیکٹورل آفیسر کو ایک خط لکھا ہے، جس میں ان کی توجہ سردار ڈگل کے ذریعہ جاری کردہ ویڈیو کی طرف مبذول کرائی گئی ہے اور مسز آتشی کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے خط میں کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ کا اپنا انتخابی سامان لے جانے کے لیے محکمہ تعمیرات عامہ کی گاڑی کا استعمال واضح طور پر سرکاری وسائل کے غلط استعمال کا معاملہ ہے اور الیکشن کمیشن اس کا نوٹس لے اور کارروائی کرے۔

Rs.3/-Vol- 24 , Issue, 100 Thursday , January 09 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۱۰۰) لکھنؤ، بروز جمعرات ۹-جنوری ۲۰۲۵ء، مطابق ۸/رجب المرجب -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

وَن نیشن، وَن الیکشن

بیک وقت انتخابات کے انعقاد پر اپوزیشن نے اٹھائے سوالات

جے پی سی کی پہلی میٹنگ میں 18 ہزار صفحات کا پریزنٹیشن، اجلاس میں 37 اراکین پارلیمنٹ نے شرکت کی

نئی دہلی۔(ایجنسی) 'وَن نیشن، وَن الیکشن' یعنی ایک ملک، ایک انتخاب کا راستہ ہموار کرنے کے لیے تشکیل جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی (جے پی سی) کی آج پہلی میٹنگ دہلی میں ہوئی۔ مرکزی حکومت نے پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے دوران پورے ملک میں ایک ساتھ انتخاب کرانے کے لیے 'وَن نیشن، وَن الیکشن' کی تجویز رکھی تھی۔ اس پر تبادلہ خیال کے لیے 39 رکنی جے پی سی تشکیل دی گئی تھی، جس کی پہلی میٹنگ میں اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کی طرف سے کچھ اہم سوالات سامنے رکھے گئے۔ جے پی سی کی پہلی میٹنگ میں 37 اراکین پارلیمنٹ موجود رہے۔ ایل جے پی رکن پارلیمنٹ شامبھوی چودھری اور بی جے پی رکن پارلیمنٹ سی ایم رمیش اس میٹنگ میں ذاتی وجوہات کی بنیاد پر شریک نہیں ہوئے۔ ان دونوں نے ہی اپنی غیر موجودگی کی اطلاع پہلے ہی کمیٹی چیئرمین کو دے دی تھی۔ 39 رکنی اس کمیٹی کی صدارت بی جے پی رکن پارلیمنٹ پی پی چودھری کو سونپی گئی ہے اور آج ہوئی میٹنگ ان کی قیادت میں ہی ہوئی۔ میٹنگ میں وزارت قانون نے تقریباً 18 ہزار صفحات پر مشتمل پریزنٹیشن دیا جس میں تفصیل سے سبھی نکات کی وضاحت کی گئی تھی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق میٹنگ کے پہلے دن 'وَن نیشن، وَن الیکشن' سے متعلق بل کے التزامات کو کمیٹی اراکین کے سامنے رکھا گیا۔ ساتھ ہی اس کے التزامات سے متعلق مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال بھی ہوا۔ میٹنگ میں بل کی حمایت میں اس کی ضرورت اور قبل میں دی گئی مختلف سفارشات کو بھی کمیٹی کے سامنے رکھا گیا۔ وزارت قانون کے ذریعہ 18 صفحات کا پریزنٹیشن دیے جانے کے بعد پہلے بی جے پی اور پھر اپوزیشن پارٹیوں (کانگریس، سماجوادی پارٹی، ترنمول کانگریس وغیرہ) کے لیڈران نے ایک ایک کر اپنی بات سامنے رکھی۔ جے پی سی میں شامل کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے میٹنگ کے دوران ایک اہم سوال یہ پوچھا کہ 'وَن نیشن، وَن الیکشن' کے تعلق سے حکومت کی جو یہ دلیل ہے کہ اس سے انتخابات میں خرچ کم ہوگا، اس کی کیا تفصیل ہے؟ کیسے آپ کہہ سکتے ہیں کہ خرچ کم ہوگا؟ اس کے جواب میں بی جے پی نے کہا کہ الگ الگ وقت پر الگ الگ ریاستوں میں انتخاب ہونے سے خرچ بے تحاشہ ہوتا ہے، ساتھ ہی ترقی کی رفتار میں رخنہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس دوران ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کلیان بنرجی نے بھی ایک اہم سوال یہ داغ دیا کہ خرچ کم کرنا ضروری ہے یا لوگوں کے جمہوری حقوق کی حفاظت کرنا اہم ہے؟ سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ دھرمیندر یادو نے تو اس بل کی مخالفت کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ یہ بل مرکزی حکومت کی طرف سے علاقائی پارٹیوں کو ختم کرنے کی سازش ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ منیش تیواری اور مکل واسنک نے بھی اس بل کی مخالفت کرتے ہوئے اسے آئین کے بنیادی ڈھانچہ کے خلاف بتایا۔ ایک طرف اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ نے جہاں جے پی کی پہلی میٹنگ میں 'وَن نیشن، وَن الیکشن' کے خلاف آواز بلند کی اور اس کے لیے پیش کردہ بلوں کی مخالفت کی، وہیں دوسری طرف بی جے پی اراکین پارلیمنٹ نے اس کی حمایت میں اپنی بات رکھی۔

آج پہلی ہی میٹنگ میں برسراقتدار اور حزب اختلاف طبقہ کے اراکین پارلیمنٹ نے اپنا اپنا رخ ظاہر کر دیا ہے، جس سے آئندہ کی میٹنگوں میں خوب ہنگامہ ہونے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔

کمیٹی کو بجٹ اجلاس کے پہلے ہفتے کے آخری دن تک اپنی رپورٹ پیش کرنی ہوگی۔ اجلاس میں اراکین کو وزارت قانون وانصاف کے مجوزہ قوانین کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ کئی ہزار صفحات پر مشتمل رپورٹس بھی اراکین کو مطالعے کے لیے دی گئیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن پارلیمنٹ پی پی چودھری کی سربراہی میں مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کے 39 اراکین ہیں جن میں لوک سبھا کے 27 اور راجیہ سبھا کے 12 اراکین ہیں۔ کمیٹی کے اہم اراکین میں کانگریس کی پرینکا گاندھی واڈرا، بی جے پی کے انوراگ ٹھاکر، ترنمول کانگریس کے کلیان بنرجی، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) کی سپریا سولے اور کانگریس کے منیش تیواری اور بی جے پی کے سمبت پاترا وغیرہ شامل ہیں۔

سنبھل مسجد تنازعہ

الٰہ آباد ہائی کورٹ نے ضلع کورٹ میں چل رہے مقدمہ پر لگائی روک

سبھی فریقین سے جواب طلب، سماعت پر روک سے مسلم فریق کو فوری راحت

سنبھل:8 جنوری (پی این ایس) سنبھل جامع مسجد بمقابلہ ہریہر مندر تنازعہ کی سماعت عدالت میں ہوئی۔ جامع مسجد کے فریق نے سپریم کورٹ کے حکم کی کاپی مقامی عدالت میں پیش کی۔ مسلم فریق نے کہا کہ سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق اس معاملے پر فی الحال کوئی سماعت نہیں ہو سکتی۔ جس کے بعد عدالت نے اگلی سماعت 5 مارچ کو مقرر کی۔ سول جج سینئر ڈویژن چندوسی کی عدالت میں جامع مسجد کے وکیل شکیل وارثی نے عدالت میں سپریم کورٹ کے حکم نامے کی کاپی پیش کی۔ اس کے بعد عدالت نے سماعت کی اگلی تاریخ 5 مارچ مقرر کی۔ اس دوران ضلعی عدالت میں سیکورٹی کے پیش نظر پولیس اور پی اے سی کو تعینات کیا گیا تھا۔ ایس آئی ٹی کے وکیل وشنو شرما اور شری گوپال شرما نے کہا کہ عدالت میں دائر سپریم کورٹ کے حکم کی کاپی نہ تو تصدیق شدہ ہے اور نہ ہی حلف نامہ کے ساتھ داخل کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت اور ڈی ایم کے ایڈوکیٹ پرنس شرما نے کہا کہ اس حکم میں سروے اور نئے دائرہ کار پر پابندی لگائی گئی ہے۔ اس سے پہلے 2 جنوری کو سنبھل جامع مسجد کی سروے رپورٹ کورٹ کمشنر نے عدالت میں داخل کی تھی۔ یہ رپورٹ سیل بند لفافے میں پیش کی گئی۔ کورٹ کمشنر نے کہا کہ سروے کے دوران شاہی جامع مسجد میں پائے جانے والے شواہد کے حوالے سے 43 صفحات پر مشتمل سروے رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اپنے دعویٰ کی تائید میں سروے رپورٹ کے ساتھ تقریباً 60 تصاویر بھی عدالت میں پیش کی گئیں۔ جمعرات کو عدالت میں سروے رپورٹ کے ساتھ ایک درخواست بند لفافے میں دی گئی۔ اس میں انہوں نے سروے کی تاریخوں کا حوالہ دیا اور وقت پر رپورٹ داخل نہ کرنے کی وجہ خرابی صحت کو بتایا۔ رپورٹ فائل پر لینے کی اجازت بھی مانگی ہے۔ 19 نومبر کو کیلا دیوی مندر کے مہنت رشی راج گری اور ہری شنکر جین سمیت آٹھ مدعیان نے سنبھل میں واقع سول جج سینئر ڈویژن، چندوسی کی عدالت میں جامع مسجد کے ہریہر مندر ہونے کے دعوے کے سلسلے میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ عدالت نے اسی دن ایڈوکیٹ رمیش سنگھ راگھو کو کورٹ کمشنر مقرر کیا تھا اور سروے کرانے کا حکم دیا تھا۔ کورٹ کمشنر نے بھی اسی دن سخت سیکورٹی میں سروے کیا۔ جب وہ 24 نومبر کو دوبارہ سروے کرنے گئے تو وہاں ہنگامہ ہوا، جس میں پانچ لوگوں کی جان چلی گئی۔ اس کے بعد سروے رپورٹ 29 نومبر کو عدالت میں پیش کی جانی تھی۔ جس میں عدالت نے کورٹ کمشنر کو سروے رپورٹ پیش کرنے کے لیے دس دن کا وقت دیا تھا۔ اس کے بعد سروے رپورٹ 9 دسمبر کو سیل بند لفافے میں داخل کی جانی تھی۔ کورٹ کمشنر نے اپنی خراب صحت کا حوالہ دیتے ہوئے وقت مانگا تھا اور کہا تھا کہ سروے رپورٹ تیار نہیں ہے۔ ساتھ ہی ساتھ جامع مسجد کے وکیل شکیل احمد وارثی نے وقت مانگنے پر اعتراض دائر کیا تھا۔

دہلی انتخابات میں ایس پی-ترنمول نے عآپ کی حمایت کی، کانگریس اکیلی

اشوک گہلوت نے کہا- اے اے پی ہماری اپوزیشن ہے، کیجریوال نے کہا-کانگریس-بی جے پی اتحاد بے نقاب

نئی دہلی۔ دہلی اسمبلی انتخابات سے پہلے ہی I.N.D.I.A بلاک کی پارٹیاں الگ تھلگ دکھائی دے رہی ہیں۔ AAP کنوینر اروند کیجریوال نے ممتا بنرجی اور سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کی حمایت کے لیے شکریہ ادا کیا ہے۔ اس دوران کانگریس کے سینئر لیڈر اشوک گہلوت نے بدھ کو کہا کہ AAP دہلی میں ہماری مخالف ہے۔ کیجریوال عوام میں کنفیوژن پھیلا رہے ہیں کہ ان کی پارٹی دوبارہ الیکشن جیتے گی۔ کیجریوال نے اس بیان پر فوری ردعمل دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی اور کانگریس کا خفیہ اتحاد بے نقاب ہوگیا ہے۔ دہلی کی 70 اسمبلی سیٹوں کے لیے 5 فروری کو ووٹنگ ہوگی۔ نتائج کا اعلان 8 فروری کو کیا جائے گا۔ کیجریوال نے کہا- گہلوت جی، آپ نے واضح کر دیا ہے کہ آپ دہلی میں کانگریس کی اپوزیشن ہے۔ آپ بی جے پی پر خاموش رہے۔ لوگوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ کانگریس کے لیے AAP اپوزیشن ہے اور بی جے پی اس کی پارٹنر ہے۔ اب تک تم دونوں کے درمیان یہ تعاون خفیہ تھا۔ آج آپ نے اسے عام کر دیا۔ اس وضاحت کے لیے دہلی کے لوگوں کی طرف سے شکریہ۔ اشوک گہلوت نے کہا، "جب اروند کیجریوال الیکشن لڑتے ہیں تو ان کی اپنی حکمت عملی اور حساب ہوتا ہے، لیکن وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ بی جے پی اور کانگریس مل کر الیکشن لڑ رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ سیاست جاری رہے گی، لیکن راجستھان میں ہم نے جو ہیلتھ اسکیم نافذ کی ہے اسے دیکھو اور مرکز کو بھی اس پر غور کرنا چاہئے۔ AAP کو دہلی اسمبلی انتخابات میں سماج وادی پارٹی، ترنمول کانگریس اور شیوسینا یو بی ٹی کی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ کیجریوال نے حمایت کے لیے دونوں رہنماؤں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ شیوسینا یو بی ٹی لیڈر سنجے راوت نے کہا کہ بی جے پی نے انتخابات سے پہلے پروجیکٹ شروع کیے اور پھر 5 سال تک کچھ نہیں کیا۔ دہلی کے عوام اروند کیجریوال کے ساتھ ہیں۔ تقریباً ایک ماہ قبل دہلی انتخابات میں AAP اور کانگریس کے درمیان اتحاد کی قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں۔ اس کے بعد 11 دسمبر کو اروند کیجریوال نے ایکس پر پوسٹ کر کے واضح کر دیا کہ عام آدمی پارٹی اپنے بل بوتے پر الیکشن لڑے گی۔ کانگریس کے ساتھ کسی قسم کے اتحاد کا کوئی امکان نہیں ہے۔ کچھ دن بعد 25 دسمبر کو کانگریس لیڈر اجے ماکن نے دہلی کانگریس کی جانب سے عام آدمی پارٹی اور بی جے پی کے خلاف 12 نکاتی وائٹ پیپر جاری کیا۔ تب انہوں نے کہا تھا کہ لوک سبھا انتخابات کے لئے اے اے پی کے ساتھ اتحاد کرنا کانگریس کی غلطی تھی، جسے اب سدھار لینا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی اروند کیجریوال کو ملک کا فراڈ کنگ یعنی سب سے بڑا دھوکہ باز کہا گیا۔ ماکن نے کہا کہ اگر کیجریوال کو ایک لفظ میں بیان کرنا ہے تو وہ لفظ فرجیوال ہوگا۔

طلبہ یونین کے بجائے یوتھ پارلیمنٹ کی حوصلہ افزائی کی جائے

سی ایم یوگی نے 28ویں یوتھ اتسو 2025 میں اتر پردیش کی حصہ لینے والی ٹیم کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

لکھنؤ۔(یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو کہا کہ یونیورسٹیز اور انٹر کالجوں میں جاری طلبہ یونین کے بجائے یوتھ پارلیمنٹ کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے جس سے نئی نسل کو آگے بڑھایا جاسکے۔ اپنی سرکاری رہائش گاہ پر 28ویں یوتھ اتسو 2025 میں اتر پردیش کی حصہ لینے والی ٹیم کو جھنڈی دکھا کر روانہ کرنے کے موقع پر انہوں نے نوجوانوں کو فن خطابت میں ماہر بننے کا منتر دیا اور کہا کہ عوامی زندگی میں خطابت کا فن بہت اہم ہے۔ صرف وہی سیاستدان کامیاب ہوسکتا ہے جس کے پاس خطابت کا فن ہو۔ اگر وہ خطابت میں ماہر نہیں ہے تو وہ کامیاب سیاست دان نہیں ہوسکتا۔ یوگی نے کہا کہ یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم جس بھی شعبے میں کام کر رہے ہیں اس میں نوجوان کیا کردار ادا کریں گے۔ قائدانہ خوبیاں، معاشرے اور آخری پوزیشن پر بیٹھے شخص کے تئیں ہمدردی ہونی چاہیے۔ کوئی بھی شخص سیاست دان، انتظامیہ، پولیس افسر، خوراک فراہم کرنے والا کسان، ترقی پسند کسان، نوجوان کاروباری سمیت کسی بھی شعبے میں کام کرے لیکن اگر اس میں قوم پرستی، مادر وطن سے محبت، عوام اور شہریوں کے تئیں شفقت نہ ہو تو اس کی ترقی کا کوئی مطلب نہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 12 جنوری کی تاریخ یوتھ فیسٹیول کے طور پر آتی ہے، کیونکہ یہ نوجوانوں کی توانائی سے مالا مال اور عالمی سطح پر ہندوستان کی روحانی، ثقافتی اور نوجوان طاقت کو پہچان دلانے والے سوامی وویکانند کی جینتی ہے۔ پی ایم مودی کی تحریک سے گزشتہ کئی سالوں سے یوتھ اتسو پروگرام کا انعقاد دہلی میں کیا جا رہا ہے۔ اس میں نوجوانوں کو بہت سے پروگراموں میں حصہ لے کر پورے ملک کے بارے میں جاننے اور سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس سال ہمیں وزیر اعظم اور وزیر دفاع کی صحبت اور مکالمے کا بھی موقع میسر گا۔

انہوں نے کہا کہ آزادی کے امرت مہوتسو سال میں وزیر اعظم مودی نے ملک کے لیے کچھ اہداف طے کیے تھے۔ ترقی یافتہ ہندوستان بھی اس میں شامل تھا۔ ترقی یافتہ ہندوستان میں نوجوانوں کی توانائی کیسے مددگار ہوسکتی ہے؟ وزیر اعلیٰ نے نوجوانوں سے کہا کہ 22/23 سال بعد جب ملک اپنی صد سالہ تقریب منائے گا تو آپ بھی مختلف شعبوں میں کام کر رہے ہوں گے۔ پھر ہمیں یہ ذہن میں رکھنا ہوگا کہ اس وقت کس قسم کا ہندوستان مطلوب ہے، اس ہندوستان کی تعمیر کے ایکشن پلان میں کیا پہلو ہوں گے۔ جسے ہم آگے لے جاسکتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ترقی یافتہ ہندوستان میں نوجوان کیا کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ 63 نوجوان اتر پردیش کی نمائندگی کر رہے ہیں اور قومی تہوار کا حصہ بن رہے ہیں۔ اتر پردیش کی ترقی اور وراثت کے اس سفر میں نوجوان بھی حصہ دار بنے ہیں۔ یوگی نے کہا کہ اتر پردیش نے پچھلے سات آٹھ سالوں میں ترقی کے سفر میں تیزی سے ترقی کی ہے۔ دس سال پہلے لوگ خود کو اتر پردیش کا باشندہ کہنے سے کتراتے تھے۔ یہاں سیکورٹی نہیں تھی بلکہ فساد، انارکی اور غنڈہ گردی تھی۔ اتر پردیش آبادی میں پہلے نمبر پر تھا لیکن ترقی کے معاملے میں پیچھے رہ گیا اور معیشت میں چھٹے ساتویں نمبر پر تھا۔ اتر پردیش ہر میدان میں پسماندہ تھا لیکن سات آٹھ سالوں میں اتر پردیش سرکردہ ریاستوں میں کھڑا ہے۔ جنہوں نے اس کے پیچھے کامیابی کی کہانی کو قریب سے دیکھا ہے وہ موجودہ اور آنے والی نسلوں کو اس سے آگاہ کریں، تاکہ وہ بھی ترقی کے حقیقی معیار کو جان سکیں۔ انہوں نے کہا کہ فروغ ہنرمندی وہ نہیں ہے جو صرف آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ فروغ ہنرمندی وہ بھی تھا جس نے کبھی مراد آباد کو براس، علی گڑھ کو ہارڈ ویئر، فیروز آباد کو گلاس، لکھنؤ کو چکن کاری، میرٹھ کو اسپورٹس آئیٹم، بھدوہی کو قالین، سہارنپور کو ووڈن ورک، وارانسی کے ریشم لباس کو موقع دیا۔ یہ سبھی قدیم وراثت کے مظہر ہیں۔ جسے حکومت نے ون ڈسٹرکٹ۔ ون پروڈکٹ کے طور پر پرموٹ کر رہی ہے۔

کانگریس نے ملکی پور ضمنی انتخاب سے خود کو کیا دور

سماجوادی پارٹی کے امیدوار کو حمایت کا فیصلہ

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے ملکی پور اسمبلی حلقہ میں ضمنی انتخاب کرانے کی تاریخ کا اعلان گزشتہ روز الیکشن کمیشن کے ذریعہ کر دیا گیا۔ ملکی پور اسمبلی سیٹ پر 5 فروری کو ووٹ ڈالے جائیں گے اور 8 فروری کو ووٹوں کی گنتی ہوگی۔ اس درمیان کانگریس نے ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے ملکی پور ضمنی انتخاب سے خود کو دور کر لیا ہے۔ اتر پردیش کانگریس صدر اجے رائے نے اعلان کیا کہ پارٹی ملکی پور ضمنی انتخاب میں اپنا امیدوار نہیں اتارے گی۔ اجے رائے نے ملکی پور ضمنی انتخاب کے تعلق سے کہا کہ جو بھی ضمنی انتخابات ہوئے ہیں وہ ہم نے نہیں لڑے۔ ہم نے 9 ضمنی انتخابات نہیں لڑے اور ملکی پور ضمنی انتخاب بھی نہیں لڑیں گے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہم اپنی پارٹی کو مضبوط کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں اور 2027 میں ہونے والے یوپی اسمبلی انتخاب کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اجے رائے نے ملکی پور ضمنی انتخاب کے تعلق سے اس بات کا اشارہ دیا ہے کہ وہ اس سیٹ پر سماجوادی پارٹی کے امیدوار کی حمایت کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ "ہم انتخاب نہیں لڑ رہے ہیں تو یہ فطری ہے کہ جو لڑے گا ہم اس کا تعاون کریں گے۔" اجے رائے نے بہوجن سماج پارٹی کی چیف مایاوتی کے تعلق سے کہا کہ "مایاوتی تنہا لڑ رہی ہیں اور تنہا ہی رہ جائیں گی، ان کو دوسرا کوئی نہیں ملنے والا۔" کانگریس کے ذریعہ 2027 میں ہونے والے یوپی اسمبلی انتخاب کی تیاریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اجے رائے نے کہا کہ "تنظیم کو مضبوط کرنے کا کام لگاتار جاری ہے۔ ہمارے انچارج، 4 ریاستوں کے سابق صدور سب بیٹھ کر اس پر کام کر رہے ہیں۔ ہمیں سب کا تعاون مل رہا ہے اور سبھی لوگ تنظیم کو مضبوط کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔" بہر حال، ملکی پور سیٹ پر ضمنی انتخاب کے اعلان کے بعد سماجوادی پارٹی اور بی جے پی دونوں کے درمیان زور آزمائش شروع ہو گئی ہے۔

پیاری دیدی یوجنا کے بعد اب کانگریس نے دہلی میں جیون رکشا یوجنا کا اعلان کیا

جیون رکشا یوجنا کے تحت دہلی والوں کو 25 لاکھ روپے کی ہیلتھ انشورنس کی سہولت فراہم کرے گی

نئی دہلی: دہلی اسمبلی انتخابات 2025 کو لے کر کانگریس نے بدھ کو ایک اور بڑا اعلان کیا۔ کانگریس لیڈر اشوک گہلوت نے جیون رکشا یوجنا شروع کی، جس کے تحت لوگوں کا 25 لاکھ روپے تک کا مفت علاج کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل کانگریس راجستھان میں بھی اسی طرح کی اسکیم لائی تھی اور حکومت بنتے ہی دہلی کے لوگوں کو 25 لاکھ روپے تک کے ٹیسٹ اور علاج کی سہولت دی جائے گی۔ یہ صحت کا ایک بہت اچھا منصوبہ ہے۔ دہلی کے لوگوں کو اس اسکیم کا بہتر فائدہ ملے گا۔ انہوں نے عام آدمی پارٹی حکومت کی صحت خدمات پر بھی سوالات اٹھائے اور کہا کہ انہیں اسپتالوں میں ادویات کی قلت، ٹیسٹوں کی لمبی تاریخوں وغیرہ کی رپورٹیں موصول ہوتی ہیں۔ عوام کو صرف اعلانات اور وعدے کرنے سے فوائد نہیں ملتے۔ ریاستی کانگریس جس سنجیدگی کے ساتھ اس اسمبلی انتخاب میں حصہ لے رہی ہے، اس سے توقع ہے کہ کانگریس کی حکومت بنے گی اور وہ آج جس صحت اسکیم کا اعلان کر رہے ہیں، وہ محض ایک سنسنی نہیں ہے۔ ہماری حکومت نے اسے راجستھان میں نافذ کیا اور لوگوں نے اس کا فائدہ اٹھایا۔ اس اسکیم کو فوری طور پر لاگو کیا جائے گا: اشوک گہلوت نے مزید کہا، لوگوں نے مرکز میں کانگریس کی حکومت اور دہلی میں شیلا دکشت کی حکومت دونوں کا دور دیکھا ہے۔ اس کے بعد بی جے پی نے عوام سے جھوٹے وعدے کیے اور کہا کہ اگر مرکز میں بی جے پی کی حکومت بنتی ہے تو ہم کالا دھن واپس لائیں گے اور لوگوں کو 15 لاکھ روپے ملیں گے۔ اسی دوران دہلی میں عام آدمی پارٹی کی حکومت نے جن لوک پال بل لانے اور شیلا دکشت حکومت گھوٹالے کے من گھڑت الزامات لگائے، جس کے نتیجے میں حکومت چلی گئی۔ لیکن موجودہ حالات کی وجہ سے لوگ کانگریس کے گزرے دنوں کو یاد کر رہے ہیں۔ دہلی میں کانگریس کی کارکردگی اس اسمبلی انتخابات میں بہتر رہے گی، اگر کانگریس حکومت بناتی ہے تو دہلی میں فوری طور پر جیون رکشا یوجنا نافذ کیا جائے گا۔ حکومت کا ڈھانچہ ناکافی: دہلی کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے کہا، جس طرح چرنجیوی یوجنا نے راجستھان میں لوگوں کی زندگیوں میں بہتری لائی، ہم دہلی میں بھی اسی طرح کی اسکیم لائے ہیں۔ اس اسکیم سے دہلی کے ہر شہری کو اس کی زندگی کا یقین ملے گا۔ یہاں کی ہوا زہر آلود ہے، پانی آلودہ ہے، کھانے میں ملاوٹ ہے، جس کی وجہ سے لوگ بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے دہلی بیمار نظر آ رہا ہے۔ دہلی اور مرکزی حکومت کا نظام درہم برہم ہے۔ اس لیے ہم نے یہ اسکیم لانے کا فیصلہ کیا، جس میں نجی اسپتالوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔ دہلی میں حکومتی ڈھانچہ ناکافی ثابت ہوا ہے۔ وعدے کیے، کام نہیں کیا: انہوں نے مزید کہا، دہلی میں ہر سال لاکھوں لوگ ڈینگو، ڈائریا، فضائی آلودگی کی وجہ سے نمونیا، ٹی وی، ذیابیطس، کینسر، ٹائیفائیڈ کا شکار ہوتے ہیں۔ دہلی کی موجودہ حکومت نے صحت کی سہولیات کے حوالے سے کئی وعدے کیے تھے، لیکن کوئی کام نہیں کیا۔ اس لیے ہم دہلی کے لوگوں کے لیے یہ اسکیم لائے ہیں۔ حکومت بنانے کا دعویٰ: انہوں نے مزید کہا، کانگریس اور راہل گاندھی کو اس منصوبہ کے پیچھے اعتماد ہے۔ ہم دہلی کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہمیں آپ کی صحت کی فکر ہے۔ دہلی میں حکومت بننے کے بعد آپ کی صحت کی ذمہ داری ہماری ہوگی۔ کانگریس نے یہ فیصلہ لیا ہے، وہ دہلی کی تمام سیٹوں پر طاقت کے ساتھ الیکشن لڑ رہی ہے۔ آج، AAP کی اینٹی انکمبنسی کی وجہ سے، لوگ یقینی طور پر ہم پر یقین کر رہے ہیں اور ہم 2025 میں دہلی میں حکومت بنائیں گے۔

امبیڈکر کی توہین:

امت شاہ کے خلاف مقدمہ، 15 جنوری کو سماعت

سلطانپور (اتر پردیش): بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے خلاف مبینہ توہین آمیز بیان پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے خلاف سلطانپور کی ایک خصوصی عدالت میں درخواست درج کی گئی ہے۔ یہ درخواست دھمور رتھانہ علاقے کے بنکے پور سریا کے رہائشی رام کھیلاون نے دائر کی۔ معاملے کی سماعت کے لیے خصوصی ایم پی-ایم ایل اے عدالت کے جج شوبھم ورما نے 15 جنوری 2025 کی تاریخ مقرر کی ہے۔ رام کھیلاون نے اپنی درخواست میں دعویٰ کیا ہے کہ 17 دسمبر 2024 کو پارلیمنٹ میں امت شاہ نے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے بارے میں ایسا بیان دیا جس سے ان کے اور کروڑوں لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ درخواست گزار نے کہا کہ جس شخصیت کے باعث امیت شاہ آج وزیر داخلہ کے منصب پر فائز ہیں، اسی شخصیت کے بارے میں غیر مناسب بیان دیا گیا۔ رام کھیلاون نے بتایا کہ ڈاکٹر امبیڈکر کو کروڑوں مزدور اور غریب افراد اپنا رہنما اور دیوتا مانتے ہیں اور اس طرح کی بیان بازی سے ان کے دل کو گہرا دھچکہ لگا ہے۔ درخواست گزار کے وکیل جے پرکاش نے کہا کہ امت شاہ نے راجیہ سبھا میں ڈاکٹر امبیڈکر کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے، جس پر رام کھیلاون نے عدالت میں درخواست دائر کی ہے۔ عدالت نے درخواست کو سماعت کے لیے منظور کرتے ہوئے اگلی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ رام کھیلاون نے عدالت کو مزید بتایا کہ 24 دسمبر 2024 کو بہوجن سماج پارٹی کے ارکان کے ساتھ وہ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر گئے اور ایف آئی آر درج کرنے کی درخواست دی۔ ساتھ ہی انہوں نے رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے بھی درخواست بھیجی، مگر پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

امریکہ ایران میں ناکامی کے بعد تلافی کے لئے کوشاں ہے: رہبر انقلاب اسلامی

تہران (ایجنسی) رہبر انقلاب اسلامی ایران نے اس سوال کے جواب میں کہ ایران امریکہ کے ساتھ مذاکرات پر کیوں آمادہ نہیں ہے، کہا کہ امریکہ (انقلاب اسلامی سے پہلے) ایران پر قابض تھا لیکن اسے اس کی گرفت سے نکال لیا گیا۔ اس لیے ایران اور انقلاب سے اسے "کینہ شتری" (اونٹ جیسا کینہ) ہے اور وہ اتنی آسانی سے ہار نہیں مانے گا۔ امریکہ ایران میں ناکام ہو چکا ہے اور اپنی اس ناکامی کا ازالہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے بدھ 8 جنوری کو قم میں ہزاروں افراد کے ساتھ ایک ملاقات میں پہلوی دور میں ایران کو امریکی مفادات کا گڑھ قرار دیتے ہوئے کہا کہ انقلاب کا سرچشمہ اس قلعہ کے دل سے پھوٹا اور امریکیوں کو سمجھ نہیں آئی، امریکی دھوکہ کھا گئے، وہ سوئے رہے، غافل رہے، امریکیوں کی یہ حسابی غلطی ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ اس کے بعد سے لے کر آج تک ان چند دہائیوں کے دوران امریکیوں نے ایران کے مسئلہ میں اکثر غلطیاں کی ہیں اور غلط اندازے لگائے ہیں، انہوں نے تاکید کی کہ میری اس بات کے مخاطب زیادہ تر وہ سامعین ہیں جو امریکی پالیسیوں سے مرعوب ہیں۔ رہبر انقلاب اسلامی نے دشمن کی پروپیگنڈہ میڈیا وار کی وضاحت کرتے ہوئے کہا پروپیگنڈہ کا کام جھوٹ بولنا اور حقیقت اور رائے عامہ کے افکار کے درمیان فاصلہ رکھنا ہے۔ آپ مضبوط ہو رہے ہوں، وہ شور کرتا ہے، آپ کمزور ہو رہے ہیں، وہ کمزور ہو رہا ہے، مگر پبلسٹی کرتا ہے کہ وہ مضبوط ہو رہا ہے۔ تم ناقابل تسخیر ہو جاؤ، وہ کہتا ہے میں تمہیں دھمکیاں دے کر تباہ کر دوں گا! یہ پروپیگنڈہ ہے جس سے کچھ لوگ متاثر ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے تبلیغی اور ثقافتی اداروں، براڈکاسٹنگ منسٹری (ریڈیو و ٹیلیویژن) اور سائبر اسپیس ورکرز کا بنیادی اور اہم کام دشمن کی حاکمیت کے جھوٹے بھرم کے راز فاش کرنا ہے، اسے توڑنا ہے، دشمن کے پروپیگنڈے کو ناکام بنانا ہے تاکہ وہ رائے عامہ پر اثر انداز نہ ہو سکیں، یہ وہ کام ہے جو اسوقت قم والوں نے کیا تھا۔ رہبر انقلاب اسلامی نے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ امریکہ کے ساتھ نہ مذاکرات پر آمادہ ہیں اور نہ ہی بات چیت پر تیار ہیں، یورپی ممالک بھی امریکہ کی طرح ہیں، کیا فرق ہے؟ آپ نے ان سے تعلق کیوں رکھا، جیسا کہ ان کے سفارت خانہ ہیں، امریکہ کا بھی سفارت خانہ رکھنا چاہیے، بالکل نہیں! فرق یہ ہے کہ یہاں امریکہ نے قبضہ کیا تھا، اسے اس کے تسلط سے نکالا گیا، اس کی ایران اور انقلاب سے نفرت "کینہ شتری" (اونٹ کا کینہ) جیسی نفرت ہے، وہ آسانی سے ہار نہیں مانے گا، امریکہ یورپی ممالک سے مختلف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں یورپی ممالک ایرانی عوام کے وفادار دوست نہیں ہیں، لیکن یہ اس سے بہت مختلف ہے، امریکہ نے اسلامی انقلاب کے ساتھ ایک بہت بڑی دولت، ایک بہت بڑا سیاسی اور اقتصادی خزانہ کھو دیا ہے اور پھر اس نے ان چالیس سال میں ایران کو اسلامی انقلاب سے چھڑانے اور دوبارہ اپنے کنٹرول میں لانے میں بہت محنت کی مگر ناکام رہا۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف امریکی بغض ایک دوسرے ممالک کی رنجش سے مختلف بلکہ بہت مختلف ہے۔ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے درمیان فرق کرنے کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ ایران میں ناکام ہو چکا ہے، اور وہ اس ناکامی کا ازالہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اس لیے وہ ہر طرح سے دشمنی کر رہا ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای نے مزید کہا کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ پالیسیوں میں، مثال کے طور پر، ملکی معیشت کی 8٪ نمو (پیش گوئی) ہے تو بعض لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں جس کا مطلب ہوتا ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے! لیکن صدر ایران ایگزیکٹیشن آف اکنامک ایکٹیوسٹ میں گئے، وہاں ماہرین نے نہ صرف کہا بلکہ ثابت کیا کہ ہم بیرونی ممالک کے بغیر 8 فیصد ترقی دے سکتے ہیں۔ اور صدر نے انکی ہی بات دہرائی۔ رہبر انقلاب اسلامی نے ثقافتی اور اقتصادی مسائل، افراط زر، پیداوار، کرنسی کے مسائل اور حجاب کے مسائل کے بارے میں فیصلہ کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ نہ امریکی مطالبات اور امریکی موقف کو اہمیت دیں اور نہ ہی صیہونیوں کے موقف پر کان دھریں، وہ صرف ملکی مفادات اور اسلامی جمہوریہ بنانے کے مفادات کا خیال رکھیں۔ انہوں نے صیہونی حکومت کے بارے میں صدر ایران کے دوٹوک موقف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خوش قسمتی سے صیہونی حکومت کے بارے میں ہمارے محترم صدر کے بے باک اور جرأت مندانہ موقف نے عوام کو خوش کیا، انہوں نے صیہونی حکومت اور امریکہ کی حرکات و سکنات دونوں کے بارے میں واضح اور فیصلہ کن موقف اختیار کیا جو بہت اچھا ہے۔ ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے، اس معاملے میں ملکی حکام کو ہوشیار رہنا چاہیے کہ وہ ان لوگوں کے مطالبات کو تسلیم نہ کریں جو ایرانی قوم اور اسلامی جمہوریہ کے دشمن ہیں اور ایران کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ رہبر انقلاب اسلامی نے دنیا کے کسی بھی خطے میں صیہونی ظلم کے خلاف مزاحمت پر ایران کی حمایت پر تاکید کرتے ہوئے کہا کہ مزاحمت زندہ ہے اور نہ صرف زندہ رہے گی بلکہ روز بروز مضبوط ہوگی، اور ہم مزاحمت کی حمایت کرتے ہیں، غزہ میں مزاحمت، مغربی کنارے کی مزاحمت، لبنان میں مزاحمت، یمن میں مزاحمت، ہر اس جگہ جہاں خبیث صیہونی حکومت کی بدنیتی پر مبنی ظلم پر مزاحمت ہوگی، ہم اس کی حمایت کریں گے۔

ایران اور عراق کی جغرافیائی پوزیشن، اقتصادی ہب کے لیے انتہائی مناسب ہے: صدر مسعود پزشکیان

تہران (ایجنسی) صدر مملکت ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے آج صبح تہران میں عراق کے وزیر اعظم کا باضابطہ استقبال کیا اور اس کے بعد دونوں سربراہان مملکت کی تفصیلی ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ صدر مسعود پزشکیان نے عراق کے وزیر اعظم سے ایران اور عراق کے مابین تاریخی، دینی اور ثقافتی تعلقات کو انتہائی گہرا قرار دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ برسوں اور دہائیوں کے دوران دونوں ممالک کی قوموں کو ایک دوسرے سے دور کرنے کی بہت کوششیں کی گئیں لیکن ہماری مشترکات نے ان سازشوں کو ناکام کر دیا۔ صدر مملکت نے کہا کہ سیاست، اقتصاد، سائنس و ٹیکنالوجی اور ثقافت کے میدان میں تعاون میں فروغ دونوں ممالک کے لیے تیار ہے جس کا بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے کہا کہ ایران اور عراق کے تعلقات میں جتنی ترقی آئے گی علاقے اور عالم اسلام کو اس سے اتنی ہی تقویت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور رسول اکرم (ص) اور اہل بیت اطہار (ع) کی تعلیمات پر اگر عمل کیا جائے تو کسی بھی اختلاف کو پنپنے کا موقع تک نہیں ملے گا۔ صدر مملکت نے ایران اور عراق کی ممتاز جغرافیائی پوزیشن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ تہران اور بغداد مشترکہ اقتصادی ٹاؤنز اور ہب کی تشکیل کے لحاظ سے دنیا کی بہترین جگہ پر واقع ہیں۔ صدر پزشکیان نے عراق کے وزیر اعظم کے دورہ تہران کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے علاقے میں امن، استحکام اور معاشی ترقی کے لیے انتہائی اہم قرار دیا اور امید ظاہر کی کہ ایک امت اسلامیہ اسی طرح سے تمام سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی میدانوں آپس میں تعاون کرے گی۔ عراق کے وزیر اعظم محمد شیاع السودانی نے بھی اس موقع پر اسلامی جمہوریہ ایران کے موقف اور مدد کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ عراق کے عوام اور حکومت معاہدوں کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے اور ریل، شاہراہوں، سرحدی مارکیٹوں اور گیس اور بجلی کے مشترکہ منصوبوں کو مکمل کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ عراق کے وزیر اعظم اپنے ایک روزہ دورہ تہران کے سلسلے میں بدھ، 8 جنوری 2025 کی صبح کو ایک اعلیٰ سطحی وفد کی قیادت میں تہران پہنچے۔ صدر مملکت ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے ان کا باضابطہ استقبال کیا۔

اسرائیل نے سرکاری سوشل اکاؤنٹس پر 'گریٹر اسرائیل' کا نقشہ دکھایا

صہیونی ریاست میں اردن، شام، لبنان اور مقبوضہ فلسطین سمیت کئی دوسرے عرب ممالک کی سرزمین کو شامل کیا گیا ☐، قطر، حماس کا احتجاج

یروشلم (ایجنسی) گذشتہ چند گھنٹوں کے دوران اسرائیلی ریاست کے سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر نام نہاد صہیونی ریاست کے تاریخی نقشہ شائع کیا گیا ہے۔ اس نقشے میں صہیونی ریاست میں اردن، شام، لبنان اور مقبوضہ فلسطین سمیت کئی دوسرے عرب ممالک کی سرزمین کو شامل کیا گیا ہے۔ نقشے کی اشاعت اور بیانات اسرائیل کے غاصبانہ عزائم اور فطرت، توسیع پسندانہ اور جارحانہ سوچ کی عکاسی کرتے ہیں۔ جو عرب تجزیہ کاروں کے مطابق پورے خطے کو اپنے تسلط میں لا کر خطے کی اقوام اور ان کے وسائل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ دریں اثنا قطر نے اسرائیل کے سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر نام نہاد 'تاریخی صہیونی ریاست' کے متنازعہ نقشے کی اشاعت کی مذمت کی ہے۔ قطر کا کہنا ہے کہ صہیونی ریاست کی طرف سے جاری کردہ متنازعہ نقشہ اور اسے فروغ دینے کی کوشش بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ یہ بات قطری وزارت خارجہ کی طرف سے شائع ہونے والے ایک بیان میں سامنے آئی ہے، جس میں اس نے خبردار کیا ہے کہ مقبوضہ علاقوں کے علاوہ اردن، شام، لبنان اور دوسرے عرب ممالک کے علاقوں میں اسرائیلی ریاست کا حصہ دکھانا بین الاقوامی قوانین اور دوسرے ممالک کی خودمختاری کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کے اقدامات سے خطے میں امن کے حصول کے امکانات مزید کم ہو جاتے ہیں اور ان کا خطے میں امن مساعی پر منفی اثر پڑتا ہے۔ خیال رہے کہ گذشتہ روز قابض صہیونی ریاست کے سرکاری 'ایکس' اکاؤنٹ سمیت دیگر پلیٹ فارمز پر ایک من گھڑت نقشہ شائع کیا گیا۔ اس نقشے کو صہیونی ریاست کا تاریخی نقشہ قرار دینے کا دعویٰ کیا گیا اور کہا گیا کہ نقشے میں دکھائے گئے علاقے تاریخی اسرائیلی ریاست کا حصہ تھے۔ قطری وزارت خارجہ نے "بین الاقوامی برادری کو اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ عالمی برادری اور عالمی اداروں کو چاہیے کہ وہ متنازعہ نقشوں کے اجراء جیسے اسرائیلی اقدامات کا نوٹس لیں اور اسرائیل کے توسیع پسندانہ عزائم کو ناکام بنائیں۔ وہیں اردن اور لبنان نے بھی اسرائیلی ریاست کے اس اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے اسرائیلی استعماری اور توسیع پسندانہ عزائم کی عکاسی قرار دیا۔ اسی کے ساتھ تحریک مزاحمت 'حماس' نے اسرائیلی ریاست کے سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر نام نہاد صہیونی ریاست کے تاریخی نقشے کی اشاعت کو دشمن کے استعماری عزائم کی ترویج کی ایک نئی اور مذموم کوشش قرار دیا ہے۔

اسرائیلی فوجی غزہ پر حملوں میں قیدیوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہیں

تہران (ایجنسی) ہاآرتص اخبار نے ایک تحقیقی رپورٹ میں لکھا ہے کہ صیہونی فوجیوں نے جنوبی غزہ کی ایک عمارت میں داخل ہونے کے دوران ایک فلسطینی قیدی کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کیا۔ IRNA کے مطابق، الجزیرہ نیٹ ورک کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ ہاآرتص نے اپنی تحقیقی رپورٹ میں لکھا ہے کہ غزہ میں "933 ناحال بریگیڈ" کے کمانڈر نے مذکورہ فلسطینی قیدی کو گولی مار کر قتل کر دیا جب کہ اس سے اسرائیلی فوجیوں کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ 7 اکتوبر 2023 سے اب تک غزہ میں شہید ہونے والوں کی تعداد 45 ہزار 885 اور زخمیوں کی تعداد 196,109 تک پہنچ گئی ہے، لاکھوں دیگر فلسطینی بے گھر ہو چکے ہیں اور اس علاقے کا بنیادی ڈھانچہ بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔

ٹرمپ کے آنے سے پہلے مکمل جنگ بندی ضروری: حماس کا مطالبہ

فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے 20 جنوری سے پہلے اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کے لیے اشتباہ اور قطر میں جاری جنگ بندی مذاکرات کے دوران اپنے اس موقف کا اعادہ کیا ہے کہ غزہ میں مکمل جنگ بندی کی جائے۔ حماس کی طرف سے یہ بات منگل کے روز سامنے آئی ہے۔ نومنتخب امریکی صدر 20 جنوری سے اپنے دوسرے صدارتی دور کا آغاز کرنے جا رہے ہیں۔ جبکہ امریکہ کی جو بائیڈن انتظامیہ کا مطالبہ ہے کہ اس کے وائٹ ہاؤس چھوڑنے سے پہلے پہلے جنگ بندی مذاکرات انجام کی طرف کامیابی سے پہنچ جائیں۔ تاہم زیادہ تر لوگ اس معاملے کو مشرق وسطیٰ میں بھی ڈونلڈ ٹرمپ کے حلف اٹھانے سے جوڑ کر دیکھتے ہیں۔ مگر حماس نے دوٹوک انداز میں اپنے موقف کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ باقی ماندہ اسرائیلی قیدیوں کی رہائی صرف اسی صورت میں ممکن ہوگی اگر اسرائیل مکمل جنگی خاتمے کے ساتھ ساتھ غزہ سے اپنی فوج کے انخلا پر آمادہ ہو۔ دوسری جانب اسرائیل کا کہنا ہے کہ وہ اس وقت تک جنگ نہیں روکے گا جب تک حماس کا مکمل خاتمہ نہ کر سکے اور تمام یرغمالی رہا نہ ہو جائیں۔

بریک تھرو: طالبان اور امریکہ میں قیدیوں کے تبادلے پر بات چیت: وال اسٹریٹ کا دعویٰ

واشنگٹن (ایجنسی) امریکہ کے معروف میڈیا ادارے وال اسٹریٹ جرنل نے منگل کے روز یہ اطلاع دی کہ بائیڈن انتظامیہ افغانستان میں قید امریکی قیدیوں کی رہائی کے لیے گوانتاناموبے میں قید کم از کم ایک ہائی پروفائل قیدی کے تبادلے پر افغان طالبان سے بات چیت میں مصروف ہے۔ اطلاعات کے مطابق امریکی قیدیوں کی رہائی کے بدلے میں واشنگٹن گوانتاناموبے کے جس قیدی کو افغان طالبان کے حوالے کرنے پر غور کر رہا ہے، مبینہ طور پر ان کا تعلق القاعدہ کے سابق رہنما اسامہ بن لادن سے بتایا جاتا ہے۔ وائٹ ہاؤس اور امریکی وزارت خارجہ سے جب اس رپورٹ پر تبصرہ کرنے کی درخواست کی گئی تو انہوں نے فوری طور پر اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ان اطلاعات پر افغان طالبان کے نمائندوں نے بھی فوری طور پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق امریکی صدر جو بائیڈن کی انتظامیہ 2022 میں پکڑے گئے تین امریکی شہریوں ریان کاربیٹ، جارج گلیزمین اور محمود حبیبی کی واپسی کی کوشش کر رہی ہے اور اس کے بدلے میں وہ محمد رحیم الافغانی کو طالبان کو واپس کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس معاملے سے واقف ایک ذرائع نے خبر رساں ادارے روئٹرز کو بھی اس بات کی تصدیق کی کہ بائیڈن انتظامیہ اس معاملے پر جولائی سے ہی طالبان کے ساتھ مذاکرات کر رہی ہے اور تجویز پیش کی گئی ہے کہ کاربیٹ، گلیزمین اور حبیبی کے بدلے میں رحیم الافغانی کو رہا کیا جاسکتا ہے۔ ذرائع نے معاملے کی حساسیت کی وجہ سے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ افغان طالبان حبیبی کو قید میں رکھنے سے انکار کرتے ہیں، تاہم انہوں نے رحیم کے بدلے گلیزمین اور کاربٹ کے تبادلے کی پیشکش کا جواب دیا ہے۔ واضح رہے کہ اگست 2022 میں کابل پر طالبان کے قبضے کے ایک برس بعد کاربیٹ اور حبیبی کو دو مختلف واقعات میں حراست میں لیا گیا تھا۔ اس کے بعد گلیزمین کو بھی 2022 میں سیاح کے طور پر دورہ کرنے کے دوران حراست میں لیا گیا تھا۔ امریکی قومی سلامتی کونسل کے ترجمان نے کہا کہ وہ وال اسٹریٹ جرنل کی اسٹوری کی تصدیق نہیں کر سکتے، تاہم انہوں نے مزید کہا کہ انتظامیہ تینوں امریکیوں کی رہائی کو محفوظ بنانے کے لیے رہی۔ وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق امریکہ اور طالبان کے مذاکرات جولائی سے جاری ہیں۔ اس نے ان ذرائع کا حوالہ دیا، جنہوں نے گزشتہ ماہ وائٹ ہاؤس کے قومی سلامتی کے مشیر جیک سلیوان کے ساتھ ایک خفیہ ہاؤس فارن افیئرز کمیٹی کی بریفنگ میں شرکت کی تھی۔

خلیج جاپان کے اطراف میں شدید برفباری کی وارننگ

ٹوکیو 08 جنوری (یو این آئی) جاپان کے محکمہ موسمیات نے جمعہ تک شمالی اور مغربی علاقوں میں بالخصوص خلیج جاپان کے آس پاس کے علاقوں میں شدید برف باری اور تیز ہوائیں چلنے کی وارننگ دی ہے۔ جاپان کی موسمیاتی ایجنسی (جے ایم اے) نے بدھ کے روز بتایا کہ برف باری جمعرات کی صبح تک جاری رہے گی۔ نیگاتا پریفیکچر، ہوکوساتریکو اور توہوکو کے علاقوں اور گیفو پریفیکچر میں تقریباً 70 سینٹی میٹر، چوگوکو کے علاقے میں 50 سینٹی میٹر، ہوکائیڈو میں 40-50 سینٹی میٹر، کنکی کے علاقے میں 35 سینٹی میٹر، یماگوچی پریفیکچر اور شیکوکو کے علاقے میں 20-30 سینٹی میٹر، اور شمالی کیوشو میں سات سینٹی میٹر تک برفباری کا امکان ہے۔

ڈونلڈ ٹرمپ کے پاناما کینال اور گرین لینڈ پر کنٹرول کے عزائم

واشنگٹن (ایجنسی) ڈونلڈ ٹرمپ نے پاناما کینال کا کنٹرول واپس لینے اور ڈنمارک کے زیر کنٹرول گرین لینڈ کو حاصل کرنے کی خواہش کا واضح اظہار کیا ہے۔ نومنتخب امریکی صدر نے اس کے لیے فوجی یا اقتصادی کارروائی کو مسترد نہیں کیا۔ ایک پریس کانفرنس کے دوران جب ڈونلڈ ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ آیا وہ گرین لینڈ اور اسٹریٹجک پاناما کینال کا کنٹرول حاصل کرنے کے لیے عسکری یا اقتصادی دباؤ استعمال نہیں کریں گے تو انہوں نے دوٹوک الفاظ میں جواب دیا، "میں آپ کو ان دونوں میں سے کسی کے بھی بارے میں یقین دہانی نہیں کروا سکتا۔ لیکن میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ، ہمیں اقتصادی تحفظ کے لیے ان کی ضرورت ہے۔" یہ غیر معمولی بیان اس وقت سامنے آیا جب ٹرمپ نے 20 جنوری کو واشنگٹن میں اپنے عہدے کا حلف اٹھانے سے دو ہفتے قبل توسیع پسندانہ ایجنڈے کا خاکہ پیش کیا۔ ٹرمپ نے خلیج میکسیکو کا نام بدل کر خلیج امریکہ رکھنے کا عزم بھی ظاہر کیا اور میکسیکو اور کینیڈا پر اہم محصولات عائد کرنے کے اپنے وعدے کو دہرایا۔ انہوں نے خلیج کے بارے میں کہا کہ "یہ بہت سارے علاقے پر محیط ہے۔ خلیج امریکہ۔ کتنا خوبصورت نام ہے۔" خلیج کا نام تبدیل کرنے کے ان کے وعدے نے شمالی امریکہ کی سب سے اونچی پہاڑی چوٹی ڈینالی کا نام بدل کر ماؤنٹ میک کینلے کرنے کی یادیں تازہ کر دیں۔ سابق صدر براک اوباما نے مقامی امریکیوں کی مخالفت کے باوجود الاسکا کے اس پہاڑ کا نام تبدیل کر دیا تھا۔ عام طور پر، امریکہ کا بورڈ آف جیوگرافک جغرافیائی ناموں کا تعین کرتا ہے، حالانکہ کئی امریکی صدور نے ایگزیکٹیو احکامات کے ذریعے بھی جغرافیائی خصوصیات کا نام بدلا ہے۔ اناما کے وزیر خارجہ ہاویئر مارٹینز-آچا نے کہا، صدر جوزے راؤل ملینو نے اپنا موقف واضح کر دیا ہے کہ "ہماری نہر کی خودمختاری پر کوئی بات چیت نہیں ہو سکتی اور یہ نہر ہماری جدوجہد کی تاریخ کا حصہ ہے۔" مارٹینز-آچا نے ٹرمپ کے بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا، "نہر کے انتظام و انصرام کا حق صرف پاناما کے پاس ہیں اور یہ اسی طرح قائم رہے گا۔" ٹرمپ نے دسمبر میں ایک بیان میں چین کے فوجیوں کو کرسمس کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا تھا، "وہ محبت سے، لیکن غیر قانونی طور پر، پاناما نہر کو چلا رہے ہیں۔" چین امریکہ کے بعد پاناما کینال کا دوسرا سب سے بڑا صارف ہے۔

ناٹو زیر آب انفراسٹرکچر کی حفاظت کے لیے بحیرہ بالٹک میں 10 بحری جہاز بھیجے گا: رپورٹ

برلن، 8 جنوری (یو این آئی) ناٹو زیر آب انفراسٹرکچر کی حفاظت کے لیے تقریباً 10 بحری جہاز بالٹک سمندر میں بھیجے گا۔ یہ اطلاع فنش براڈکاسٹر ییل نے ذرائع کے حوالے سے دی ہے۔ منگل کو رپورٹس میں کہا گیا کہ ناٹو بحریہ ہفتے کے آخر میں بحیرہ بالٹک میں پہنچنا شروع کر دیں گی اور اپریل تک وہاں رہیں گی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ جہاز توانائی اور ٹیلی کمیونیکیشن کیبلز کے قریب واقع ہوں گے اور ایک رکاوٹ کے طور پر کام کریں گے۔ واضح رہے کہ 25-26 دسمبر کے درمیان چار زیر آب ٹیلی کمیونیکیشن کیبلز کو نقصان پہنچا تھا۔ ان میں سے تین فن لینڈ اور ایسٹونیا کے درمیان بچھائی گئی ہیں اور ایک کیبل فن لینڈ کو جرمنی سے جوڑتی ہے۔

سوئٹزرلینڈ یوکرین امن عمل میں ثالث کے طور پر کام کرنے کو تیار ہے: صدر

کیف، 8 جنوری (یو این آئی) سوئٹزرلینڈ کی نئی صدر کیرن کیلر سٹر نے منگل کو کہا کہ انہوں نے یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی سے کہا ہے کہ برن یوکرین کے تصفیے کے عمل میں وہ ثالث کے طور پر کام کرنے کے لیے تیار ہیں۔ صدر نے ایس پر کہا کہ یوکرینی صدر زیلنسکی کے ساتھ آج فون پر بات چیت کے دوران میں نے انہیں یوکرین کے لئے سوئٹزرلینڈ کی جاری حمایت اور یقین دہانی کرائی، خاص طور پر ہمارے کئی طویل المدتی انسانی اور تعمیر نو کے منصوبوں کے ساتھ ساتھ سوئٹزرلینڈ میں اپنے دفاتر کے ذریعے امن کے عمل میں تعاون کرنے کی ہماری خواہش کا اظہار کیا۔"

بنگلہ دیش: برطانوی وزیر سے متعلق تحقیقات میں پیشرفت

ڈھاکہ (ایجنسی) بنگلہ دیش میں منی لانڈرنگ کے تفتیش کاروں نے ملک کے بڑے بینکوں کو حکم دیا ہے کہ وہ بدعنوانی کی جاری تحقیقات میں برطانوی وزیر ٹیولپ صدیق سے متعلق رقوم کی منتقلی کی تفصیلات فراہم کریں۔ برطانوی وزیر برائے انسداد بدعنوانی ٹیولپ صدیق بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی بھانجی ہیں۔ شیخ حسینہ کی حکومت گزشتہ برس اگست میں طلبہ کی قیادت میں ہونے والے احتجاج کے بعد ختم ہو گئی تھی اور وہ فرار ہو کر ہمسایہ ملک بھارت چلی گئی تھیں۔ گزشتہ ماہ بنگلہ دیش کے قومی اینٹی کرپشن کمیشن نے حسینہ واجد کے اہل خانہ کی جانب سے روس کی مالی اعانت سے لگنے والے نیوکلیئر پاور پلانٹ سے منسلک پانچ ارب ڈالر کے مبینہ خورد برد کی تحقیقات کا آغاز کیا تھا۔ مالی بے ضابطگیوں کی تفتیش کرنے والے بنگلہ دیش کے فنانشل انٹیلی جنس یونٹ (بی ایف آئی یو) کے دو عہدیداروں نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر خبر رساں ادارے اے ایف پی سے بات کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی کہ بنگلہ دیشی بینکوں کو ٹیولپ صدیق سے متعلق ہر طرح کا مالی ریکارڈ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ بی ایف آئی یو کی جانب سے منگل کو جاری کی گئی ایک دستاویز سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ شیخ حسینہ، ان کے بیٹے اور بیٹی، ٹیولپ صدیق کے دو بہن بھائیوں اور ان کی والدہ شیخ ریحانہ سے متعلق رقوم کی منتقلی کا ریکارڈ فراہم کریں۔ بی ایف آئی یو کی طرف سے یہ حکم برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر کے اس انکشاف کے ایک روز بعد سامنے آیا ہے کہ ٹیولپ صدیق نے وزیر اعظم کے اسٹینڈرڈ ایڈوائزر سے اپنے معاملات کا جائزہ لینے کا کہا تھا۔ ان کا اصرار ہے کہ انہوں نے کچھ بھی غلط نہیں کیا اور وزیر اعظم اسٹارمر کے ترجمان نے کہا کہ انہیں ان پر "مکمل اعتماد" ہے۔ ٹیولپ صدیق کی طرف سے اسٹینڈرڈ ایڈوائزر سے رابطہ برطانوی اخبارات سنڈے ٹائمز اور فنانشل ٹائمز میں چھپنے والی ان رپورٹوں بعد کیا گیا جن میں کہا گیا تھا کہ وہ اپنی خالہ شیخ حسینہ کی انتظامیہ سے وابستہ جائیدادوں میں رہ رہی ہیں۔ وزارتی معیارات پر نظر رکھنے والے وزیر اعظم کے مشیر لوری میگنس کے نام اپنے خط میں ٹیولپ صدیق نے لکھا، حالیہ ہفتوں کے دوران میں اپنے مالی معاملات اور بنگلہ دیش کی سابق حکومت کے ساتھ میرے خاندان کے روابط کے بارے میں میڈیا رپورٹنگ کا موضوع رہی ہوں، جن میں سے زیادہ تر درست نہیں۔"

گزشتہ برس اگست میں طلبہ کی قیادت میں ہونے والے احتجاج کا ایک منظر۔ گزشتہ برس اگست میں طلبہ کی قیادت میں ہونے والے احتجاج کا ایک منظر۔ ٹیولپ صدیق کی خالہ 77 سالہ

کیلیفورنیا کے گورنر نے جنگل میں لگنے والی آگ کے درمیان ہنگامی حالت کا اعلان کیا

لاس اینجلس، 8 جنوری (یو این آئی) کیلیفورنیا کے گورنر گیون نیوزم نے جنوبی کیلیفورنیا میں تیزی سے بڑھتی ہوئی جنگل کی آگ کی وجہ سے تقریباً 30000 لوگوں کو نقل مکانی کا حکم دینے کے بعد منگل کو ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا۔ گورنر کے دفتر نے ایک بیان میں کہا کہ کہ جنوبی کیلیفورنیا میں جمعرات سے خطرناک ہواؤں اور شدید جنگل کی آگ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، گورنر گیون نیوزم نے آج پیسیفک پیلیسیڈس کا دورہ کیا اور مقامی اور ریاستی فائر حکام سے ملاقات کی تاکہ پیلیسیڈس آگ کے تئیں ان کے ردعمل کی حمایت کی جا سکے۔ جنگل میں آگ لگنے کی اطلاع سب سے پہلے لاس اینجلس کے ایک اعلیٰ درجے کے رہائشی علاقے پیسیفک پیلیسیڈس میں صبح کے وقت ملی۔ منگل کی دوپہر تک آگ 1,260 ایکڑ (5.1 مربع کلومیٹر) کے رقبے پر پھیل چکی تھی۔ پیسیفک پیلیسیڈس سرزمین پر رہتے ہوئے، نیوسم نے آگ سے متاثرہ کمیونٹیز کی مدد کے لیے ہنگامی حالت کا اعلان کیا۔ نیوزم نے کہا، "یہ ایک انتہائی خطرناک طوفان ہے جو شدید آگ کا خطرہ پیدا کر رہا ہے اور ہم جنگل سے باہر نہیں ہیں۔ ہم پہلے سے ہی پیسفک پیلیسیڈس میں اس آگ کے تباہ کن اثرات کو دیکھ رہے ہیں جو تیزی سے بڑھی ہے۔

اسرائیل کے رہائشی علاقے میں برڈ فلو

یروشلم، 8 جنوری (یو این آئی) اسرائیل کے ہیبت تزیون گاؤں میں 29,300 مرغیوں والے ایک رہائشی علاقے میں برڈ فلو پھیل گیا ہے۔ اسرائیلی وزارت زراعت نے منگل کو یہ اطلاع دی۔ بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے متاثرہ علاقے کے 10 کلومیٹر کے دائرے کو قرنطینہ میں رکھا گیا ہے اور کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ وزارت نے پرندوں کے پالنے والوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے پرندوں کو گھر کے اندر رکھیں اور سفارش کی کہ عوام مناسب پیکنگ کے ساتھ ریگولیٹڈ ذرائع سے انڈے خریدیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ انڈوں کو اچھی طرح پکایا گیا ہو۔ اس کے علاوہ منگل کو جنوبی شہر اشکلون کے ایک ماحولیاتی پارک میں واقع اسرائیل کی سب سے بڑی جھیل میں برڈ فلو سے متاثرہ مردہ پرندے پائے گئے۔ اسرائیلی وزارت صحت نے ایک بیان میں کہا کہ پرندوں میں ایچ 5 این 1 برڈ فلو اسٹرین کے لیے مثبت تجربہ کیا گیا ہے، جو بنیادی طور پر جانوروں کو متاثر کرتا ہے لیکن غیر معمولی معاملات میں انسانوں کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ وزارت نے کہا کہ اس نے ان لوگوں کی شناخت کے لیے ایک وبائی امراض کی تحقیقات شروع کی ہیں جو پرندوں کے قریب تھے، تاکہ انہیں احتیاطی علاج فراہم کیا جا سکے۔ احتیاط کے طور پر، وزارت نے، وزارت زراعت اور اشکیلون میونسپلٹی کے ساتھ مل کر، انفیکشن کی حد کا اندازہ کرتے ہوئے اگلے نوٹس تک پارک کو بند رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

وقف کی ایک ایک انچ زمین واپس لی جائے گی: یوگی

لکھنؤ:8 جنوری (پی این ایس) وزیراعلیٰ یوگی نے بدھ کو راجدھانی لکھنؤ میں منعقد ایک پروگرام میں شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ سناتن دھرم میں ہندوستان کا عقیدہ دنیا کی قدیم ترین ثقافت ہے۔ اس کا کسی مذہب یا فرقے سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ سناتن کی روایت آسمان سے بلند ہے۔ پریاگ راج مہاکمبھ کے بارے میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ مہاکمبھ صرف ایک مذہبی تقریب نہیں ہے، بلکہ یہ ہندوستان کی روحانی وراثت اور قومی اتحاد کی علامت ہے۔ اس کے جشن کے دوران ہندوستان کے بابائے کرام جمع ہوتے تھے اور اس وقت کے سماجی اور سیاسی حالات پر غور وفکر کرتے تھے۔ یہ تقریب نہ صرف روایت کے احترام کا معاملہ ہے بلکہ اسے آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کرنا بھی ضروری ہے۔ یوگی نے کہا کہ 2019 کے پریاگ راج کمبھ میں دیکھا گیا کہ کس طرح جدید ٹیکنالوجی، انتظام اور ثقافت کو ہم آہنگ کیا گیا ہے۔ آنے والے مہا کمب میں بھی یہی کوشش کی جائے گی۔ اسے شاندار اور منظم بنانے کے لیے بہت سے اقدامات کیے گئے ہیں۔ یہ تقریب نہ صرف ملک کے شہریوں کو بلکہ پوری دنیا کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک نے پچھلے 10 سالوں میں جو ترقی کی ہے اس کا مہاکمبھ ایک طاقتور ذریعہ بنے گا۔ یہ ہندوستان کی دولت، وراثت اور روحانی روایت کا زندہ ثبوت ہے۔ غیر ملکی جھوٹ پر یقین رکھنے والے ہمیں بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ ملک میں ذات پات کا زہر پھیلا کر اپنی سیاسی روٹیاں سینکنا چاہتے ہیں۔ لیکن ملک کے عوام اب باشعور ہو چکے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ جب ہم تقسیم ہوتے ہیں تو کمزور ہو جاتے ہیں۔ جب متحد ہو جاتے ہیں تو ہم ناقابل تسخیر ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے میں نے پہلے کہا تھا کہ اگر تم تقسیم کرو گے تو تم تقسیم ہو جاؤ گے اور اگر متحد رہو گے تو شریف رہو گے۔ اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ ذات پات اور مذہب کے نام پر سماج کو تقسیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وہی طاقتیں ہیں جو ہندوستان کو کمزور کرنے کی سازشیں کر رہی ہیں۔ آج یوپی کے شہری ہجرت نہیں کر رہے ہیں۔ مافیا اور جرائم پیشہ افراد بھاگ رہے ہیں۔ تعلیمی ادارے اور ہسپتال بنائے جائیں گے۔ سی ایم نے کہا کہ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ یہ وقف بورڈ ہے یا لینڈ مافیا کا بورڈ۔ ہماری حکومت نے وقف ایکٹ میں ترمیم کی ہے۔ زمین کے ایک ایک انچ کی جانچ کی جا رہی ہے۔ جن لوگوں نے وقف کے نام پر زمین پر قبضہ کیا ہے ان سے زمین واپس لی جائے گی۔ غریبوں کے لیے رہائش، تعلیمی ادارے اور ہسپتال بنائے جائیں گے۔ ایس پی کو نشانہ بناتے ہوئے سی ایم نے کہا کہ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے کہا تھا کہ اگر آپ ہندوستان کو سمجھنا چاہتے ہیں تو رام، کرشن اور شیو کی روایت کو پڑھیں۔ لوہیا جی کے نام پر سیاست کرنے والے لیڈران کی باتوں کو کبھی سمجھ نہیں پائے۔

مولانا کلب جواد نقوی نے ایران میں آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی سمیت متعدد اہم شخصیات سے ملاقات کی

لکھنؤ 8 جنوری: مجلس علمائے ہند کے جنرل سیکریٹری مولانا کلب جواد نقوی ایران کے سفر پر ہیں۔ انہوں نے اس سفر میں مختلف اہم شخصیات سے ملاقات کی اور کئی اداروں کا دورہ بھی کیا۔ مولانا کلب جواد نقوی نے عالم اسلام کی عظیم شخصیات اور مراجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی، آیت اللہ العظمیٰ جواد لنکرانی اور آیت اللہ العظمیٰ جواد شہرستانی سے انکی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ ساتھ ہی آیت اللہ صافی گلپایگانی نور اللہ مرقدہ کے فرزند آیت اللہ حسن گلپایگانی سے بھی ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں میں عالم اسلام کو درپیش مسائل اور ہندوستان میں مسلمانوں بالخصوص شیعوں کی سماجی، تعلیمی اور اقتصادی صورتحال پر گفتگو ہوئی۔ ان ملاقاتوں میں مولانا کلب جواد نقوی کے ساتھ مولانا غلام رضا بھی موجود رہے۔

طالب علم کا وحشیانہ قتل

رام پور: 8 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے رام پور ضلع میں ایک طالب علم کے بہیمانہ قتل کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ طالب علم 12 دن سے گھر سے لاپتہ تھا۔ گنے کے کھیت میں فصل کے درمیان کٹے ہوئے اعضاء ملے۔ سینے کا کچھ حصہ غائب ہے۔ پولیس کو موقع سے حیران کن چیزیں بھی ملی ہیں۔ معلومات کے مطابق، رام پور کے ملک کوتوالی علاقے کے چپلسانہ گاؤں کے رہنے والے نیتا جی سبھاش انٹر کالج کے 11ویں کلاس کے طالب علم راہل کمار کا بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ وہ 12 دن سے گھر سے لاپتہ تھا۔ کھیت میں گنے کی فصل کے درمیان اس کا کنکال ملنے کے بعد سنسنی پھیل گئی۔ جسم کے کئی اعضاء یہاں سے ملے ہیں جبکہ اس کے سینے کا کچھ حصہ غائب ہے۔ جسٹس شیکھر یادو نے کہا کہ ماضی میں بھی ایسے کئی واقعات دیکھے گئے ہیں کہ اس طرح کی تقریبات میں لاکھوں لوگ جمع ہوتے ہیں، جس میں ہر ریاست اور ملک کے غریب اور ان پڑھ لوگ جمع ہوتے ہیں، جو غیب ہے۔ واقعہ کو تنتر منتر سے جوڑا جا رہا ہے۔ پولیس نے کنکال برآمد کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ فرانزک ٹیم اور ڈاگ سکواڈ کی ٹیموں نے جائے وقوعہ سے شواہد بھی اکٹھے کر لیے ہیں۔ فرانزک ٹیم نے لاش کی باقیات کے نمونے بھی لے لیے ہیں۔ قتل کا یہ سنسنی خیز واقعہ بلاس پور روڈ پر واقع گاؤں چپلسانہ میں پیش آیا۔ گاؤں کے رہائشی کیرتی شرن سینی کا 16 سالہ بیٹا راہل 27 دسمبر کو لاپتہ ہو گیا تھا۔ گھر والوں نے اس کی تلاش کی۔ کوئی سراغ نہ ملنے پر 28 دسمبر کو پولیس اسٹیشن میں گمشدہ شخص کی رپورٹ درج کرائی گئی۔ پولیس لاپتہ طالب علم کی تلاش کر رہی تھی۔ دریں اثنا، منگل کو گاؤں کے رہائشی شانتی سوروپ کے کھیت میں مزدور گنے کی کٹائی کر رہے تھے۔ منگل کی دوپہر دو بجے کے قریب مزدوروں نے کھیت میں ایک انسانی کھوپڑی دیکھی۔ یہ دیکھ کر اہلکار خوفزدہ ہو گئے اور میدان سے بھاگ گئے۔ کچھ ہی دیر میں یہ اطلاع گاؤں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ گاؤں کے سینکڑوں لوگ موقع پر جمع ہو گئے۔ یہاں کچھ فاصلے پر چپل، ایک کڑا اور ایک پینٹ واسکٹ پڑا ہوا ملا۔ یہ دیکھ کر طالب علم کے والد کیرتی شرن نے کھیت میں ملنے والے کپڑوں کو پہچان لیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ فرانزک اور ڈاگ سکواڈ کی ٹیمیں طلب کر کے شواہد اکٹھے کر لیے گئے ہیں۔ پولیسگئی۔ جسٹس شیکھر یادو نے کہا کہ ماضی میں بھی ایسے کئی واقعات دیکھے گئے ہیں کہ اس طرح کی تقریبات میں لاکھوں لوگ جمع ہوتے ہیں، جس میں ہر ریاست اور ملک کے غریب اور ان پڑھ لوگ جمع ہوتے ہیں، جو نے گاؤں والوں کے ساتھ مل کر متوفی طالب علم کے جسم کے دیگر حصوں کی تلاش شروع کر دی تھی۔ مقتول کے سر کے بال، خون، شیونگ بلیڈ اور کڑا کھیت میں پڑا ہوا ملا۔ میدان کے اندر ہی طالب علم کے جبڑے کے نیچے دانت اور ایک بازو اور ٹانگ کی ہڈیاں ملیں جو ایک کنکال میں تبدیل ہو گئے تھے۔ اس کا باقی دھڑ اور ٹانگیں کافی تلاش کے بعد بھی نہیں مل سکی ہیں۔ کچھ دیر تلاش اور تفتیش کے بعد فرانزک ٹیم واپس آ گئی۔ پولیس موقع پر موجود کتے کے ساتھ کھیت سے ملحقہ دوسرے کھیتوں کا چکر لگاتی رہی۔ لیکن، کوئی کامیابی نہیں ملی۔

ہاتھرس میں 121 لوگوں کی موت کا ذمہ دار کون

الہ آباد ہائی کورٹ کے جج نے ڈی ایم اور ایس پی کو کیا طلب

پریاگ راج: 8 جنوری (پی این ایس) جولائی 2024 کی 2 تاریخ کو ہاتھرس میں نام نہاد بھولے بابا کے ستسنگ کے دوران بھگدڑ میں 121 لوگوں کی جان چلی گئی تھی۔ اس سے ناراض الہ آباد ہائی کورٹ نے ہاتھرس کے اس وقت کے ڈی ایم اور ایس ایس پی کو جوابی حلف نامہ کے ساتھ 15 جنوری کو عدالت میں طلب کیا ہے۔ عدالت نے استفسار کیا کہ حادثے کا ذمہ دار کون ہے؟ بدانتظامی کے لئے آپ کو جوابدہ کیوں نہیں ہونا چاہئے؟ ذرائع کے مطابق جسٹس شیکھر کمار یادو نے کہا کہ مہاکمبھ میں کروڑوں عقیدت مند آئیں گے۔ تاہم مرکزی اور ریاستی حکومتیں انتظامات کرنے میں مصروف ہیں۔ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ بھی موقع پر پہنچ رہے ہیں اور انتظامات کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کے باوجود بدانتظامی کی وجہ سے ناخوشگوار واقعات رونما ہو سکتے ہیں۔ پولیس انتظامیہ انتظامات کو صحیح طریقے سے دیکھے۔ اگر میلہ صحیح طریقے سے اختتام کو پہنچتا ہے تو یہ نہ صرف ریاست میں بلکہ ملک کے باہر بھی ایک اچھی مثال قائم کرے گا۔ یہ حکم جسٹس شیکھر کمار یادو نے ہاتھرس واقعے میں بدانتظامی کی ملزم منجو دیوی کی درخواست ضمانت پر سماعت کرتے ہوئے دیا۔ پورا پولیس اسٹیشن کے انچارج برجیش پانڈے نے سکندر راؤ پولیس اسٹیشن میں ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے اور منتظمین کو بھگدڑ کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ حکومت نے کہا کہ منتظمین نے 80,000 لوگوں کے آنے کی اجازت لے رکھی تھی لیکن لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد وہاں پہنچ گئی۔ جب بھولے بابا پروچن کے بعد جانے لگے تو ہجوم درشن کے لیے ان کی طرف بڑھ گیا۔ سیوا داروں نے زبردستی بھیڑ کو روکا۔ جس سے بھگدڑ مچ گئی اور نتیجے میں 121 لوگوں کی جان چلی گئی۔ جسٹس شیکھر یادو نے کہا کہ ماضی میں بھی ایسے کئی واقعات دیکھے گئے ہیں کہ اس طرح کی تقریبات میں لاکھوں لوگ جمع ہوتے ہیں، جس میں ہر ریاست اور ملک کے غریب اور ان پڑھ لوگ جمع ہوتے ہیں، جو صرف عقیدت اور یقین کی وجہ سے اپنا آپا کھو دیتے ہیں۔ بھگدڑ مچ جاتی ہے اور لوگ بے وقت مر جاتے ہیں کیونکہ منتظمین اس سلسلے میں وہ مناسب انتظامات نہیں کرتے، جو انہیں کرنے چاہئے۔ واضح رہے کہ ہاتھرس واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے عدالت نے کہا کہ کیا منتظمین اپنے مفاد کے لیے ایسا کرتے ہیں، جس میں معصوم لوگوں کو بلایا جاتا ہے اور مناسب انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ عدالت نے زور دے کر کہا کہ یہ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ مناسب پولیس اور طبی انتظامات ہوں۔ لیکن ان تمام چیزوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور اس کے باوجود انتظامیہ کے افسران ماضی کے واقعات سے کوئی سبق نہیں سیکھتے۔ یاد رہے کہ 2 جولائی 2024 کو ہاتھرس کی سکندرا راؤ تحصیل کے پھلرائی گاؤں میں بھولے بابا عرف ساکر وشوا ہری کے ستسنگ کے دوران بابا کے پروگرام کے مقام سے نکلتے وقت بھگدڑ مچ گئی تھی۔ اس واقعہ میں دم گھٹنے سے 121 عقیدت مندوں کی موت ہو گئی۔ اب عدالت نے مقامی ڈی ایم اور ایس پی سے سوال پوچھا کہ ان ہلاکتوں کا ذمہ دار کون ہے، یہ عدالت کے سامنے پیش ہو کر بتائیں۔

کیرالہ ایکسپریس میں پیسوں سے بھرا بیگ برآمد

آگرہ: 8 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے آگرہ ضلع کے کینٹ ریلوے اسٹیشن پر جی آر پی کی ایس سی اے آر ٹی ٹیم اس وقت حیران رہ گئی جب اسے کیرالہ ایکسپریس میں ایک لاوارث بیگ ملا۔ جب وہ بیگ کھول کر دیکھا گیا تو ٹیم حیران رہ گئی۔ یہ بیگ 500-500 روپے کے نوٹوں کے بنڈلوں سے بھرا ہوا تھا۔ ٹیم نے بوگی میں موجود مسافروں سے اس بیگ کے بارے میں بھی دریافت کیا تاہم کسی نے نہیں بتایا کہ یہ کس کا بیگ ہے اور یہاں کیسے آیا۔ آگرہ کینٹ جی آر پی کی اسکارٹ ٹیم بدھ کو کیرالہ ایکسپریس میں چیکنگ کر رہی تھی۔ ٹرین میں ایک بیگ رکھا ہوا تھا۔ پوچھنے پر کسی نے نہیں بتایا کہ بیگ کس کا ہے۔ جی آر پی کی اسکارٹ ٹیم نے بیگ کو ہٹا دیا۔ آگرہ کینٹ اسٹیشن کے جی آر پی پولیس اسٹیشن میں بیگ کی جانچ کی گئی۔ بیگ 500 روپے کے نوٹوں کے بنڈلوں سے بھرا ہوا تھا۔ جی آر پی نے اس تھیلے سے نوٹوں کے بنڈل نکالے اور پھر انہیں گننا شروع کیا۔ نوٹ گنتے وقت پولیس اہلکار بھی پریشان ہو گئے۔ ایک اندازے کے مطابق اس تھیلے میں تقریباً 25 سے 30 لاکھ روپے ہیں۔

اجیت پرساد کی فتح سے باباصاحب کی توہین کا بدلہ لیا جائے گا: اودھیش پرساد

ایودھیا: 8 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے ملکی پور اسمبلی حلقہ میں ضمنی انتخاب کی تاریخوں کا اعلان ہو چکا ہے۔ اس حلقے میں 5 فروری کو ووٹنگ ہوگی جبکہ 8 فروری کو ووٹوں کی گنتی کی جائے گی۔ انتخابی تاریخوں کے اعلان کے ساتھ ہی سیاسی ماحول گرم ہو گیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور رکن پارلیمان اودھیش پرساد نے کہا ہے کہ سوشلسٹ پارٹی اور ملکی پور کے عوام نے فیصلہ کیا ہے کہ اجیت پرساد کو کامیاب بنا کر بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی توہین کا بدلہ لیا جائے گا۔ اودھیش پرساد نے بدھ کے روز میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ دنوں میں راجیہ سبھا میں بابا صاحب کی جو توہین ہوئی ہے، وہ صرف ان کی ذات تک محدود نہیں بلکہ آئین اور کروڑوں ہندوستانیوں کی بے عزتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اجیت پرساد کی جیت سے ملکی پور کا نام پورے ملک میں گونجے گا اور یہ جیت آئینی اقدار کی بحالی کا ذریعہ بنے گی۔

اودھیش پرساد نے کہا، "میں ملکی پور کے عوام کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے 2012 میں مجھے 35000 ووٹوں کے بھاری فرق سے کامیابی دی تھی۔ ملکی پور کی سرزمین میرے لیے مقدس ہے اور یہاں کے عوام نے نہ صرف اسمبلی انتخابات بلکہ لوک سبھا میں بھی بھرپور حمایت دی۔ مجھے اپنی پارٹی کے کارکنان اور قائدین پر مکمل بھروسہ ہے۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے تمام کارکنان اور مقامی رہنماؤں کی رضامندی سے اجیت پرساد کو امیدوار نامزد کیا ہے۔" اس موقع پر اجیت پرساد نے بھی میڈیا سے بات کی اور اکھلیش یادو کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ملکی پور کے عوام حقیقی مسائل سے واقف ہیں۔ انہوں نے بی جے پی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اگر ترقی ہوئی ہوتی تو پوری کابینہ اور وزیر اعلیٰ کو انتخابی مہم کے لیے یہاں نہ آنا پڑتا۔ اجیت پرساد نے کہا کہ سب سے بڑا مسئلہ آوارہ جانوروں کا ہے، جس کی وجہ سے کئی کسانوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا موجودہ حکومت کے وزراء نے ان کسانوں کے خاندانوں سے ملاقات کی؟ انہوں نے کہا کہ ملک میں مختلف طبقوں کو نشانہ بنانے کی سیاست ہو رہی ہے لیکن ملکی پور کے عوام ان چالوں کو مسترد کریں گے۔ انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ یہ انتخاب ترقی، اتحاد اور بھائی چارے کی بنیاد پر جیتا جائے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش کے ملکی پورا اسمبلی حلقہ میں بھی 5 فروری کو ضمنی انتخاب ہوگا، جبکہ نتائج 8 فروری کو آئیں گے۔ مرکزی الیکشن کمیشن نے منگل کو دہلی اسمبلی انتخابات کے ساتھ ہی اتر پردیش کے ملکی پورا اسمبلی حلقہ کے ضمنی انتخاب کا بھی اعلان کیا۔ تاہم، ملکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب کا باضابطہ نوٹیفکیشن 10 جنوری کو جاری کیا جائے گا۔

ایم پی رامبھول کا مینکا گاندھی پر طنز

لکھنؤ:8 جنوری (پی این ایس) رکن پارلیمنٹ رام بھول نشاد بدھ کو ایک روزہ دورے پر اپنے پارلیمانی حلقہ سلطان پور پہنچے۔ انہوں نے سابق مرکزی وزیر مینکا گاندھی کی شکایت پر سپریم کورٹ کے جاری کردہ نوٹس پر اپنی خاموشی توڑی۔ ایم پی نے کہا کہ ان کی عرضی منسوخ کر دی گئی ہے۔ اب دیوانی کہیں بھی کی جا سکتی ہے۔ انہیں اسی میں دلچسپی ہے، انہیں اس میں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ایم پی نشاد نے موتیگر پور تھانہ علاقہ میں سابق زیپ صدر رام برا پی چودھری کی رہائش گاہ پر اظہار تعزیت کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے سابق ایم پی مینکا گاندھی پر حملہ کیا۔ ایم پی نے کہا، سابق ایم پی نے جو کچھ کیا ہے اس سے ظاہر ہے۔ نہ کوئی سڑک ہے اور نہ ہی کوئی اچھا ہسپتال۔ ان کی حکومت تھی لیکن روزگار کے مواقع نہیں تھے۔ نہ کوئی فیکٹری لگائی گئی اور نہ ہی کھاد کی کوئی فیکٹری لگائی گئی۔ حال ہی میں کھاد کی اتنی کمی تھی جبکہ سلطان پور میں کسانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہاں کاشتکاری کا زیادہ کام کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ملکی پور میں ہونے والے ضمنی انتخاب سے متعلق سوال پر رامبھول نے کہا کہ اقتدار میں رہنے کے لئے حکومت بوتھ پر قبضہ کرنے سے لے کر اپنے عہدیداروں کی تقرری تک ہر سطح پر ووٹروں کو متاثر کر رہی ہے۔ یہ حکومت فہرست سے نام نکال کر الیکشن جیت رہی ہے۔ یہ اپنی مقبولیت پر کوئی الیکشن نہیں جیت رہی۔

دیوریا: 6 پولیس اہلکار نظام شکنی کے الزام میں معطل

دیوریا: 08 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع دیوریا میں ای پی وکرانت ویر نے بدھ کو نظام شکنی کے الزام میں 6 پولیس اہلکار کو معطل کر کے ان کے خلاف محکمہ جاتی جانچ شروع کرائی ہے۔ پولیس ترجمان نے یہاں بتایا کہ لمبے عرصے سے غیر حاضر رہنے اور نظام شکنی کے الزام میں پولیس اہلکار معطل کئے گئے ہیں۔ سبھی چھ کے خلاف محکمہ جاتی جانچ شروع کر دی گئی ہے۔ ایس پی نے واضح کیا ہے کہ نظام شکنی اور فرائض کے تئیں لاپرواہی کو کسی بھی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ محکمہ پولیس میں نظم وضبط کی پابندی اور جواب دہی اولین ترجیح ہے۔ اس کارروائی کا مقصد صرف متعلقہ ملازمین میں بہتری لانا ہے بلکہ سبھی پولیس اہلکار کو یہ پیغام دینا ہے کہ فرائض کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ معطل چھ پولیس اہلکار میں سپاہی للن سنگھ، سگندھ چوہان، شیوم اپادھیائے۔ ہری شنکر یادو، خاتون سپاہی پرینکا اپادھیائے اور فالور سنجے دیوار کر ہیں۔

گینگسٹر کی موت پر ہنگامہ: گاؤں والوں نے کیا چکہ جام

لکھیم پور کھیری: 8 جنوری (پی این ایس) کے مجھگی تھانہ علاقہ کے ہلاسی پوروا گاؤں کے رہنے والے گینگسٹر رام چندر کی پیر کی شام موت کے بعد گھر والوں نے منگل کو ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ پوسٹ مارٹم کے بعد لاش گھر پہنچی تو مشتعل کنبہ کے افراد اور گاؤں والوں نے بائک اور ٹریکٹر ٹرالیاں کھڑی کر کے پلیا روڈ کو بلاک کرنے کی کوشش کی۔ اس دوران گاؤں والوں اور مڑگین تھانے کے انچارج انسپکٹر کے درمیان زبردست جھگڑا ہوا۔ لوگوں کا غصہ دیکھ کر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ گاؤں والوں کا الزام ہے کہ خواتین کو بھی لاٹھیوں سے پیٹا گیا۔ گاؤں والوں کے احتجاج سے ناراض انسپکٹر نے پورے گاؤں کو جیل بھیجنے کی دھمکی دی۔ اس کا ویڈیو وائرل ہو رہا ہے۔ ہلاسی پوروا گاؤں کے رہنے والے دنیش کمار نے الزام لگایا کہ مڑگین تھانہ اور نگاسن تھانے کے پولیس اہلکار اس کے بھائی رام چندر اور اس کے ایک ساتھی کو تھانے لے گئے، جہاں رام چندر کو بری طرح پیٹا گیا۔ جب اس کی حالت بگڑ گئی تو پولیس نے اسے نگاسن سی ایچ سی میں چھوڑ دیا۔ یہاں موت واقع ہوئی۔ پوسٹ مارٹم کے بعد گاؤں والوں نے گاڑی کو گھیر لیا جو بھمن پور سے لاش لے کر ہلاسی پوروا گاؤں پہنچی۔ حکام کے سمجھانے کے باوجود لواحقین آخری رسومات کے لیے تیار نہیں تھے۔

وزیر کپل دیو اگروال نے مرکزی وزیر کرشنا پال کو مہاکمبھ کے لیے مدعو کیا

لکھنؤ 08 جنوری۔ ریاستی وزیر برائے پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر مندی اور انٹرپرینیورشپ (آزادانہ چارج) کپل دیو اگروال نے بدھ کو نئی دہلی میں حکومت ہند کے وزیر مملکت کرشنا پال سے ملاقات کی اور انہیں مہاکمبھ 2025 میں شرکت کے لیے باضابطہ طور پر مدعو کیا۔ اس موقع پر کپل دیو اگروال نے مہاکمبھ 2025 کی خصوصی اہمیت اور اس کی تیاریوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقریب ہندوستانی ثقافت، روایت اور سماجی ہم آہنگی کا شاندار عکاس ہے۔ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی جانب سے انہوں نے مرکزی وزیر سے درخواست کی کہ وہ اس تقریب میں شرکت کریں اور اپنی باوقار موجودگی سے اس کو خوبصورت بنائیں۔ مہاکمبھ 2025 کا اہتمام پریاگ راج میں کیا جائے گا، جس میں ہندوستان اور بیرون ملک سے کروڑوں عقیدت مند اور سیاح شرکت کریں گے۔ یوگی حکومت اس تقریب کو تاریخی بنانے کے لیے زبردست تیاریاں کر رہی ہے۔

شاہجہاں پور: آسارام کو ضمانت ملنے پر آسارام کے خلاف احتجاج

متاثرہ کے والد نے کہا جان کو خطرہ ہے

شاہ جہاں پور: 8 جنوری (پی این ایس) عدالت نے آسارام کو عبوری ضمانت دے دی ہے، جو شاہجہاں پور کی ایک نوعمر لڑکی کی خراب صحت کی وجہ سے عصمت دری کے الزام میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ متاثرہ کے والد نے اس کی مخالفت کی ہے۔ یہ بھی کہا کہ خاندان کی جان کو خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسارام جیل کے اندر رہتے ہوئے ان کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔ جب وہ باہر آئے گا تو مزید پریشانی پیدا کرے گا۔ اس لیے اسے ضمانت نہیں ملنی چاہیے۔ وہ جیل کے اندر پولیس کی حراست میں زیر علاج ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اس سے قبل متاثرہ کے گھر کے باہر ایک عارضی چوکی بنائی گئی تھی لیکن معاملہ ٹھنڈا ہونے کے بعد سیکورٹی میں کمی کر دی گئی۔ متاثرہ کے والد نے بتایا کہ ان کے گھر کے باہر دو پولیس اہلکار ڈیوٹی پر ہیں۔ اس کے پاس گنر بھی ہے، لیکن آسارام کافی چالاک ہے۔ شہر کی رہائشی متاثرہ نے آسارام کے خلاف عصمت دری کا مقدمہ درج کرایا تھا۔ قصوروار ثابت ہونے پر آسارام کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ سلاخوں کے پیچھے رہنے کے بعد بھی آسارام نے اپنے حواریوں کے ذریعے گواہ کرپال سنگھ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

مکان میں آگ لگنے سے مزدور کی زندہ جلکر موت

دیوبند، 8/ جنوری (ایچ الیف خان)۔ دلہیڈی گاؤں میں مکان میں آگ لگنے سے گھر میں سو رہے مزدور کی زندہ جلکر موت ہو گئی، حادثہ کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے لاش کو قبضہ میں لیکر پوسٹ مارٹم کے لئے ضلع ہسپتال بھیج دیا۔ تفصیلات کے مطابق گاؤں دلہیڈی کا رہنے والا 35 سالہ پرمود کمار ولد پالو اپنے گھر میں اکیلا سو رہا تھا کہ اچانک مکان میں آگ لگ گئی، مکان میں لگی آگ کو دیکھ کر پڑوسیوں نے بمشکل تمام آگ بجھائی، لیکن تب تک پرمود کی زندہ رہا ہے کہ کچھ ازدواجی زندگی سے وابستہ متنازع معاملوں میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ فریادی ایک دوسر جلنے سے موت ہو گئی تھی، مکان میں آگ لگنے کی وجہ مومبتی بتائی جا رہی ہے۔ گاؤں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ بل جمع نہ ہونے کی وجہ سے گزشتہ دو روز قبل بجلی محکمہ نے مزدور کا بجلی کنکشن کاٹ دیا تھا، وہ گھر میں مومبتی جلا کر سو گیا جس سے آگ لگنے سے اس کی موت ہوئی ہے، گاؤں والوں کے مطابق متوفی کی اہلیہ اپنے مائکہ گئی ہوئی تھی جبکہ اس کے دو بچے پاس میں ہی واقع دادی کے گھر میں سو رہے تھے، پرمود کی اچانک موت سے اہل خانہ اور گاؤں میں غم کا ماحول بنا ہوا ہے۔

انصاف سبھی کا حق ہے، بے گناہ کو سزا ملے یہ قطعی اچھا عمل نہیں: حافظ عبدالقدوس ہادی

'ادھیوکتا وچارک منچ' کے زیر اہتمام ایڈوکیٹ محمد خان مرحوم کی یاد میں 'ایڈوکیٹ ڈائری' کا اجراء کیا گیا

کانپور: 'ادھیوکتا وچارک منچ' کے زیر اہتمام ایڈوکیٹ محمد خان مرحوم کی یاد میں 'ساتویں وکلا ڈائری اجراء تقریب' کا انعقاد کینٹینیز کلب آریہ نگر میں کیا گیا۔ اس موقع پر ایڈوکیٹ مرحوم محمد خان کو یاد کرتے ہوئے ان کی زندگی اور ان کی بیش قیمتی خدمات کو یاد کیا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر تقریب میں شریک قاضئ شہر کانپور الحاج حافظ عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایک سچا اور اچھا وکیل ہمیشہ اپنے مؤکل کو انصاف دلانے کیلئے جی توڑ محنت کرتا ہے، اور ایسی ہی جرأت وخوبی کیلئے ایڈوکیٹ محمد خان مرحوم جانے جاتے تھے، آج ان کے بیٹے ان کی جگہ لے چکے ہیں اور ان سے امید ہے کہ وہ اپنے والد کے مشن کو آگے لے کر جائیں گے اور مظلومین کو انصاف دلانے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ قاضئ شہر نے کہا کہ آج کے دور میں جہاں وکلاء متاثرین کو فراہمی انصاف کا ذریعہ بنتے ہیں، جو کہ ایک طرح کا خدمت خلق بھی ہے، اور اسی غرض سے ہمارے یہاں قائم محکمہ شرعی دارالقضاء میں بھی تمام طرح کے متنازع معاملوں کا حل کیا جاتا ہے، لیکن ادھر کچھ عرصے سے یہ دیکھا جا رہا ہے کہ کچھ ازدواجی زندگی سے وابستہ متنازع معاملوں میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ فریادی ایک دوسرے پر کس قدر جھوٹے مقدمے کراتے چلے آ رہے ہیں، یہاں تک کہ جھگڑا کسی ایک فرد سے ہے لیکن جھوٹے الزامات لگا کر اس کے پورے خاندان کو پھنسا دیا جاتا ہے جو کہ قابل تشویش ہے اور پریشان کرنے والی بات ہے، ایک وکیل کو ہمیشہ منصف ہونا چاہئے اور سچا ہونا چاہئے، انہوں نے وکلاء سے درخواست بطور نصیحت کی کہ اب جو بھی نئی نسل وکالت کے پیشے سے وابستہ ہو رہی ہے انہیں یہ خیال رکھنا ہوگا کہ کسی بے گناہ کو اگر کوئی پھنسانے کی کوشش کر رہا ہو تو اسے ایسا کرنے سے روکیں اور خود بھی ایسے مدعی کی اصلاح کریں، کوشش کریں کہ کسی بے گناہ یا جس کا اس کیس سے کوئی تعلق ہی نہ ہو اس کا نام مقدمات میں قطعی نہ ڈالیں، انصاف سبھی کا حق ہے لیکن کسی بے گناہ کو سزا ملے یہ قطعی اچھا عمل نہیں، ہمیشہ کوشش یہ کریں کہ اگر کوئی ازدواجی رشتہ کا معاملہ پیش آئے تو اسے بنا دیں، ایسا کام کریں کہ رشتہ دوبارہ جڑ جائے، روٹھے پریوار ایک ہو جائیں، خاندان بن جائے، اس میں خدمت خلق بھی ہے اور یہ ایک اچھا عمل بھی۔ اس موقع پر اسٹیج پر موجود مہمان خصوصی کی حیثیت سے پنیچے اندیور باجپئی صدر بار ایسوسی ایشن کانپور، امت سنگھ جنرل سکریٹری بار ایسوسی ایشن کانپور، شیام نارائن سنگھ صدر دی، لائرس ایسوسی ایشن، ابھیشیک تیواری، جنرل سکریٹری دی لائرس ایسوسی ایشن نے بھی قاضئ شہر کی بات سے اتفاق کیا اور اقرار کیا کہ آج کے دور میں زیادہ تر ایسا ہی ہو رہا ہے لیکن اس پر قابو پانے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں وکلاء حضرات، بار ایسوسی ایشن کانپور کے عہدیداران و اراکین اور معزز شہری موجود تھے۔

اودھ نامہ

پجاری گرنتھی سمان یوجنا

دہلی کے سابق وزیراعلیٰ اور عام آدمی پارٹی کے سربراہ اروند کیجریوال نے کچھ دنوں پہلے ہی مندروں کے پجاریوں کو ماہانہ وظیفہ دینے کی بات کہی تھی۔ اور اس اسکیم کا نام انھوں نے "مکھیہ منتری پجاری گرنتھی سمان یوجنا" رکھا تھا۔ حالانکہ اس پر آوازیں بھی اٹھائی گئیں تھیں کہ مندروں کے پجاریوں اور گرنتھیوں کو تنخواہ دینا غیر قانونی ہے لیکن کیجریوال یوال اس کی پروا کئے بغیر دہلی کے یمنا بازار میں واقع ہنومان مندر پہنچے، یہ سال کا آخری دن تھا لیکن ان کا مقصد درشن کرنا یا پرساد چڑھانا نہیں تھا۔ وہ وہاں 'مکھیہ منتری پجاری گرنتھی سمان یوجنا' کے تحت مندر کے پجاری کا رجسٹریشن کرنے آئے تھے۔ اطلاع کے مطابق پہلے ان کا ارادہ کناٹ پلیس کے ہنومان مندر سے اس یوجنا کی شروعات کرنا تھی، لیکن وہاں ان کی مخالفت کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی کے کارکنان جمع ہو گئے تھے۔ اس لیے آخری لمحات میں ان کو جگہ تبدیل کرنا پڑ گئی۔ اسی وقت دہلی کی وزیراعلیٰ آتشی قرول باغ کے گردوارہ شری سنت سنگھ مہاراج میں گرنتھیوں کا اندراج کر رہی تھیں۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی اسکیم سرکار نافذ کرتی ہے تو اس کے لئے مقررہ آفس اور آدمی طے کئے جاتے ہیں جو اس کام کو نجام دیتے ہیں، لیکن عاپ کے لوگ اپنی اسکیم کی نفاذ کرنے کے لئے ایک طرف وزیراعلیٰ خود رجسٹریشن کرنے پہونچیں تو دوسری طرف سابق وزیراعلیٰ مندر کے پجاری کا رجسٹریشن کرنے پہونچے۔

واضح رہے کہ ایک دن پہلے ہی عام آدمی پارٹی نے اس انتخابی وعدے کا اعلان کیا تھا جس کے تحت دہلی میں مندروں کے پجاریوں اور گردواروں کے گرنتھیوں کو پارٹی کی حکومت ہر مہینے 18000 روپے ادا کرے گی۔ خیال رہے کہ مساجد کے اماموں کو تنخواہ وقف بورڈ کے ذریعے پہلے ہی سے ادا کی جاتی ہے، یہ بات الگ ہے کہ انہیں 17 مہینوں سے تنخواہیں ادا نہیں کی گئی ہیں۔ اور مسٹر کیجریوال اور ان کی وزیراعلیٰ محترمہ آتشی نے اس سلسلہ مٰں کوئی اقدام نہیں کئے کہ ان کو ملنے والی تنخواہوں کو مسئلہ حل کیا جاتا اور اماموں کی روزی روٹی کا مسئلہ حل ہوسکتا لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے، انھیں تو ہندو ووٹوں کو ایک طرف کرنا ہے، کیونکہ بھارتیہ جنتا پارٹی کھل کر مذہبی کارڈ کھیل رہی ہے اور اسے کا فائدہ بھی مل رہا ہے۔ چونکہ اگلے ماہ فروری میں دہلی کے اسمبلی انتخابات ہونا ہیں اور اطلاعات عاپ کے حق میں کچھ بہت زیادہ امید افزا نہیں آرہی ہیں اس لئے عاپ نے بھی ہندو کارڈ کھیلنا شروع کر دیا ہے اور اس کے لئے گروودواروں اور مندروں کے پجاریوں کو ماہانا 188000 روپیہ کسی سوغات سے کم نہیں ہے۔ جس کے بدلے میں عاپ پارٹی کو ووٹ چاہئے۔ لیکنا محض گروودواروں کے گرنتھی اور مندروں کے پجاریوں کے ووٹ انھیں جیت دلادیں گے۔ یہ کہنا مشکل ہے۔

دہلی اسمبلی کے انتخابات 5/فروری کو ہونا ہیں ور اس کے نتائج الیکشن کمیشن کے اعلان کے مطابق 8 فروری کو آنا طے پائے ہیں۔ اب اس کے لئے زیاہ وقت نہیں ہے۔ کیجریوال نے اب تک اپنا الیکشن مفت سہولیات کے بل پر ہی جیتا ہے، اس بار بھی وہ اسے مفت سہولیات کے ذریعے جیتنا چاہتے ہیں۔ دہلی کی حکومت اب تک جو چیزیں مفت یا سبسڈی پر دے رہی ہے ان کی فہرست بہت طویل ہے۔ 200 یونٹ تک بالکل مفت بجلی۔ اس کے بعد 400 یونٹ تک بجلی کے بل پر 50 فیصد کی سبسڈی۔ اس کا خزانے پر 3600 کروڑ روپے کا بوجھ ہے۔ ہر گھرانے کو دو ہزار لیٹر تک مفت پانی کا خزانے پر 500 کروڑ روپے کا بوجھ پڑ رہا ہے۔ خواتین ڈی ٹی سی بسوں میں مفت سفر کرسکتی ہیں جس کا اخراجات تقریباً 440 کروڑ روپے ہے۔ اس کے علاوہ دہلی حکومت بزرگوں کو مفت تیرتھ یاترا بھی کروا رہی ہے۔ اس طرح کی فلاحی اسکیمیں ایک طبقے میں کافی مقبول ہیں جن کا فائدہ عاپ پارٹی کو ملتا رہا ہے، لیکن عام آدمی پارٹی کی ان مفت سہولیات پر بڑھتی ہوئی انحصاری بتا رہی ہے کہ پارٹی اپنی مقبولیت کو برقرار رکھنے میں کس طرح سے جدوجہد کر رہی ہے۔ عام آدمی پارٹی کا مسئلہ یہ ہے کہ اس کی حکومت کے ساتھ پچھلے دس سالوں کی اقتدار مخالف لہر جڑی ہوئی ہے۔ مفت پانی اور بجلی کے علاوہ اس کے جو بھی دعوے تھے، ان کی پول اس دوران کھلنے لگی ہے۔ اسکولوں میں بہتری اور محلہ کلینک جیسے کاموں سے پہلے کچھ سال تو دہلی کے لوگوں نے امید باندھی تھی لیکن اب وہ امید ختم ہونے لگی ہے۔ اسکولوں میں ایک حد کے بعد اب زیادہ کچھ نہیں ہو رہا اور محلہ کلینک بھی اب ٹھیک سے کام کرتے نہیں دکھائی دے رہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ وہاں ملازمین کے بہت سارے عہدے خالی پڑے ہیں جن پر بھرتیاں نہیں کی جا رہی ہیں۔ جس کا منفی اثر پارٹ کی مقبولیت پر پڑ رہا ہے، اس بات کا احساس پارٹ کے ذمہ داروں کو بخوبی ہو چکا ہے اسی لئے وہ اس مفت سہولیات کے سلسلہ کو ب؟ رھانا چاہتے ہیں تا کہ ایک مرتبہ پھر عوام انھیں ووٹ دیں اران کی پاررٹی ایک بار پھر دہلی پر قبضہ کر سکے۔

لیکن حتجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس بار دہلی کے دلت اور اقلیتی ووٹ کانگریس کی طرف رجحان رکھتے نظر آرہے ہیں۔ اس کا خوف بھی عام آدمی پارٹی کی پالیسیوں میں دکھائی دینے لگا ہے۔ ای لئے پچھلے کچھ عرصے سے وہ بی جے پی کے ہندو ووٹ بینک میں سیندھ لگانے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن اس میں اسے کامیابی کے بجائے ناکامی دکھائی دے رہی ہے۔ پجاری گرنتھی سمان یوجنا دراصل اسی ناکامی کا نتیجہ ہے۔ لیکن یہ داؤ کہاں تک کامیاب ہوسکے گا کچھ کہا نہیں جاسکتا۔

بڑے بڑوں کا تکبر ٹوٹا گزرے سال میں

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

گزرا ہوا سال 2024 تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ یہ سال جمہوریت کے لئے امید کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ امریکہ، جرمنی وغیرہ ممالک کے عوام نے اپنے مسائل کا حل دائیں بازو کے نظریہ میں دیکھا۔ تو اسرائیل کی بربریت کے خلاف دنیا بھر کے لوگوں نے آواز اٹھائی۔ لمبی جدوجہد کے بعد شام سے تانا شاہی کا خاتمہ ہوا، بنگلہ دیش کی مطلق العنان حکمراں کو عوامی احتجاج کی وجہ سے ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ بھارت کی سیاست، معیشت، سماج و تہذیب میں ملک کے مزاج کے خلاف لکیروں کا ابھار اسی سال میں سامنے آیا۔ آئین کے 75 برس بھی اسی سال پورے ہوئے اور آئین ملک کی سیاست میں ایشو بنا۔ ایودھیا کے رام مندر میں وزیراعظم نریندر مودی کے ایونٹ میں ان کا اور بی جے پی کا ہدف، منشاء اور نشانہ صاف نظر آیا۔

پہلی مرتبہ مودی اقتدار نے کھلے طور پر اظہار کیا کہ ملک میں ہندو وادی پارٹی ایک ہی ہے اور وہ ہے بی جے پی۔ رام مندر کی افتتاحی تقریب اور نریندر مودی کی پوجا پاٹ میں کارپوریٹ کا ہجوم، بالی وڈ کے ستاروں اور بڑے کاروباریوں کی موجودگی دکھاتی ہے کہ سب کچھ سمٹ رہا ہے۔ ایسا لگتا تھا مانو چند کھلاڑی ملک کے وسائل اور اثاثوں کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے بے چین ہیں۔ 2024 کے آغاز میں ایسا لگ رہا تھا کہ بی جے پی نے ہر قلعہ فتح کر لیا ہے۔ اس کے اقتدار کو کوئی ہلا نہیں سکتا۔ اس کی سیاسی طاقت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسے کوئی چیلنج نہیں کر سکتا، وہ جو چاہے کر سکتی ہے۔ حزب اختلاف کے ممبران پارلیمنٹ کو معطل کیا۔ ایجنسیوں کے ذریعہ اپوزیشن پر دباؤ بنایا، پارٹیوں کو توڑا، ان کے ممبران کو بی جے پی کا حصہ بنایا۔ یہاں تک کہ جن پر بی جے بدعنوانی کے الزامات لگاتے نہیں تھکتی تھی ان سے بھی گریز نہیں کیا گیا۔ دو ریاستوں کے چنے ہوئے وزرائے اعلیٰ کو محض الزام کی بنیاد پر جیل میں ڈال دیا گیا۔ ان کے بدعنوان ہونے کا خوب ڈھنڈھورا پیٹا اور کہا کہ کسی بھی بدعنوان کو بخشا نہیں جائے گا۔ بغیر کسی ثبوت کے کئی مہینے جیل میں رکھا۔ لیکن عدالت نے الزام ثابت نہ ہونے کی وجہ سے رہا کر دیا۔

آئینی ادارے، انتظامیہ اور سرکاری ایجنسیاں پہلی مرتبہ بی جے پی کے زیر اثر اس کے لئے کام کرتی دکھائی دیں۔ ان پر پارٹی کی بی ٹیم ہونے کا الزام لگا۔ سیاسی اقتدار اور کارپوریٹ کے گٹھ جوڑ اور پارلیمنٹ میں اکثریت کی طاقت نے نہ صرف پارلیمنٹ کے وقار کو مجروح کیا بلکہ ہر چیز بونی نظر آنے لگی۔ یہاں تک کہ آئین بھی چھوٹا لگنے لگا۔ 400 پار کا نعرہ جس انداز میں دیا گیا وہ آئین میں یقین رکھنے والوں کو بے چین کرنے وال تھا۔ آئین کا حلف لے کر ممبر پارلیمنٹ بننے والے یہ کہنے سے بھی نہیں چوکے کہ اگر 400 پار سیٹیں آئیں تو وہ آئین کو بدل دیں گے۔ برسر اقتدار جماعت کے اسی تکبر کی وجہ سے آئین عام الیکشن میں بڑا مدعی بنا۔ راہل گاندھی اور اپوزیشن نے ملک کے عوام کو یہ پیغام دیا کہ آئین کا مطلب صرف ایک کتاب نہیں ہے۔ بلکہ آئین کا مطلب برابری کا حق ہے جو ملک کی آزادی اور اس کی خود مختاری سے جڑا ہے۔ انہوں نے لوگوں کو یقین دلا دیا کہ ان کا حق اور ان کے حصہ کے وسائل چھین کر کارپوریٹ کو دیئے جا رہے ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب ریزرویشن، غریبوں اور کمزوروں کو ملنے والی سہولیات ختم کر دی جائیں گی۔ عوام نے اس بات کو سمجھا اور طاقت کے نشے میں چور آسمان میں اڑ رہی بی جے پی کو واضح مینڈیٹ نہیں دیا۔

اسی سال میں ملک کے وفاقی نظام، جمہوریت اور روایتی آئینی نظام کو تار تار کرنے کی مثالیں بھی سامنے آئیں۔ مرکز پر ریاستوں کے انحصار کی ایک نایاب مثال بھی اسی دور میں سامنے آئی۔ مرکزی حکومت نے ریاستوں کے پیسے نہیں دیئے۔ ممتا بنرجی سے لے کر ہیمنت سورین تک غیر بھاجپا سرکاروں نے اس کی شکایت کی۔ جھارکھنڈ کے الیکشن میں ہیمنت سورین نے اسے مدعیٰ بنایا۔ انہوں نے عوام کو بتایا کہ ایک لاکھ 26 ہزار کروڑ روپے مرکز پر ریاست کے بقایا ہیں۔ مرکزی حکومت یہ رقم نہیں دے رہی ہے۔ بی جے پی کی مرکزی حکومت نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ الیکشن جیتنے کے لئے اس نے جھارکھنڈ میں اپنے نفرتی ایجنڈے کو زور شور سے آگے بڑھایا۔ روٹی، بیٹی، مائی، بنگلہ دیشی، ہندو مسلم کا سوال اٹھایا لیکن جیت ہیمنت سورین کی ہوئی۔ یہ سال اس لئے بھی اہم ہے کہ اس میں کارپوریٹ کی پولیٹیکل فنڈنگ اور کرونی سرمایہ داری کا کھیل بھی کھل کر کھیلا گیا۔ پالیسیاں بھی کارپوریٹ کے لئے بنائی گئیں۔ حالانکہ حکومت کا کام عوام کی بہتری کے لئے پالیسی بنانا ہوتا ہے لیکن اس دور میں سب کچھ الٹ گیا۔ سیاسی المیہ کے اس دور میں یہ بھی نظر آیا کہ کارپوریٹ دوست کتنا طاقتور ہو سکتا ہے۔ اس کے مطابق اقتصادی پالیسیاں بنائی ہیں تو پارلیمنٹ بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ پارلیمنٹ نہیں چل پا رہی لیکن حکومت اڈانی کے سوال پر کوئی بات کرنے کو تیار نہیں۔

ملک کی سیاست کی خوفناک تصویر اسی سال میں ابھر کر سامنے آئی۔ جس میں جمہوریت کی علامت پارلیمنٹ کی تعریف غائب دکھائی دی۔ دیش کے سماجی، تہذیبی، ثقافتی پہلو صرف اور صرف بی جے پی کے سیاسی پولرائزیشن کے نعرے تحت گونجتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ملک کی معیشت کارپوریٹ پونجی پر ٹکی اور سیاست کو چلاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ آزادی کے 78 برس اور آئین کے 75 سال پورے ہونے کے ساتھ ملک کو ترقی یافتہ بنانے کا نعرہ لگا۔ دنیا کی تیسری معیشت بنانے اور ملک کے 25 کروڑ لوگوں کو غریبی سے باہر نکالنے کا دعویٰ کیا گیا۔ لیکن یہ کیسی صورتحال ہے کہ اسی کروڑ لوگوں کی زندگی پانچ کلو مفت راشن پر ٹکی ہے۔ اس ملک کا بجٹ 5.6 کروڑ لوگوں کے ٹیکس سے ملنے والی رقم کی بنیاد پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس دیش میں نابرابر اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ بھاگیداری کا سوال خواب بن گیا ہے۔ اس دور میں بھارت کی ترقی کا جو خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کا بھارت کی جڑوں سے کوئی راستہ تعلق نہیں ہے۔

اس بحرانی حالات میں اپوزیشن ایک امید کے طور پر ابھری ہے۔ 2024 کے الیکشن میں اسے متوقع کامیابی تو نہیں ملی لیکن وہ عوام تک آئین کا پیغام پہنچانے میں کامیاب ضرور ہوئی ہے۔ حالانکہ اپوزیشن کے اتحاد کو توڑنے کی برسر اقتدار جماعت کی جانب سے مسلسل کوشش ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے۔ مگر حزب اختلاف مضبوطی کے ساتھ کھڑا ہے۔ ایسا اقتدار لمبے وقت تک خوشنما خواب میڈیا، اداروں، عدلیہ کے ذریعہ دکھا نہیں سکتا جس کی اپنی جڑیں عوام سے کٹ گئی ہوں۔ شاید 2024 کا سب سے بڑا یہی پیغام ہے۔

☆☆☆

منموہن سنگھ: اس بار ہوں دشمن کی رسائی سے بہت دور

ڈاکٹر سلیم خان

وطن عزیز کی یہ کمال ستم ظریفی ہے کہ جو شخص تمام عمر سیاست کی غلاظت سے دور رہا اس کی موت بھی سیاست کی نذر ہوگئی۔ بی جے پی آئی ٹی سیل کے سربراہ امتی مالویہ نے ایکس پر لکھا "یہ دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کی استھیاں وسرجن کیے جانے کے وقت کانگریس یا گاندھی فیملی کا ایک بھی رکن موجود نہیں تھا۔" آگے کیچڑ اچھالتے ہوئے یہ بھی لکھ دیا کہ "میڈیا کی توجہ کھینچنے اور سیاست کرنے کے لیے کانگریس موجود تھی، لیکن جب انھیں احترام دینے کی بات آئی تو وہ ندارد ہو گئے۔ واقعی شرمناک ہے۔" ڈاکٹر منموہن سنگھ صرف کانگریس کے رہنما نہیں بلکہ ملک کے وزیر اعظم تھے۔ اس لیے مالویہ کو بتانا چاہیے تھا کہ وہاں سرکار کی نمائندگی کون کر رہا تھا؟ موصوف سنگھ پریوار تو ڈاکٹر منموہن سنگھ کو بدنام کرنے کی مہم یعنی جھوٹ بنا اور پھیلانے میں لگا ہوا تھا۔ افسوس کہ ان کی موت کے دو ہفتہ بعد بھی میموریل قائم کی زمین انتخاب نہیں ہوسکا۔

ڈاکٹر منموہن سنگھ کا استھی وسرجن یعنی باقیات کو ندی میں بہائے جانے کے وقت کانگریسیوں کی غیر حاضری کا سبب پون کھیڑا نے یہ بتایا کہ "فیملی کی پرائیوسی کا احترام کرتے ہوئے کانگریس کے سینئر رہنما ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کی استھیوں کو چننے اور بہانے کے لیے فیملی کے ساتھ نہیں گئے۔ لیکن آخری رسومات کے بعد سونیا گاندھی اور پرینکا گاندھی نے ان کی رہائش پر پہنچ کر اہل خانہ سے ملاقات کی تھی۔ ان سے بات چیت کے بعد یہ محسوس کیا گیا چونکہ آخری رسومات کے وقت فیملی کو پرائیوسی نہیں ملی اور کچھ اراکین چتا والی جگہ پر نہیں پہنچ پائے، اس لیے انھیں پھول چننے اور استھیوں کو بہانے کے لیے پرائیوسی دینا مناسب ہوگا۔ وہ اعزاء واقارب کے لیے جذباتی طور سے تکلیف دہ اور مشکل وقت ہوتا ہے۔" پون کھیڑا نے یہ الزام بھی لگایا کہ "ملک کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کو حکومت نے مناسب احترام نہیں دیا۔ لیکن بعد میں منموہن سنگھ جی کی بے عزتی کرنے والے لوگ ان کے استھی وسرجن پر بھی گھناؤنی سیاست کر رہے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔"

2004 میں جب سونیا گاندھی نے اٹل جی کو شکست فاش سے دوچار کر دیا تو ان کی غیر ملکی پیدائش وزارتِ عظمیٰ کی راہوں کا روڑا بن گئی۔ اس وقت راہل گاندھی بہت ہی نوعمر تھے اس لیے ان کو وزیر اعظم بنانا بھی ممکن نہیں تھا۔ ایسے میں سونیا چاہتی تھیں کہ ایک ایسے شخص کو وزیر اعظم بنایا جائے جس کے اندر سیاسی آرزومندی نہ ہو اور جوان کی بلا چوں چرا تابعداری کرتا رہے یعنی بوقتِ ضرورت راہل گاندھی کے لیے اپنی کرسی خالی کردے۔ ایسے میں ان کے سامنے وزیر اعظم کے لیے پرنب مکرجی اور منموہن سنگھ کے نام تھے۔ سونیا گاندھی نے منموہن سنگھ کا انتخاب کر کے پرنب مکرجی کو صدر مملکت بنوا دیا۔ اس طرح وہ خطرہ ہمیشہ کے لیے ٹل گیا۔ ہندوستان کے وزیر اعظم کی حیثیت سے ڈاکٹر منموہن سنگھ کی بہترین کارکردگی نے انہیں 2009 میں دوسری بار اس عہدے پر فائز کر دیا اور انہوں نے اپنی دونوں مدت کار میں کئی اصلاحات کیں جوان کی معاشی اصلاحات نے پردے میں چھپ گئیں۔

سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی سب سے اہم اصلاحات میں سے ایک قومی دیہی روزگار گارنٹی کا قانون تھا۔ اسے 2005 میں متعارف کرایا گیا اور اس کے تحت ہر دیہی گھرانے کو کم از کم 100 دن کی اجرت کے روزگار کی ضمانت دی گئی۔ یہ عوام کو مفت میں اناج تقسیم کر کے ان پر احسان جتانے کی حکمت عملی سے مختلف طریقہ کار تھا۔ اس کے تحت کروڑوں لوگوں کو عزت نفس کے ساتھ روزی روٹی کمانے کا موقع ملتا تھا اور دیہی انفراسٹرکچر میں بہتری بھی آتی تھی۔ وزیر اعظم نریندر مودی اس کو گڑھے کھودنے اور بھرنے کی اسکیم کہہ کر مذاق اڑاتے تھے مگر اقتدار سنبھالنے کے بعد اسے بند کرنے کی جرأت نہیں کر سکے کیونکہ وہ بہت بنیادی ضرورت تھی۔ معیشت کی دنیا سے نکل کر 2005 میں ہی منموہن سرکار نے آرٹی آئی قانون کے ذریعہ ملک کے عام باشندوں کو سرکاری حکام سے معلومات حاصل کرنے کا اختیار دیا گیا۔ اس طرح حکمرانی میں شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی۔ یہ ایک تاریخی فیصلہ تھا مگر یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ موجودہ حکومت نے اس قانون کو مختلف تکنیکی بہانوں سے تقریباً معطل کر دیا ہے۔

منموہن سنگھ نے عوام کو شناختی کارڈ مہیا کرنے کی خاطر آدھار پروجیکٹ کا آغاز کیا۔ اس کے تحت تمام باشندوں کو منفرد شناخت فراہم مہیا کر کے مختلف سرکاری خدمات تک رسائی کی سہولت فراہم کی گئی۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی حکومت نے ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر سسٹم کو لاگو کیا، جس کے ذریعہ سرکاری فلاحی اسکیموں کی ترسیل کو براہِ راست مستحقین تک پہنچانے کا بندوبست کیا گیا۔ اس سے بچولیوں اور دلالوں کے استحصال سے عوام کو نجات ملی اور بدعنوانی پر روک لگی۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے زمانے میں تعلیم اور غذا کے حق کا قانون وضع کیا گیا اور اس بات کی ذمہ داری سرکار پر ڈالی گئی کہ ملک کا کوئی شہری بھوکا نہ سوئے اور نہ کوئی بچہ بنیادی تعلیم سے محروم رہے۔ یہ ان کی غریب پروری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے سچر کمیٹی کی رپورٹ تیار کروا کر ان تمام فرقہ پرستوں کو آئینہ دکھا دیا کہ جو اپنے مخالفین پر مسلمانوں کی خوشامد کا الزام لگا کر اپنی سیاست چمکاتے تھے۔ اس رپورٹ نے مسلمانوں کو خواب خرگوش سے بیدار کر دیا۔ اس کے بعد ملت کے اندر تعلیم و معیشت کے حوالے سے بیداری کی ایک لہر آئی۔

منموہن سنگھ کو اتفاقی، کمزور اور کٹھ پتلی وزیر اعظم کہا جاتا تھا۔ ان کی خاموش طبعی کے سبب انہیں مونی بابا بھی کہا جاتا تھا مگر 2008 میں انہوں نے امریکہ کے ساتھ ایک تاریخی معاہدہ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ اپنے ارادوں پر کس ثابت قدم تھے۔ اس وقت یو پی اے سرکار دائیں بازو کی جماعتوں پر ٹکی ہوئی تھی اور وہ سب امریکہ کے ساتھ جوہری توانائی کے پرامن استعمال کے معاہدے کی مخالفت کر رہی تھیں۔ اتفاق سے ہاوڑی مودی اور نمستے ٹرمپ کا نعرہ لگانے والی بی جے پی بھی اس کے خلاف تھی۔ ان میں دائیں بازو کی مخالفت نظریاتی تو بائیں بازو کی خالص سیاسی مفادات کے تحت تھی۔ 2012 میں ان کی کانگریس حکومت اپنے سب سے بڑے اتحادی کے الگ ہو جانے کی وجہ سے اقلیت میں آگئی مگر گری نہیں۔ اس وقت یہ خطرہ لاحق ہوگیا تھا کہ اشتراکیوں کے حمایت واپس لے لینے کے سبب یو پی اے سرکار گر جائے گی اس لیے سونیا گاندھی بھی حمایت کرنے سے ڈر رہی تھیں لیکن منموہن سنگھ نے 38/ماہ تک اس کے لیے محنت کرتے رہے اور کامیاب ہوئے۔

سماجوادی پارٹی کے رہنما امر سنگھ کی مدد سے ملائم سنگھ یادو کو اپنے ساتھ لے کر منموہن سنگھ نے نہ صرف امریکہ سے معاہدہ کیا بلکہ سرکار کو گرنے سے بھی بچالیا۔ اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ خاموش طبع رہنما کوئی نرم چارہ نہیں بلکہ لوہے کا چنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اندرون ملک اس تاثر کے باوجود کہ سونیا گاندھی حکومت میں اصل طاقت ہیں عالمی سطح پر رہنماؤں نے انہیں وسیع پیمانے پر عزت و احترام سے نوازہ۔ اس حقیقت کا مظاہرہ ان کی موت کے بعد دنیا بھر سے آنے والے تعزیتی پیغامات سے بھی ہوا۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ایک صاف وشفاف وزیر اعظم کے خلاف بدعنوانی تحریک چلائی گئی۔ مودی جی نے انہیں رین کوٹ پہن کر (بدعنوانی کے پانی سے) نہانے والا وزیر اعظم کہا اور ان کے خلاف بے شمار بہتان طرازی کی گئی۔ بالآخر رام دیو بابا اور کیجریوال کی تحریکات کے سبب 2014 میں کانگریس پارٹی کو بھارتیہ جنتا پارٹی کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور نریندر مودی اقتدار کی کرسی پر فائز ہو گئے۔

بی جے پی نے اقتدار میں آتے ہی سب سے پہلے منموہن سنگھ کو نشانے پر لیا۔ اس لیے کہ اسے ان کی تنقید سے ڈر لگتا تھا۔ نوٹ بندی سے متعلق ان کی پیشنگوئی صد فیصد درست نکلی کہ جی ڈی پی دو فیصد گھٹ جائے گی اور اگر کبھی غیر جانبدارانہ تفتیش ہو تو سازش والا الزام بھی ثابت ہو جائے گا۔ منموہن سنگھ کے گھر پر چھاپہ مارنے والی ای ڈی کی ٹیم کو بے نیل و مرام لوٹنا پڑا کیونکہ ان کے پاس چھپانے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ بی جے پی نے بدعنوانی کا شور مچا کر انتخاب تو جیت لیا مگر عدالت میں شواہد پیش کرنے کی بات آئی تو وہ چاروں خانے چت ہو گئی اور منموہن سمیت ان کے کسی وزیر پر کوئی بدعنوانی کا الزام ثابت نہیں ہوسکا۔ ایسے میں ان تمام لوگوں کو آنجہانی وزیر اعظم سے معافی مانگنی چاہیے تھی مگر موجودہ سیاست میں اس کا رواج نہیں ہے۔

عدالتی فیصلوں سے قطع نظر منموہن کی سادہ طرزِ زندگی اور ایمان داری کے سبب انہیں کو ذاتی طور پر بدعنوان کہنے کی ہمت کوئی نہیں کر سکا تو ان پر اپنے حکومتی اراکین کے خلاف سخت کارروائی کرنے میں ناکامی کے سبب تنقید ہوتی رہی حالانکہ اس زمانے میں کم از کم جن پر الزام لگا تھا ان کا استعفیٰ تو لیا گیا اب تو وہ بھی نہیں ہوتا۔ آج کل نہ تو اجے کمار ٹینی اور نہ برج بھوشن سرن سنگھ کسی پر کارروائی نہیں ہوتی بلکہ ان کو بچانے کی پوری کوشش ہوتی ہے۔ برج بھوشن کو دوبارہ ٹکٹ دینا مشکل ہو جاتا ہے تو اس کے بیٹے کو نواز کر ایک مجرم کی ناز برداری کی جاتی ہے۔ ایک پارلیمانی نشست کو بچانے کی خاطر نامور خواتین کھلاڑیوں پر ظلم کرنے والے کی خوشامد ہوتی ہے اور ایسا کرنے والے منموہن سنگھ کی موت پر گندی سیاست کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ امیت مالویہ کے ذریعہ منموہن پر سیاست کرنے والوں پر آنس معین کے یہ اشعار صادق آتے ہیں۔

اس بار ہوں دشمن کی رسائی سے بہت دور
اس بار مگر زخم لگائے گا کوئی اور
شامل پس پردہ بھی ہیں اس کھیل میں کچھ لوگ
بولے گا کوئی ہونٹ ہلائے گا کوئی اور

خورشید مصطفی رضوی: حیات وعلمی خدمات

معصوم مرادآبادی

سید خورشید مصطفی رضوی (متوفی 13/جولائی 2002) علمی وادبی دنیا کی ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ انھوں نے پوری زندگی علم وادب کی خدمت میں گزاری، مگر اپنے کارناموں کی کوئی نمائش نہیں لگائی۔ ان کی پیدائش امروہہ میں ہوئی، جو باکمال لوگوں کی ایک قدیم بستی ہے۔ یہاں علم وفضل کے دریا بہتے ہیں۔ اسی مردم خیز اور دل آویز سرزمین میں سید خورشید مصطفی رضوی ایک علمی خانوادے میں 1930 میں پیدا ہوئے۔ خاندانی شرافت اور عاجزی وانکساری جیسی صفات انھیں ورثے میں ملی تھیں۔

انھوں نے رامپور، میرٹھ اور علی گڑھ سے تعلیم حاصل کرکے 1960 میں دہلی یونیورسٹی کی لائبریری سے عملی زندگی کا آغاز کیا اور یہاں سے 1997 میں ریٹائر ہوئے۔ میری خوش قسمتی یہ ہے کہ مجھے ان سے کسب فیض کا موقع ملا۔ بظاہر دھان پان سی نظر آنے والی اس شخصیت نے بے مثال تحقیقی اور علمی کارنامے انجام دیئے۔ وہ ایک روشن خیال محقق ومصنف تھے، جس کا سب سے بڑا ثبوت پہلی جنگ آزادی پر ان کی معرکۃ الآراء تصنیف "جنگ آزادی 1857" ہے۔ اس کتاب کا پیش لفظ نامور مورخ ڈاکٹر تارا چند نے لکھا تھا۔ وہ لکھتے ہیں "اس مضمون پر یہ اردو کی پہلی تصنیف ہے جس میں بلا تعصب مذہب وملت اس انقلاب کی صحیح کہانی بتلائی گئی ہے۔ ان کی معلومات وسیع اور نظر گہری ہے۔" 800 صفحات پر مشتمل یہ کتاب سید خورشید مصطفی رضوی کے گہرے تاریخی شعور کی مظہر ہے۔ اس میں شامل بیشتر معلومات انھوں نے 1857 کے ریکارڈ اور ماخذ سے براہ راست حاصل کی ہیں۔ اردو میں چند کتابیں سامنے رکھ کر ایک کتاب تیار کرنے کا رواج عام ہے، لیکن سید خورشید مصطفی رضوی نے تن آسانی کی بجائے جفاکشی کی راہ اختیار کی اور 1857 پر تحقیق کرنے والوں کے لیے جامع مواد جمع کر دیا۔ وہ خود ان شہروں کے مال خانوں میں گئے جہاں 1857 کے ریکارڈ بنڈلوں میں بندھے ہوئے خاک پھانک رہے ہیں اور کسی نے انھیں دیکھنے اور پرکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔ انھوں نے اس تمام ریکارڈ کو کھنگالا اور اس میں سے تحقیق کے موتی رولے۔ اس معرکۃ الآراء کتاب کے علاوہ ان کی دیگر اہم تصنیفات میں 'حیات ذاکر حسین' (1969) 'تذکرہ بدر چشت' (1975) 'شیر ہندوستان ٹیپو سلطان' (1998) 'بابر' (2002) 'تاریخ جنگ آزادی ہند 1857' (2000) قابل ذکر ہیں۔ مختلف علمی اور تاریخی موضوعات پر ان کی کتابوں کی مجموعی تعداد دس ہے۔ یہ تمام تصنیفات اور تالیفات اپنے موضوع اور مواد کے اعتبار سے اردو ادب وتاریخ ہند میں ایک اہم مقام ومرتبہ کی حامل ہیں۔ ان قیمتی کتابوں کے علاوہ میدان علم وادب کے اس شہسوار کی نگارشات میں سیکڑوں نادر ونایاب مضامین اور مقالات بھی شامل ہیں، جن کی تاریخی اور ادبی حیثیت مسلّم ہے۔

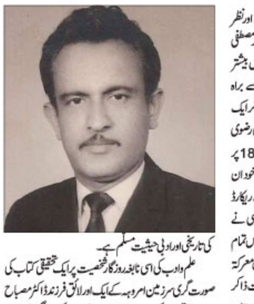

علم وادب کی اسی نابغہ روزگار شخصیت پر ایک تحقیقی کتاب کی صورت گری سرزمین امروہہ کے ایک اور لائق فرزند ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی نے کی ہے اور حق تو یہ ہے کہ ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی از خود ایک محقق اور مترجم ہیں۔ انھیں اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ وہ بھی سید خورشید مصطفی رضوی کی طرح علی گڑھ کے فیض یافتہ ہیں، جہاں سے انھوں نے فارسی میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ان کی اب تک 31 کتابیں اور تراجم شائع ہو چکے ہیں، جن میں کمال واسطی کی کتاب 'اسرار کشف صوفیہ' کا فارسی سے ہندی اور اردو ترجمہ شامل ہے۔ ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی کی علمی تربیت پروفیسر نثار احمد فاروقی جیسے جید عالم کی سرپرستی میں ہوئی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں ان کا روحانی پیش لفظ بھی شامل ہے، جس میں وہ لکھتے ہیں کہ "کل محترم خورشید مصطفی رضوی اپنے پورے کنبے (حور وغلماں) کے ساتھ تشریف لائے تھے، مختلف موضوعات پر گفتگو کے دوران انھوں نے یہ خوشخبری بھی دی کہ تم نے ان کی سوانح اور ادبی خدمات پر ایک مبسوط کتاب لکھی ہے، سن کر بہت زیادہ مسرت ہوئی۔" ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی نے اس کتاب کو آٹھ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پروفیسر نثار احمد فاروقی کے روحانی پیش لفظ سے پہلے مصنف نے 'اعتراف حقیقت' کے عنوان سے اپنے مقدمہ میں اس کتاب کے ظہور کی روئیداد بیان کی ہے۔ ابواب کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے۔ باب اوّل (سرزمین امروہہ کی مختصر علمی وادبی تاریخ) باب دوم ('سید خورشید مصطفی رضوی کا خاندانی تعارف') باب سوم ('سید خورشید مصطفی رضوی کی پیدائش، تعلیم وتربیت اور ملازمت وقلمی خاکہ') باب چہارم ('سید خورشید مصطفی رضوی کے اخلاق وعادات، وفات حسرت آیات') باب پنجم ('سید خورشید مصطفی رضوی کی تصانیف وتالیفات کا جامع تعارف') باب ششم ('سید خورشید مصطفی رضوی کی مدیرانہ صلاحیتیں 'درمقصود' کے حوالے سے') باب ہفتم ('سید خورشید مصطفی رضوی کی اولاد کا تعارف وکتابیات') باب ہشتم ('سید خورشید مصطفی رضوی کی چند یادگار تصاویر')

ان تمام ابواب میں مصنف ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی نے بڑی محنت اور لگن کے ساتھ جو مواد جمع کیا ہے، وہ خورشید مصطفی رضوی کی زندگی کے تمام گوشوں کا احاطہ کرتا ہے۔ کتاب کے مصنف سے خورشید مصطفی رضوی کو جو مخلصانہ اور مشفقانہ تعلق تھا، وہ کتاب کے ہر لفظ سے جھلکتا ہے۔ کتاب کا اسلوب عام تحقیقی کتابوں کی طرح خشک نہیں ہے بلکہ اس میں زبان وبیان کی چاشنی بھی موجود ہے۔ سید خورشید مصطفی رضوی سے میری پہلی ملاقات اب سے کوئی چالیس برس پہلے اس وقت ہوئی تھی، جب وہ دھولا کنواں کی لائبریری میں تعینات تھے۔ انھوں نے پہلی ہی ملاقات میں متاثر کیا اور میں ان کا گرویدہ ہوگیا۔ وہ بقول مصنف یقیناً "عجز وانکساری، مروت ورواداری، صبر وتحمل بردباری، خاکساری اور مسکینی کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ بڑے تو بڑے خورشید رضوی چھوٹوں کا ایسا ادب کرتے تھے کہ وہ خواہ مخواہ ہی اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتا تھا۔" (ص 77)

میں اس بیان کی تصدیق یوں کرسکتا ہوں کہ جب 2000 میں ان کی معرکۃ الآراء کتاب 'تاریخ جنگ آزادی ہند 1857' کا اضافہ شدہ ایڈیشن شائع ہوا تو وہ اس کا ایک نسخہ لے کر میرے غریب خانے پر تشریف لائے اور اپنے دستخط کے ساتھ مجھے پیش کیا، جو میری ذاتی لائبریری میں محفوظ ہے۔ وہ میرے لیے حد درجہ محترم اور مشفق انسان تھے اور میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔ خدا ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔ ان پر ایک وقیع کتاب کی صورت گری کر کے ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی نے اہل امروہہ کا قرض اور فرض ادا دونوں ادا کیا ہے۔ نہایت عمدہ طباعت کے ساتھ شائع ہونے والی اس کتاب کو حاصل کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ 9810780563

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپواکر پہلی منزل مسجد نور محل ماکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

تعلیمات حضرت خواجہ غریب نواز اور آپ کے اخلاق حسنہ

نعیم الدین فیضی برکاتی

بھارت صوفی سنتوں کا ملک ہے۔اسی لیے برسوں سے یہاں روحانیت کا بول بالا رہا ہے۔اس بات سے انکار بھی نہیں کہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ ان صوفیائے کرام کو مادی طاقتوں سے کڑا مقابلہ بھی کرنا پڑا۔ان اخوت ومحبت کا درس دینے والے دیوانوں کو ظالموں کے ظلم کا نشانہ بھی بننا پڑا۔مگر ہمیشہ ان امن کے سفیروں نے بھائی چارہ اور امن ومحبت کو فروغ دیا۔ایک انسان کو دوسرے انسان سے مل کر رہنے کی تعلیم دی۔خدمت خلق کو اپنی پوری زندگی کا نصب العین بنا لیا۔بلاتفریق مذہب وملت سماج کے ہر فرد کی خبر گیری کی اور ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے کا کام کیا۔انہیں صوفیائے کرام کی جماعت میں ایک نمایاں نام سلطان الہند،عطائے رسول حضرت خواجہ معین الدین چشتی سجزی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا آتا ہے۔جن کے دم قدم سے نہ صرف یہ کہ ہندوستان میں اسلام کی بہاریں آئیں اور شجر اسلام کو ہریالی ملی بلکہ یہاں کے لوگوں کو زندگی جینے کا سلیقہ بھی میسر آیا۔

ولادت باسعادت

حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ ایران کے صوبہ سجستان یا سیستان میں 1143ء میں پیدا ہوئے۔آپ کا گھرانہ نہایت دیندار اور پرہیزگار تھا۔آپ کے والد ماجد کا نام حضرت سید غیاث الدین ہے۔آپ والد کی جانب سے حسینی جب کہ والدہ محترمہ کی طرف سے حسنی سید ہیں۔آپ پندرہ ہی سال کے تھے تبھی آپ کے والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا اور اس کے دو سال کے بعد والدہ مہرباں کا بھی سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا۔

بھارت میں آمد

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے بھارت میں آمد سے قبل یہاں معبودان باطل کی پوجا کی جاتی تھی۔ظلم واستبداد،حق تلفی اور قتل وغارت گری کو عزت وشان تصور کیا جاتا تھا۔سیدھے سادھے اور بھولے بھالے انسانوں کو مادیت کے جال میں پھنسا کر ان کو گمراہ کیا جارہا تھا۔ایسے پر خطر اور پرفتن ماحول میں حضرت خواجہ غریب نواز نے فرمان نبوی ﷺ پر یہاں تشریف لاکر اس سرزمین کو انوار توحید و رسالت سے ایسا منور کیا اور باطل پرستی کا قلع قمع فرماکر یہاں کے ذرے ذرے کو بھائی چارگی اور امن محبت کا ایسا درس دیا جو پورے عالم کے لیے رحمت کا پیغام بن گیا۔

تعلیمات خواجہ غریب نواز

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ کا جذبہ خدمت خلق اور آپ کی انقلابی تعلیمات ہی کا نتیجہ ہے کہ آپ نے بلا تفریق مذہب وملت تمام لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کی۔جس طرح مسلمان آپ کے دربار پر انوار میں محبت وعقیدت سے آیا کرتے تھے ٹھیک اسی طرح اس وقت کے بڑے بڑے راجہ مہاراجہ بھی آپ کے اخلاق وتعلیمات سے حد درجہ متاثر تھے۔جو آج بھی بدستور سابق جاری وساری ہے کہ بھارت کا وزیر اعظم کوئی بھی ہو لیکن وہ خواجہ صاحب کے دربار میں اپنے عقیدت ومحبت کا خراج ضرور پیش کرتا ہے۔آپ نے اپنے اخلاق وتعلیمات کے ذریعہ اسلام کی ترویج و اشاعت نہایت خوش اسلوبی سے کی۔یہی وجہ تھی کہ آپ کے محض دہلی سے اجمیر تک کے سفر کے دوران کم وبیش نوے لاکھ (90,00000) افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔چوں کہ آپ کی مبارک تعلیمات مسلمانوں کو موجودہ در پیش مسائل کا حل بھی ہیں اور امن کی بحالی اور بھائی چارہ کے فروغ کے لیے نسخۂ کیمیا بھی۔اس لیے ہم یہاں آپ کے چند تعلیمات کا ذکر کیے دیتے ہیں۔

خوف خدا

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پر خوف خدا کا اس قدر غلبہ تھا کہ آپ ہمیشہ خشیت الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے رہتے تھے۔آپ اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے:اے لوگو!اگر تم کو زمین کے نیچے سونے والوں کے ذرا بھی حال معلوم ہو جائیں تو تم مارے ڈر کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ اور نمک کی طرح پانی ہو جاؤ۔

ایک دوسرے مقام پر آپ نے توبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:توبۃ النصوح میں تین باتیں ہوتی ہیں۔اول:کم کھانا روزے کے لیے۔دوم:کم سونا اطاعت کے لیے۔سوم:کم بولنا دعا کے لیے۔پہلے سے خوف خدا اور دوسرے اور تیسرے سے دل میں محبت بیدار ہوتی ہے۔جب کوئی اللہ کا نام سنے یا کلام اللہ سنے تو اگر اس پر بھی اس کا دل نرم نہ ہوا اور خشیت الٰہی سے اس کا ایمان واعتقاد زیادہ نہ ہو تو یہ گناہ کبیرہ ہے۔

محبت رسول ﷺ

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر عشق الٰہی میں وارفتہ اور بے خود رہنے کے ساتھ محبت رسول ﷺ کے نشے میں سرشار رہے۔حدیث پاک میں پیغمبر اسلام ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک، میں اس کے نزدیک اس کے جان ،اولاد،والدین اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

آپ اپنے ملفوظات میں رسول کریم ﷺ کا مبارک ذکر بہت ہی والہانہ انداز میں بیان فرماتے تھے اور اکثر حدیث شریف بیان کرکے رونے لگتے تھے۔ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ:

افسوس ہے اس شخص پر جو قیامت کے دن حضور پاک ﷺ کے دربار میں شرمندہ ہوگا۔بھلا اس کی جگہ کہاں ہوگی جو آپ سے شرمندہ ہوگا!وہ کہاں جائے گا؟یہ کہہ کر زار وقطار رونے لگے۔

اسی عشق الٰہی اور محبت رسول کا صلہ ہے کہ آپ کی شخصیت پورے عالم میں متعارف ومشہور ہوگئی اور ہر جگہ آپ کا نام نامی اسم گرامی نہایت قدر ومنزلت اور ادب و احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔

شریعت پر استقامت

حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے شریعت کے تمام احکام کے جزئیات بالخصوص نماز کی پابندی پر بڑا زور دیا۔نماز کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

نماز دین کا رکن ہے۔اگر ستون کھڑا ہے تو گھر بھی کھڑا رہے گا۔اور جب ستون گر جائے گا تو گھر بھی سلامت نہیں رہے گا۔جس نے نماز میں لاپرواہی کی اس نے اپنے دین اور ایمان کو خراب کیا۔نماز مؤمن کی معراج ہے۔جیسا کہ حدیث شریف میں موجود ہے۔اس کے بعد فرمایا:نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے۔نماز بندوں کے لیے خدا کی امانت ہے۔پس بندوں کو چاہئے کہ اس کا حق اس طرح ادا کریں کہ اس میں کوئی خیانت نہ ہونے پائے۔

حضرت خواجہ غریب نواز نماز کے ساتھ روزہ اور حج کی بھی بڑی تاکید فرمایا کرتے تھے۔آپ اکثر صائم الدہر رہتے تھے اور آپ نے خانہ کعبہ کی زیارت بھی بکثرت کی ہے۔

خدمت خلق اور غریب پروری

حضرت خواجہ اجمیر کی تعلیمات میں خدمت خلق اور غریب پروری کا باب سب سے نمایاں نظر آتا ہے۔اسی سبب خاص وعام سب نے آپ کو غریب نواز کے لقب سے پکارنا شروع کر دیا۔نبی کریم ﷺ نے خدمت خلق کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ انسان ہے جو اس کے مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کرے۔اور دوسری حدیث پاک میں غریبوں کے بارے میں فرماتے ہیں:سب سے اچھا اسلام، بھوکوں کو کھانا کھلانا ہے۔ان دونوں فرمان نبوی ﷺ پر حضرت خواجہ غریب نواز کا اتنی سختی کے ساتھ عمل رہا جس کا اندازہ آپ کے ان مبارک اقوال سے لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز نے فرمایا:جو بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور جہنم کے درمیان سات پردے حائل فرمادے گا۔

ایک مرتبہ آپ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے نزدیک محبوب کون سی صفات ہیں؟تو آپ نے فرمایا:غمگین افراد کی فریاد سننا،مسکینوں کی حاجت پوری کرنا اور بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

آپ نے اپنے ایک اور ارشاد میں فرمایا:جس میں تین خصلتیں ہوں سمجھو وہ اللہ سے محبت کرتا ہے۔دریا کی طرح سخاوت،سورج کی جیسی شفقت اور زمین کی طرح انکسار وتواضع۔

عارف کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:عارفین مثل آفتاب کے ہیں جو دنیا پر چمکتے ہیں اور سارا جہاں ان کے نور سے روشنی حاصل کرتا ہے۔

دور حاضر میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور آپ کے اخلاق حسنہ کی کتنی اہمیت وافادیت ہے یہ کسی سے ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔تھوڑا سا بھی عقل رکھنے والا انسان اس بات کو اچھی طرح جانتا اور مانتا ہے کہ دنیا جن اخلاقی اور روحانی بحران سے گزر رہی ہے اگر ایسے بدترین حالات میں بھی ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر آپ کے اخلاق حسنہ کو اپنے لیے حرز جاں بنا لیا جائے تو آج بھی قوم مسلم دونوں جہان میں کامیاب وسرخرو ہوسکتی ہے اور پوری دنیا میں اخوت ومحبت اور امن وبھائی چارہ کی فضا قائم ہوسکتی ہے۔ہمیں اپنے وعظ ونصیحت کی محفلوں میں اولیائے کرام کی کرامات وفضائل کے تذکروں کے ساتھ ان امن ومحبت کے متوالوں کے اخلاق حسنہ،تعلیمات وارشادات اور استقامت وصبر کا بھی خوب خوب چرچا کرنا چاہئے۔تاکہ عوام الناس فضائل ومناقب کے ساتھ ان مذکورہ چیزوں سے بھی واقف ہوں اور اپنے آپ کو ان صوفیائے کرام کی تعلیمات وارشادات کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

پرنسپل:دارالعلوم برکات غریب نواز(ایم۔پی)
9792642810

فراق کی تنقید:ایک مطالعہ

ڈاکٹر مجاہد الاسلام

رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری (۱۸۹۶۔۱۹۸۲) کو پہچان بحیثیت شاعر بھی ملی،اور بطور تنقید نگار بھی۔لیکن جتنی شہرت انھیں شاعر کی حیثیت سے ملی،اس قدر تنقید نگار کے طور پر نہیں مل سکی۔اس کی وجہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ شاعری کے مقابلے ان کا تنقیدی سرمایہ'پہاڑ کے سامنے گلہری' کے مثل ہے۔حالانکہ ان کی تنقید میں بھی بت گری اور کاٹ داری والی کیفیت ہے،اس کے باوجود ماہرین فن نے تنقید نگار کی حیثیت سے ان کا شمار تاثراتی نقادوں میں کیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ فراق نے خود اس بات کا اظہار اپنی تنقیدی کتاب'اندازے' کے مقدمے میں کیا ہے،چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''۔۔۔۔۔۔میری غرض وغایت اس کتاب کی تصنیف میں یہ رہی ہے کہ جو جمالیاتی، وجدانی، اضطراری اور مجمل اثرات قدما کے کلام کے میری کان،دماغ،دل اور شعور کی تہوں پر پڑے ہیں،انہیں دوسروں تک اسی صورت میں پہنچا دوں کہ ان اثرات میں حیات کی حرارت وتازگی قائم رہے۔ میں اسی کو خلاقانہ تنقید یا زندہ تنقید کہتا ہوں،اسی کو تاثرانہ تنقید بھی کہتے ہیں۔''(اندازے:فراق گورکھپوری۔ادارہ فروغ اردو لاہور۔سن 1956۔ص 12)

ان کے اس طرح کہنے سے یہ پیغام گیا کہ وہ خود کو تاثراتی تنقید نگار کے صف میں شمار کرتے ہیں۔تاثراتی نقادوں کے بارے میں عام طور سے کہا جاتا ہے کہ وہ ہمہ وقت بے جا تاثرات وتعصبات سے کام لیتا ہے۔یہ سوال بجا ہے کہ نقد وانتقاد کا وہ کون سا ایسا دبستان ہے جہاں کہ تاثرات وتعصبات سے کام نہ لیا جاتا ہو۔تاثراتی تنقید کو دیگر دبستانی تنقید پر اس لیے بھی فوقیت حاصل ہے کہ تاثراتی نقاد خواہی نہ خواہی تنقید کے جارگن لیے ہوئے ہر جگہ بیگاری کرتا ہوا نظر نہیں آتا ہے۔جہاں تک فراق کی بات ہے تو وہ پڑھے لکھے آدمی تھے۔انگریزی کے تو وہ پروفیسر ہی تھے اور بھی بہت سی زبانوں کے ادب میں درک ومہارت رکھتے تھے۔فراق کے مذکورہ اعترافیہ کے باوجود وہ ان معنوں میں تاثراتی نقاد نہیں ہیں جن معنوں میں عبدالرحمان بجنوری یا پھر مولانا نیاز فتح پوری ہیں۔فراق کے تنقیدی اثاثے کھنگال جائیے جن میں خاص طور پر ان کی تصانیف'اندازے'،اور'اردو کی عشقیہ شاعری'وغیرہ شامل ہیں،ان میں اسم تفضیل کے حامل جملے اور صیغے نظر نہیں آئیں گے۔مومن اور غالب کی عظمت سر آنکھوں پر،مگر فراق کی تنقید میں آپ کہیں بھی اس طرح کے غیر ذمہ دارانہ جملے'ہندوستان کی الہامی کتابیں دو ہیں، وید مقدس اور دیوان غالب۔' یا پھر یہ جملہ'اگر میرے سامنے اردو کے تمام شعراء متقدمین ومتاخرین کا کلام رکھ کر (بہ استثنائے میر) مجھے صرف ایک دیوان حاصل کرنے کی اجازت دی جائے تو میں بلا تامل کہہ دوں گا کہ مجھے کلیات مومن دے دو،اور باقی سب اٹھالے جاؤ۔'' جیسے غیر حقیقت پسندانہ جملے دیکھنے کو نہیں ملیں گے۔

فراق کے بارے میں نقاد کیا کہتے ہیں،اس کو چھوڑیے،فراق نے خود قدماء کی تصانیف پر جو کچھ لکھا ہے،جو اب بالخصوص'اندازے' کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے،اس کو پڑھیے تو اندازہ ہوگا کہ وہ محض کسی فن پارے کے بارے میں رائے زنی ہی نہیں کرتے،بلکہ وہ یہاں ہر وہ تنقیدی حربہ استعمال کرتے ہیں،جو کسی بھی فن پارے کا جائزہ لینے کے لئے عام طور سے مستند تنقید نگاروں کے یہاں رائج و مروج ہے۔یہاں تحلیل وتجزیہ،فرق وامتیاز،ترغیب وترہیب کیا نہیں ہے۔میری پوری کوشش ہوگی کہ میں اپنے اس مضمون میں ان دعوؤں کو ان کے مضامین کے اقتباسات کی روشنی میں اور بھی زیادہ وضاحت سے پیش کرسکوں۔

ہم سب سے پہلے فراق کے مضامین میں تحلیل وتجزیہ کو ہی لیتے ہیں۔وہ مجنوں گورکھپوری یا آل احمد سرور کی طرح صرف اشعار درج کرکے آگے نہیں بڑھ گئے،بلکہ ہر جگہ وہ پہلے مثال میں پیش کیے گیے اشعار کی تشریح کرتے ہیں اور پھر اس کی تعبیر وتوضیح کرتے ہیں۔مثال کے طور پر،'اندازے' میں ان کا ایک مضمون'حضرت ریاض' کے نام سے بھی ہے۔جس میں وہ ریاض کا شعر درج کرنے بعد اس کی تشریح کچھ اس طرح سے کرتے ہیں:

''یہ محشر ہے یہاں اب ہوش میں دیوانہ آتا ہے
خداوندا مرے لب پر مرا افسانہ آتا ہے
فرشتے عرصہ گاہ حشر میں ہم کو سنبھالے ہیں
ہمیں بھی آج لطف لغزش مستانہ آتا ہے

پہلے شعر میں ایک سماں باندھ دیا ہے جس کا ٹوٹنا آسان نہیں۔پہلے مصرعے میں'دیوانہ' کا ذکر کرکے اور دوسرے مصرعے میں اپنے آپ کو دیوانہ بنا کر،جس قادر الکلامی کا ریاض نے ثبوت دیا ہے،اس کی مثال کم ملتی ہے۔دوسرے شعر کا کیا کہنا،اس بدمست ازل کو عرصہ گاہ حشر میں سنبھالے ہوئے ہیں۔کون؟فرشتے۔''

(اندازے : فراق گورکھپوری۔ادارہ فروغ اردو، لاہور۔سن 1956 ص 353)

کم سے کم لفظوں میں فراق نے ریاض کے مذکورہ اشعار کا تحلیل و تجزیہ جس انداز سے کیا ہے،اس کی خوبی کو ہر قاری بآسانی محسوس کرسکتا ہے کہ معانی ومطالب بالکل واضح ہو جاتے ہیں۔دیوانہ بنائے جانے کی کیفیت اور اس کے پس پردہ کہانی کے رمز کو کس ہنرمندی سے اجاگر کیا ہے۔ریاض خیرآبادی کا ہی ایک اور شعر ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ فراق اس کی تشریح کس انداز سے کرتے ہیں:

''مجھ سے بے پردہ ملے مل کے کیا گم مجھ کو
ایک اس ساری خدائی میں ملے تم مجھ کو

اسے شاعری کہیں یا ساحری۔دوسرے مصرعے میں ایک لفظ جادو کا حکم رکھتا ہے۔طنزیہ آمیز شوخی کے پردے میں شکر وشکایت اور رنج وراحت کے کتنے پہلو چھپے ہوئے ہیں'ایک اس ساری خدائی میں ملے تم مجھ کو' کا لفظ بھی کتنا ٹکسالی اور کتنا بلیغ ہے۔''

دیکھیے شعر کی تشریح کرتے ہوئے زبان کی خوبیوں کو کس ہنرکاری سے فراق نے واضح کیا ہے۔اسی طرح ریاض کا ایک شعر یہ بھی ہے،اس کی تشریح فراق کچھ اس طرح سے کرتے ہیں:

''ملا ہو خوں جس میں کچھ وہی تو کام آتا ہے
کلیجہ منہ کو آتا ہے،جو دل کا نام آتا ہے

آخری شعر کتنا چٹیلا اور کتنا اچھوتا ہے۔شعر کے معنی بھی قابل غور ہیں۔دل کتنی عزیز چیز ہے اور انتہائے محبت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ محبوب چیز نام لیتے ہی کلیجہ منہ کو آجائے۔ایک اور لطیف پہلو شعر میں ہے مصرعۂ اول میں دل کی پیار بھری طنز سے جو شکایت شاعر نے کی ہے،دوسرا مصرعہ اس شکایت کا مفصل بیان بلکہ دل کے مظالم کا خونیں داستاں ہو گیا ہے۔ہائے ہائے،کلیجہ منہ کو آتا ہے جو دل کا نام آتا ہے۔شعر کے دونوں پہلو ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔انتہائے محبت،انتہائے امید۔یہی تو شکایت کی جان اور ایمان ہیں۔شاعر کی ہستی دل کو یاد کرکے ہمہ تن درد بن گئی۔کلیجہ منہ کو آگیا لیکن اس کی شخصیت نے اپنی آن نہیں چھوڑی۔''

(اندازے : فراق گورکھپوری۔ادارہ فروغ اردو،لاہور۔سن 1956 ص 358)

'کلیجہ منہ کو آنا' کے محاورے کا شعر میں کس فنکاری سے استعمال ہوا ہے،اسے کس کس زاویے سے فراق نے اپنے تجزیے میں دیکھا ہے۔قاری ان کی اس فنکاری کو دیکھ کر بلا ساختہ داد دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ایک اچھی تنقید کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ تنقید نگار کو فن پارے کے تجزیے اور تخلیے کے بعد یہ بھی بتانا پڑتا ہے کہ اب تک جو کچھ بھی اس صنف یا اس موضوع پر لکھا گیا ہے،اس میں اور اس زیر نظر تصنیف میں فرق وامتیاز کیا ہے،پھر یہ کہ اس تصنیف کا زیر نظر صنف میں کہاں مقام بنتا ہے؟دیکھیے فراق کس طرح سے مصحفی پر لکھے اپنے مضمون میں میرؔ،سوداؔ،یقینؔ،اثرؔ اور قائمؔ میں تفرق وتمیز قائم کرتے ہیں:

''لیکن دلی اسکول کا وہ شاعر جس کے یہاں داخلیت کے ساتھ خارجیت بھی کافی نمایاں ہے،سودا ہے۔کہا جاتا ہے کہ داخلی شاعری دل کی شاعری ہے اور خارجی شاعری دماغ کی اگر یہ تقسیم صحیح ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ دل کی شاعری میر کا خاص حصہ ہے جس میں اس کا دماغ بھی حل ہو کر رہ گیا۔لیکن ہاں اس عہد کے صف اول کے شاعر جیسے یقین، اثر، قائم وغیرہ ضرور صرف دل کے شاعر تھے اور اسی لیے میرؔ سے ملتی جلتی ہوئی باتیں کہتے ہوئے بھی میر کی گہرائی اور گیرائی اپنے نغموں میں پیدا نہ کرسکے۔سودا البتہ اپنے خاص فطری احساس کی وجہ سے یقینؔ،اثرؔ اور قائمؔ سے بڑھ جاتے ہیں اور دردؔ نے چونکہ روحانیت کا سہارا لیا،اس لیے ایک نمایاں شگفتگی اور سنجیدگی ان کے لہجے میں آگئی ہے۔''

(اندازے:فراق 21)

تاثراتی نقاد عام طور سے موازنہ سے بچتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ایسے میں فراق کا اس طرح موازنہ کرنا اور ان شعراء میں وجہ امتیاز قائم کرنا،انھیں دیگر تاثراتی نقادوں میں الگ شناخت کا حامل بناتا ہے۔متذکرہ مضمون سے ہی تفرق وتمیز کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

''میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ شعر میں جب داخلیت اور خارجیت کا امتزاج ہوتا ہے تو زبان وبیان کی طرف بھی شاعر کی توجہ خاص طور پر ہونے لگتی ہے اور یہی وہ خصوصیت تھی جس نے سودا کو قادر کلام بنایا۔زباندانی میں میرؔ،سوداؔ سے کم نہ تھے لیکن چونکہ سودا کی طبیعت میں شگفتگی زیادہ تھی،اسی لیے اس کی زبان نکھر گئی تھی۔مصحفی میں میر کا شدید المیہ جذبہ یا ہیجان نہیں ہے۔۔۔High Tragic Passion۔۔مصحفی رنگ بے دلی کا رنگ اختیار کرتا ہے اور چونکہ مصحفی کی طبیعت میں ہر چند وہ طلاتم،وہ طوفان،وہ جوش وخروش نہیں ہے جو سوداؔ کا حصہ ہے پھر بھی اس رنگینی وخارجیت جو مصحفی کے وجدان میں تھی،اس کی زبان میں ایک خاص نکھار پیدا کر دیا ہے اور اس کو اتنا ہموار اور سبک بنا دیا ہے کہ مشکل زمینوں کو شگفتہ کرکے دکھانے میں وہ سودا سے بہت آگے نکل گیا ہے۔اردو کا شاعر میری رہتا ہے یا سودائی ہونے کی پھبتی ذوق پر تو غالب نے کامیابی سے کس دی لیکن مصحفی پر یہ پھبتی نہیں کسی جاسکتی۔''

(اندازے:فراق 54)

داخلیت وخارجیت کی بحث اور میر ومصحفی کے درمیان کے وجہ اشتراک وامتیاز کو جس خوبصورتی سے فراق نے یہاں بیان کیا ہے،اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ فن کاری کو اس کے پس منظر میں دیکھنے کے عادی تھے۔اس روش نے انھیں نقادوں کے کس صف میں کھڑا کیا ہے،یہ دوبارہ غور کرنے کا مقام ہے۔فراق یہ کہتے ہیں کہ تنقید کا کام فیصلہ سنانے کے بجائے بصارتیں فراہم کرنا ہے،اس معاملے میں آل احمد سرور بھی فراق کے ہم نوا ہیں،مگر جب عملی طور سے فراق شعراء کا موازنہ یا مقابلہ کرتے ہیں تو فیصلہ ہی نہیں کرتے بلکہ فیصلہ بھی سناتے ہیں۔'ذوق دہلوی' پر لکھے ان کے مضمون سے یہ مختصر سا اقتباس ملاحظہ ہو:

''آزاد کے جادو نگار قلم نے اس بارہ میں جس انداز سے لکھا ہے،اسے پڑھ کر اس احساس سے دل خون ہو جاتا ہے کہ بادشاہ کی شاگردی نے ذوق کے لئے شاعری ایسی لطیف اور نازک چیز کو ایک بیگار بنا دیا۔ظفر کا ضخیم دیوان کل کا کل تو ذوق کا کہا ہوا تو ہے نہیں۔ظفر کے کلام میں خلوص جذبات شاعرانہ احساس،سوز وگداز اور دل میں چٹکیاں لینے والی اداسی اور ایک درماندی کا کیف اور کئی جگہ موسیقیت کا جو عنصر ملتا ہے،وہ کل کی کل ذوق کی دین ہے،اصلاح ذوق کی ضرور ہے لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ دم لینے کی فرصت نہ ہوتے ہوئے بھی اور ذوق کا بہت سارا کلام ضائع ہو جانے کے باوجود بھی ذوق کا جو دیوان ملتا ہے،وہ غالب کے دیوان سے کچھ زیادہ ہی ضخیم ہے،وہ دیوان ہمارے سامنے ہے۔سوال یہ کہ اگر ذوق اپنے وقت کے مالک ہوتے اور بادشاہ کی اصلاح اور اس کی فرمائشوں سے وہ آزاد بھی رہتے ۔۔۔تو مقدار اور صنعت سے قطع کرکے جہاں تک نفس شاعری اور ذوق کے مخصوص رنگ کا تعلق ہے کیا ذوق اپنے موجودہ کلام سے کوئی مختلف اور لطیف چیز پیش کرتے!آپ ناسخ کے دیوان کو لے لیجئے اس کی چند غزلوں میں شاعری کا وہی نمونہ اور وہی معیار ملتا ہے جو پورے دیوان میں نظر آتا ہے۔شاعر نے کہا یہ سرے سے ایک غیر ضروری سوال ہے۔''

(اندازے :فراق گورکھپوری۔ادارہ فروغ اردو، لاہور۔سن 1956 ص 88)

ذوق وظفر کے تعلق سے متاثر ہو کر محمد حسین آزاد نے جس طرح ذوق کو غالب سے بڑا شاعر قرار دینے کی کوشش کی،اس کا محاکمہ جس انداز سے فراق نے کیا ہے،کیا اس میں ان کی تنقید کے اندر فیصلہ سازی کی خوبی کے درآنے سے کوئی صاحب بصیرت انکار کرسکتا ہے۔تو ایسے میں انھیں محض تاثراتی نقاد کہہ کر ان کی تنقید نگاری کو کیسے محدود کیا جاسکتا ہے؟

اور جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ فراق نے اپنی تنقید کو تاثراتی ہونے کے ساتھ ساتھ خلاقی بھی کہا ہے۔تو سوال قائم ہوتا ہے کہ آخر یہ خلاقی تنقید کیا ہے؟اس ذیل میں ناقدین کا گروہ دو زمروں میں منقسم ہے،اس میں پہلا گروہ تو ان لوگوں کا ہے جو تخلیق کو تنقید سے الگ کرکے دیکھتے ہیں،اس گروہ میں محمد حسن، اسلوب احمد انصاری، وغیرہ شامل ہیں۔ان کا کہنا کہ چونکہ تنقید کا کام باٹ فراہم کرنا،فیصلہ کرنا،دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کرنا ہوتا ہے،اس لیے سادہ اور دو ٹوک اسلوب بہتر ومناسب ہے۔اس ذیل میں ڈاکٹر سلمان اطہر جاوید نے ایک جگہ لکھا ہے:

''نقاد سے عموماً کسی اسلوب کی توقع نہیں کی جاتی۔رجحان یہ ہوا کرتا ہے کہ نقاد کو اپنی بات دو ٹوک اور صاف صاف کہنی چاہیے،اس کو اسلوب اور طرز ادا پر نہیں،مواد پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔''

(سید احتشام حسین کچھ یادیں کچھ جائزے،مرتبہ:پروفیسر نذیر احمد،نئی دہلی 1997 ص 88)

دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جن کے نزدیک تخلیق تنقید کا ہی ایک حصہ ہے۔اس میں شمیم حنفی،عبادت بریلوی،شمیم احمد اور جیسا کہ میں نے اوپر بتایا کہ خود فراق بھی شامل ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ایک ہی شخص جو ایک ہی وقت میں تنقید بھی لکھ رہا ہے اور تخلیق بھی کر رہا ہے،اس کا اسلوب متبائن کیسے ہوسکتا ہے۔اس ذیل میں وہ مولانا شبلی نعمانی، مولانا حالی اور مولانا محمد آزاد وغیرہ کی مثالیں پیش کرتے ہیں،جنہوں نے ایک ہی وقت میں تخلیقیں بھی کیں اور تنقیدیں بھی لکھیں۔تخلیقات کو ایک دوسرے سے کیسے الگ کیا جا سکتا ہے۔یہ مشکل نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے کہ ایک آدمی ایک جگہ تو کچھ ہو اور دوسری جگہ پر کچھ اور۔چنانچہ فراق فانی بدایونی پر لکھے مضمون میں ان کی شاعری پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''بڑی شاعری میں شاعر کی آواز نہیں سنائی دیتی،سنسار سنگیت سنائی دیتا ہے۔وہی صاحب طرز بڑا شاعر ہے جس کا طرز طرز کائنات ہے۔شاعری میں جیون کا ناٹک صاف صاف دکھائی دینا چاہیے،اس کا المیہ اور طربیہ اس کے قہقہے اور اس کے نالے،اس کی حسرتیں اور مایوسیاں، اس کی شگفتگی اور اداسیاں، ابھار اور درماندگی، نور وظلمت، حرکت وسکون، عمل اور بے بسی، قدرتیں اور مجبوریاں، لگاؤ اور بے لاگی، عذاب وثواب اور خیر وشر، انکار واقرار، مادیت اور روحانیت، خارجیت وداخلیت، حرارت اور ٹھنڈک غرض کہ ضدین کے بے شمار جوڑے () ٹکرا ٹکرا کے ایک ہوجاتے ہوئے اونچی شاعری کے نغموں میں نظر آتے ہیں۔یہاں آپ بے شمار لا الہ کے نعرے باہم گھل مل کر الا اللہ کا نعرہ بن جاتے ہیں۔ہزاروں نہیں مل کر،ایک ہاں بن جاتے ہیں۔دستاوسکی کہتا ہے کہ سزائے قتل پا کر ہر مجرم پھانسی کے تختے پر حضرت عیسیٰ مسیح سے مشابہ معلوم ہونے لگتا ہے۔''

(اندازے : فراق گورکھپوری۔ادارہ فروغ اردو۔لاہور۔سن 1956 ص 381)

تنقید میں جب اس نوع کی زبان کا استعمال ہوا اور ایسا لگے کہ تنقید نگار کسی فن پارے کی توضیح وتشریح کے راستے ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے کہ اس پر تنقید کے بجائے تخلیق کا گمان گزرنے لگے تو اسے تخلیقی تنقید کے زمرے میں رکھا جاتا ہے۔مذکورہ اقتباس میں فراق کی زبان کی روانی اور فلسفے کے بہاؤ کو محسوس کریں تو بجا طور پر انھیں تخلیقی نقادوں کی صف میں بٹھایا جاسکتا ہے۔یہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ اگر فراق کے تنقیدی مضامین پڑھتے ہیں تو آپ ادب پڑھنے کے لیے اپنے اندر ایک طرح خود بخود تحریص محسوس کریں گے۔فراق آپ کو اردو کے نام نہاد نقادوں کی طرح ڈراتے ،ڈھمکاتے اور جملہ کستے ہوئے نظر نہیں آئیں گے۔وہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

''میری رائے میں نقاد کو یہ کرنا چاہیے کہ تنقید پڑھنے والے میں بیک وقت لالچ اور آسودگی پیدا کردے اسی کے ساتھ ساتھ حیات کے مسائل وکائنات اور انسانی کلچر کے اجزا وعناصر کو اپنی تنقید میں سمو دے۔۔۔۔تنقید محض رائے دینا یا میکانگی طور پر زبان اور فن سے منطق خارجی امور کی فہرست مرتب کرنا نہیں ہے بلکہ شاعر کے وجدانی شعور کے بھید کھولنا ہے،ناقد کو احساسات اور بصیرتیں پیش کرنا چاہیے نہ کہ رائیں ، اور یہ باتیں تنقید میں بغیر اسلوب یا اسٹائل کے نہیں آسکتیں۔''(ایضاً)

خلاصہ یہ کہ فراق کے بارے میں جو یہ غلط فہمی عام ہے کہ وہ محض رائے زنی کرتے ہیں جس کے کسی حد تک وہ خود بھی ذمہ دار ہیں،لیکن ان کی تنقیدی تحریروں کو پڑھ کر قاری کو ایسا کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا ،بلکہ ایک ذمہ دار تنقید نگار کی تنقید کے تمام ہی اصولوں کو اپنی تنقیدی تحریروں میں برتتے ہوئے نظر آتے ہیں۔میں اپنی باتوں کو پروفیسر صدیق الرحمان قدوائی کے ان جملوں پر ختم کر رہا ہوں:

''ہمارے ہاں تاثرات کے اظہار کی ایک شاندار اور خوش گو اور روایت رہی ہے۔جو محمد حسین آزاد سے لے کر رشید احمد صدیقی،نیاز ،مجنوں اور فراق تک چلتی چلی آئی۔ان لوگوں نے جو محسوس کیا اس کا بے ساختہ اظہار کر دیا۔خواہ کوئی ان کو مانے یا نہ مانے۔تنقید وتحقیق کے ترازو کے پلڑوں تلنے کے بعد'آب حیات' میں سے کتنا کچھ گر جائے گا۔پھر بھی کیا اردو میں خوش مذاق کی کوئی بھی تعریف آب حیات کو الگ رکھ کر کی جاسکتی ہے؟یا فراق کے'اندازے' یا ان جیسے دوسرے مصنفین کی نگارشات کو لے لیجئے،ان کے فقرے کے فقرے لازوال ہو چکے ہیں۔جو ان مصنفوں کی اپنی فطری اپج کا پتہ دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔غزل کو کوئی اردو کی آبرو مانے یا نہ مانے۔دیوان غالب کو وید مقدس کے رتبے پر رکھے یا نہ رکھے۔مگر جو بچ گیا اور رہنے والا ہے،اس میں فقروں کی اہمیت کہیں کم ہوسکتی ہے۔مگر تنقید کی اقبال مندی کا دور کچھ ایسا آیا کہ یہ سب کچھ'تاثراتی تنقید' کے ذیل میں ڈال دیا گیا اور پھر معروضی اور سائنسی نقطہ نظر سے انہیں ہیچ سمجھا جانے لگا۔ادب کے حسن کے افلاطونی محبت کرنے والے کم رہ گئے اور اس پر ضرورت مندانہ مشقت کے مبتلا زیادہ۔''

(تاثر نہ کہ تنقید:پروفیسر صدیق الرحمان قدوائی۔مکتبہ جامعہ لمیٹڈ،دہلی۔سن 1991 ص 11)

☆☆☆

(اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، لکھنؤ کیمپس)
9628845713

سی ایم ہاؤس میں داخل ہونے سے روکے جانے پر عآپ کا احتجاج

سنجے سنگھ اور سوربھ بھاردواج بی جے پی کے الزامات کا جواب دینے کے لیے میڈیا کے ساتھ وزیر اعلیٰ کی سابق سرکاری رہائش گاہ پہنچے اور اندر داخل ہونے سے روکے جانے پر وہاں دھرنا دیا

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (عآپ) کے رہنما سنجے سنگھ اور سوربھ بھاردواج نے آج 6 فلیگ اسٹاف روڈ پر واقع وزیر اعلیٰ کی سابق سرکاری رہائش گاہ کے باہر احتجاج کیا۔ پولیس نے انہیں اندر جانے کی اجازت نہیں دی، جس کے بعد دونوں رہنما باہر ہی دھرنے پر بیٹھ گئے۔ عآپ رہنما میڈیا کو ساتھ لے کر وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کی سابق سرکاری رہائش گاہ کا دورہ کرنے پہنچے تھے۔ پارٹی کا موقف تھا کہ بی جے پی کے رہنما میڈیا کے ساتھ وہاں آ کر دکھائیں کہ وہ جو الزامات لگا رہے ہیں، ان میں کتنی حقیقت ہے۔ عآپ نے کہا، "بی جے پی کے رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ میڈیا کے ساتھ آ کر بتائیں کہ وزیر اعلیٰ کی سابق رہائش گاہ میں سوئمنگ پول اور سونے کے ٹوائلٹ کہاں ہیں۔" عام آدمی پارٹی نے مزید کہا کہ بی جے پی نے ملک بھر میں جھوٹ پھیلایا ہے کہ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ میں لگژری سہولتیں موجود ہیں۔ اس موقع پر، سنجے سنگھ نے کہا کہ میڈیا خود دیکھے کہ ان الزامات میں کتنی حقیقت ہے اور پھر وزیر اعظم نریندر مودی کے 'سرکاری محل' کا دورہ کرایا جائے تاکہ ان کی عیش و آرام کی زندگی کا بھی حساب لیا جاسکے۔

سوربھ بھاردواج نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہم یہاں اس لیے آئے ہیں تاکہ بی جے پی کے جھوٹ کا پردہ فاش کریں، جنہوں نے جھوٹے الزامات لگا کر دہلی کے وزیر اعلیٰ کی سرکاری رہائش گاہ کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ اگر وزیر اعلیٰ کے مکان میں سوئمنگ پول اور سونے کے ٹوائلٹ ہیں، تو میڈیا کو دکھایا جائے۔ عام آدمی پارٹی کے رہنماؤں نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے محل میں بے شمار شاہی سہولتیں ہیں، جن کا سچ چھپایا جا رہا ہے۔ سنجے سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم 2700 کروڑ روپے کے 'راج محل' میں رہتے ہیں، جو عوامی پیسوں سے تعمیر کیا گیا ہے اور اس پر سوالات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ سنجے سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا، "وزیر اعظم مودی کے محل میں لگے 200 کروڑ روپے کے جھومر، 300 کروڑ کی قالین اور 5000 سوٹ کی موجودگی کے بارے میں عوام کو آگاہ کیا جائے۔ یہ سب کچھ عوام کے پیسوں سے تعمیر کیا گیا ہے اور اس پر سوالات اٹھانا بہت ضروری ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "بی جے پی کے الزامات کے جواب میں ہم وزیر اعلیٰ کی سرکاری رہائش کی حقیقت کا پردہ فاش کرنے کے لیے یہاں موجود ہیں اور ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ میڈیا کے ذریعے لوگوں تک سچ پہنچے۔" عام آدمی پارٹی کے احتجاج کے دوران پولیس نے مداخلت کی اور دھرنے کے مقام پر لوگوں کو ہدایت دی کہ وہ سی ایم کی سابق رہائش میں داخل نہ ہوں۔ اس کے باوجود، عآپ کے رہنما دھرنے پر بیٹھے رہے اور میڈیا کے ذریعے بی جے پی کے الزامات کو جھوٹا قرار دیا۔

وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کی چابی پی ڈبلیو ڈی کے پاس ہے۔ لیکن یہاں تو وزیر اعظم ہیں۔ ان کا گھر کھلا ہوا ہے۔ وہ سب کو دکھا سکتے ہیں۔ آپ کے لیڈر نے کہا کہ وزیر اعظم 10 لاکھ روپے کے قلم استعمال کرتے ہیں۔ سوٹ دن میں تین بار تبدیل کیے جاتے ہیں۔ ان کے قافلے میں 12 کروڑ روپے کی چھ گاڑیاں ہیں۔ بی جے پی یہ نہیں دکھانا چاہتی۔ اس سے ثابت ہوا کہ وزیر اعلیٰ کی رہائش کے بارے میں جو جھوٹ پھیلایا جا رہا ہے وہ بھارتیہ جھوٹا پارٹی کا پروپیگنڈہ ہے۔ وزیر اعظم کی رہائش کے بارے میں ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ بی جے پی دکھانے کو تیار نہیں ہے۔

آپ کے لیڈر سوربھ بھاردواج نے کہا کہ بی جے پی چاہتی ہے کہ ہر کوئی یہ جان لے کہ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ میں لگژری سوئمنگ پول، منی بار اور سونے کا ٹوائلٹ ہے۔ ہر روز نئی ویڈیوز اور تصاویر بھیجنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اب ہم خود سارے میڈیا کو لے آئے۔ اب بی جے پی خود ہی بھاگ رہی ہے۔ تھری لیئر بیریکیڈنگ لگائی گئی ہے۔ پانی پھینکنے والے فوارے لگائے۔ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کو مکمل بارڈر بنا دیا گیا، تاکہ میڈیا نہ جاسکے۔ آپ دکھائیں کہ سوئمنگ پول کہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا الزام ہے کہ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ 33 کروڑ روپے میں بنائی گئی تھی۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم کی رہائش 2700 کروڑ روپے میں بن رہی ہے۔ اس لیے ہم وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ اور وزیر اعظم کی رہائش گاہ دونوں دیکھیں گے۔ ہم عوام کو بھی دکھائیں گے اور عوام کو خود فیصلہ کرنا چاہیے کہ اگر دہلی میں ووٹ صرف رہائش گاہ دیکھ کر ڈالنا ہے تو دونوں کی رہائش گاہ دکھائی جائے اور عوام اسی پر ووٹ ڈالیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ انتخابات بجلی، پانی، تعلیم، صحت، خواتین کے لیے 2100 روپے اعزازیہ، بزرگوں کا مفت علاج اور پجاریوں کا 18000 روپے ماہانہ اعزازیہ پر ہونا چاہیے۔ بی جے پی کہہ رہی ہے کہ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کے موضوع پر انتخابات کرائے جائیں۔ ہم نے کہا کہ کورونا کے وقت دہلی میں وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کی رہائش گاہیں سرکاری پیسے سے بنی تھیں۔ ہم وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ دکھانے آئے ہیں، اب بی جے پی گھبرا رہی ہے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ جب عام آدمی پارٹی کے رہنما میڈیا کے ساتھ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پہنچے تو اس خوف سے کہ ان کا راز فاش ہو جائے گا، بی جے پی نے دہلی پولیس کو تعینات کر کے انہیں روک دیا۔ ان کے درمیان طویل بحث ہوئی لیکن پولیس نے انہیں رہائش گاہ کے اندر جانے کی اجازت نہیں دی۔ اس کے بعد وہ اور مسٹر بھاردواج میڈیا کے ساتھ وزیر اعظم کی رہائش گاہ دیکھنے نکلے، لیکن دہلی پولیس نے انہیں راستے میں ہی روک دیا۔

چیف الیکشن کمشنر کے ذریعہ ای وی ایم کا دفاع کیے جانے پر سنجے راؤت کا سخت ردعمل، الیکشن کمیشن پر اٹھایا سوال

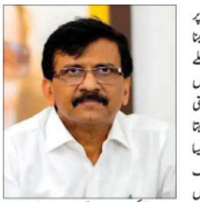

ممبئی۔ اپوزیشن کی جانب سے ای وی ایم پر ہمیشہ سے سوال اٹھایا جاتا رہا ہے۔ دریں اثنا شیوسینا یو بی ٹی کے راجیہ سبھا رکن سنجے راؤت نے اس معاملے میں الیکشن کمیشن پر ہی سوال اٹھا دیا ہے۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا "پوری دنیا کہتی ہے ای وی ایم میں گڑبڑی ہے۔ جبکہ الیکشن کمیشن کہتا ہے کہ ای وی ایم میں کوئی گڑبڑی نہیں۔ ہمیں تو ایسا لگتا ہے کہ کمیشن میں ہی ساری گڑبڑی ہے۔" چیف الیکشن کمشنر کا نام لیتے ہوئے سنجے راؤت نے یہاں تک کہہ دیا کہ جب راجیو کمار ریٹائر ہوں گے، اس کے بعد بھی کسی الگ محکمہ میں انہیں کوئی دوسرا عہدہ مل جائے گا۔ سنجے راؤت نے چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار، وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "ریٹائرمنٹ کے بعد مودی اور شاہ ان کو کسی ریاست کا گورنر بنا دیں گے۔" سنجے راؤت نے یہ بھی کہا کہ مہاراشٹر اور ہریانہ میں ای وی ایم میں گڑبڑی ہوئی ہے۔ الیکشن کمیشن کو گاؤں میں جا کر لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چاہیے تبھی انہیں ای وی ایم اور بیلٹ پیپر کی حقیقت سمجھ آئے گی۔ سنجے راؤت کے مطابق بی جے پی نے جمہوریت کو اغوا کر لیا ہے۔ ہزاروں نام ووٹر لسٹ سے نکال دیے گئے۔ الیکشن کمیشن تو اب بی جے پی کے اشاروں پر کام کرنے لگی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ دہلی اسمبلی انتخاب کے اعلان کے وقت الیکشن کمیشن نے ان تمام تر الزامات کے جواب دیے جو مختلف سیاسی پارٹیوں کی جانب سے ہمیشہ عائد کیے جاتے رہے ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار نے پریس کانفرنس کے دوران کہا تھا کہ انتخاب میں ووٹ دینے والے کسی بھی ووٹر کا نام نہیں ہٹایا جا سکتا۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کسی کی موت ہوگئی ہو تو بھی اس کا ریکارڈ الیکشن کمیشن کی جانب سے رکھا جاتا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی کسی کا نام غلطی سے ہٹ جاتا ہے تو ہماری طرف سے اسے نوٹس بھیجا جاتا ہے۔

آسام: کوئلہ کان میں پھنسے 9 میں سے ایک مزدور کی موت، ریسکیو آپریشن جاری

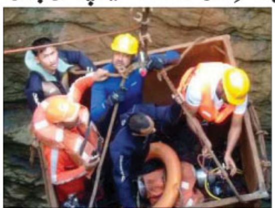

گوہاٹی۔ آسام کے دیما ہساؤ ضلع کے اُمرنگسو میں 300 فٹ گہرے کوئلہ کان میں 9 مزدور گزشتہ 48 گھنٹوں سے پھنسے ہوئے تھے۔ تازہ اطلاع کے مطابق اُمرنگسو علاقہ کے 3 کلو واقع کوئلہ کان سے ایک لاش برآمد کی گئی ہے۔ تلاشی اور بچاؤ مہم ابھی بھی جاری ہے۔ منگل کی رات آپریشن کو روکنا پڑا تھا لیکن آج پھر سے ریسکیو آپریشن شروع ہو گیا ہے۔ اس مہم میں ہندوستانی فوج، آسام رائفلس، این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف کی ٹیمیں پھر سے لگی ہوئی ہیں۔ دراصل 6 جنوری کو کان میں اچانک پانی بھر گیا تھا۔ کان میں کام کرنے والے ایک کارکن، جس کا بھائی بھی وہاں پھنسا ہوا ہے، نے پانی بھرنے پر چلانا شروع کر دیا جس کی آواز سن کر کان میں موجود 30 سے 35 لوگ باہر آنے میں کامیاب ہو گئے لیکن تقریباً 15 افراد وہیں پھنس گئے۔ یہ لوگ گزشتہ 48 گھنٹے سے موت و زندگی کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ دیما ہساؤ ضلع کے ایس پی مینک جھانے بتایا کہ کان میں کئی مزدوروں کے پھنسے ہونے کا خدشہ ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق اچانک پانی آیا، جس کی وجہ سے مزدور کان سے باہر نہیں نکل پائے۔ ایمرجنسی ریسپانس ٹیم، مقامی افسروں اور کانکنی ماہرین کی ٹیموں کے ساتھ ریسکیو آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ کان میں پھنسے مزدوروں کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔ این ڈی آر ایف کے ڈپٹی کمانڈنٹ این تیواری کے مطابق ایک توسیعی ٹیم کے ساتھ کوشش 24 گھنٹے راحت و بچاؤ مہم جاری ہے۔

مودی 11-12 جنوری کو نوجوانوں سے بات چیت کریں گے: مانڈویہ

بھونیشور۔ (یو این آئی) نوجوانوں کے امور اور کھیل کے مرکزی وزیر ڈاکٹر منسکھ مانڈویہ نے بدھ کو اعلان کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی 11-12 جنوری کو قومی یوتھ فیسٹیول کے دوران نوجوانوں سے بات چیت کریں گے اور اپنے تجربات شیئر کریں گے۔ ڈاکٹر مانڈویہ نے آج یہاں شروع ہونے والے '18 ویں پرواسی بھارتیہ دیوس سمیلن' کا افتتاح کرتے ہوئے یہ اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر وزیر اعظم ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے اپنے منصوبے پر بات کریں گے اور نوجوانوں سے اس سے جڑنے کی اپیل بھی کریں گے۔ ڈاکٹر مانڈویہ نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کا خواب 140 کروڑ ہندوستانیوں کو ساتھ لے کر ملک کو ترقی یافتہ بنانا ہے۔ یہ فیسٹیول نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرے گا اور انہیں قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ انہوں نے نوجوانوں سے فیسٹیول میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی، بالخصوص کوئز اور ثقافتی پروگراموں میں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس بار فیسٹیول کا انعقاد مختلف انداز میں کیا جا رہا ہے، جس میں ڈیجیٹل اور سوشل پلیٹ فارمز کا بہتر استعمال کیا جائے گا۔ انہوں نے اسے نوجوانوں کے لیے اپنے خیالات کا اظہار کرنے اور ملک کے مستقبل کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالنے کا سنہری موقع قرار دیا۔ ڈاکٹر مانڈویہ نے کہا کہ پروگرام کا مقصد نوجوانوں میں قوم پرستی، اتحاد اور خود انحصاری کے احساس کو فروغ دینا ہے۔ سنگھ بازار میں منعقد ہونے والا میلہ نوجوانوں کے خیالات اور وزیر اعظم کے وژن کو یکجا کرے گا۔ انہوں نے کہا، نوجوان طاقت ہی ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد ہے اور وزیر اعظم کے ساتھ یہ بات چیت تحریک کا ذریعہ بنے گی۔

کانفرنس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر دیو پرگاد نیوز ویک کے سی ای او امریکہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ کانفرنس بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کے تعاون کا جشن منانے اور انہیں ہندوستان کی ترقی میں شامل کرنے کا ایک اہم موقع ہے۔ اڈیشہ کے سابق وزیر اعلیٰ اور بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) کے سربراہ نوین پٹنائک نے کہا کہ پرواسی بھارتیہ دیوس سمیلن اڈیشہ کے لیے ایک اہم موقع ہے اور یہ ریاست کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالے گا۔ انہوں نے کہا کہ اڈیشہ کا ثقافتی ورثہ اور قدرتی خوبصورتی پوری دنیا کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور اس سے ریاست کی ترقی میں مدد ملے گی۔

کانگریس کی اقتصادی گراوٹ پر تشویش، بجٹ سے پہلے بڑی اصلاحات کا مطالبہ

نئی دہلی: کانگریس نے ملک میں اقتصادی ترقی کی رفتار میں کمی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے بدھ کے روز کہا کہ آئندہ ماہ پیش کیے جانے والے بجٹ سے قبل معیشت کی حالت مایوس کن ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا کہ معیشت کے مختلف شعبے متوقع رفتار سے ترقی نہیں کر رہے ہیں اور ترقی میں اہم کردار ادا کرنے والے صنعتی شعبے میں بھی مطلوبہ اضافہ نہیں ہو رہا ہے۔ جے رام رمیش نے بیان دیتے ہوئے کہا"، مرکزی حکومت کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 2025 میں جی ڈی پی کی ترقی کی شرح 6.4 فیصد رہنے کا تخمینہ ہے، جو گزشتہ چار برسوں میں سب سے کم ہے۔ یہ 2024 میں 8.2 فیصد کی ترقی کے مقابلے میں واضح کمی ہے اور ریزرو بینک کے حالیہ 6.6 فیصد کے اندازے سے بھی کم ہے، جو پہلے 7.2 فیصد کا تھا۔"

کانگریس لیڈر نے دعویٰ کیا کہ ہندوستانی معیشت ایک نچلے درجے پر پہنچ چکی ہے اور حکومت اب معیشت میں گراوٹ کی حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ مجموعی کھپت میں جمود پیدا ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے معیشت کی ترقی متاثر ہوئی ہے اور نجی شعبہ سرمایہ کاری میں دلچسپی نہیں لے رہا ہے۔ جے رام رمیش نے مزید کہا کہ مالی سال 2024-2025 میں 11.11 لاکھ کروڑ روپے کے سرمائے کے اخراجات کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن نومبر تک صرف 5.13 لاکھ کروڑ خرچ کیے گئے، جو پچھلے سال کے مقابلے میں 12 فیصد کم ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ زیادہ تر ماہرین یہ مانتے ہیں کہ حکومت مالی سال کے اختتام تک یہ ہدف پورا کرنے میں ناکام رہے گی۔

انہوں نے کہا کہ گھریلو بچت میں بھی کمی واقع ہوئی ہے اور کووڈ-19 کے دوران اپنائی گئی پالیسیوں کی ناکامیوں کا اثر عام خاندانوں پر پڑا ہے۔ جے رام رمیش نے زور دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ بجٹ میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں اور اقدامات ناگزیر ہیں۔ انہوں نے غرباء کے لیے مالی امداد، منریگا کے تحت زیادہ اجرت، اور ایم ایس پی میں اضافے کے ساتھ ساتھ جی ایس ٹی نظام کو سادہ بنانے اور متوسط طبقے کو انکم ٹیکس میں ریلیف دینے کی مانگ دہرائی۔

مودی حکومت میں ملک کی معیشت تباہ: سی پی آئی

پٹنہ۔ (یو این آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) کے ریاستی سکریٹری رام نریش پانڈے نے الزام لگایا ہے کہ مودی حکومت کے دور میں ملک کی معیشت چوپٹ ہو گئی ہے۔ مسٹر پانڈے نے بدھ کو کہا کہ روپے کی قدر میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ اب شرح نمو میں بھی کمی آئی ہے۔ عوام پہلے سے ہی معاشی بحران جھیل رہے ہیں۔ مرکزی حکومت کا بجٹ یکم فروری کو آئے گا۔ شرح نمو کے حوالے سے پہلے کی رپورٹیں کافی تشویشناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رواں مالی سال 2024-25 میں قومی آمدنی کا پہلا پیشگی تخمینہ قومی شماریاتی دفتر (این ایس او) نے جاری کیا ہے۔

نتیش کمار نے بہار کے لوگوں کی زندگی برباد کر دی، تیجسوی یادو کا الزام

پٹنہ۔ سابق نائب وزیر اعلیٰ اور اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے بدھ کے روز وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی پرگتی یاترا پر کڑی تنقید کی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک کارٹون شیئر کیا اور لکھا کہ نتیش کمار نے ریٹائرڈ افسران کے ساتھ مل کر بہار کے نوجوانوں کی امیدوں کو مایوسی میں بدل دیا ہے۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ حکومت اشتہارات کے ذریعے پروپیگنڈا میں پیسہ ضائع کر رہی ہے جبکہ بہار کی ترقی کو ناکامی کے راستے پر لے جا رہی ہے۔ تیجسوی نے حکومت کے تحت پلوں کے ٹوٹنے، امتحانات میں دھاندلی، بڑھتی مہنگائی اور چھوٹے کاروباروں کے بحران کی جانب بھی اشارہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ نتیش کمار کی حکومت میں بہار غریبی، بیروزگاری، کرپشن اور نقل مکانی کے لیے بدنام ہے۔ انہوں نے آئندہ بہار اسمبلی انتخابات کے لیے اپنی تیاری کا بھی اعلان کیا ہے اور 'مائی بہن مان یوجنا' کا وعدہ کیا ہے، جس کے تحت خواتین کو ماہانہ 2500 روپے دیے جائیں گے۔ تیجسوی یادو نے اپنے بیان میں مزید کہا، "نتیش کمار نے بہار کے عوام کو ہر سطح پر مایوس کیا ہے۔ ان کی حکومت کے دوران انفراسٹرکچر کی حالت بدتر ہو چکی ہے۔ سڑکوں اور پلوں کی حالت اتنی خراب ہے کہ ایک ہی بارش میں یہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ نتیش کمار کی قیادت میں ہونے والی دھاندلیوں اور امتحانات میں پیپر لیک کے واقعات نے نوجوانوں کی امیدوں کو توڑ دیا ہے۔ تیجسوی نے یہ بھی کہا کہ بہار کے لوگ روزگار کے لیے دوسری ریاستوں میں نقل مکانی کر رہے ہیں کیونکہ نتیش کمار کی حکومت ان کے لیے کوئی ترقیاتی مواقع فراہم نہیں کر رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگر ان کی حکومت بنتی ہے تو وہ بہار کے لوگوں کی زندگی بہتر بنانے کے لیے کام کریں گے۔

ہندوستانی نوجوان عالمی پلیٹ فارم پر اپنی قابلیت کا لوہا منوا رہے ہیں: جے شنکر

بھونیشور۔ (یو این آئی) وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے بدھ کو اڈیشہ میں کہا کہ آج کا نوجوان طبقہ نہ صرف ملک کا مستقبل بنا رہا ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی اپنی صلاحیتوں کو ثابت کر رہا ہے۔ ڈاکٹر جے شنکر نے یہ بات 18 ویں پرواسی بھارتیہ دیوس سمیلن کے افتتاح کے دوران کہی۔ اس کے بعد نوجوانوں کے امور اور کھیل کے مرکزی وزیر ڈاکٹر منسکھ مانڈویہ نے افتتاحی خطاب کیا۔ اس سمیلن میں پانچ تھیم پر مبنی افتتاحی سیشنز منعقد کئے گئے، جس میں گلوبلائزیشن میں ڈائسپورا یوتھ لیڈرشپ، ڈائسپورا اسکو کی کہانیاں، پائیدار ترقی میں ڈائسپورا کا تعاون، خواتین کی قیادت اور اثرات کا جشن منانا اور ثقافت، تعلق اور تعلق کی کہانیاں شامل ہیں۔ اس موقع پر وزیر خارجہ نے پرواسی بھارتیہ دیوس کے موقع پر نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا، چندریان-4 کی کامیابی، یو پی آئی جیسے ڈیجیٹل انقلاب، سوچھ بھارت ابھیان اور 90 ہزار سے زیادہ اسٹارٹ اپس کا آغاز یہ ظاہر کرتا ہے کہ نوجوان ہندوستان اختراع اور ترقی کی سمت گامزن ہے۔ "بھارت کو جانیں" کا نعرہ نوجوانوں کو اپنے ملک کی گہرائیوں کو سمجھنے اور اسے بہتر بنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ سوچھ بھارت ابھیان ہو یا مدرا یوجنا، ہر کوشش کا مقصد ملک کو ترقی کی راہ پر لے جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو اپنے ثقافتی ورثے اور اختراعات کے ذریعے ملک کی ترقی میں کردار ادا کرنا چاہیے۔ یہ وقت ہے جب وہ اپنے تجربات شیئر کریں، دوسروں کو متاثر کریں اور ایک نئی سوچ کے ساتھ معاشرے کے سامنے نئے ماڈل پیش کریں۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ آج کے ہندوستان کو تیزی سے بدلتے ہوئے عالمی ماحول میں اپنی جگہ بنانا ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب نوجوان اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نئی سوچ اور نقطہ نظر کے ساتھ آگے بڑھیں۔ نئے معاشرے کو نئے ماڈلز کی ضرورت ہے اور یہ کام صرف نوجوان ہی کر سکتے ہیں۔ آیئے ہم مل کر ہندوستان کو ایک نئی بلندی پر لے جائیں۔ انہوں نے کہا، "وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، ہندوستان نے بہت سے اہم اقدامات کیے ہیں جو ملک کی ترقی کو فروغ دینے میں مدد کر رہے ہیں۔ سوچھ بھارت ابھیان، بیٹی پڑھاؤ ابھیان، آواس یوجنا، انا یوجنا، مدرا یوجنا، سوامتوا یوجنا، آیوشمان بھارت اور جل جیون مشن جیسی اسکیمیں ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر جے شنکر نے کہا، "وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، ہندوستان نے کئی اہم اقدامات کیے ہیں جو ملک کی ترقی کو فروغ دینے میں مدد کر رہے ہیں۔ یہ اسکیمیں نہ صرف ملک کی ترقی میں مدد کر رہی ہیں بلکہ نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے کی ترغیب بھی دے رہی ہیں۔ مسٹر مانڈویہ نے کہا، وزیر اعظم مودی کا خواب 140 کروڑ ہندوستانیوں کو ساتھ لے کر ملک کی ترقی کرنا ہے۔ یہ میلہ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرے گا اور انہیں قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس بار فیسٹیول میں ڈیجیٹل اور سوشل پلیٹ فارم کا بہتر استعمال کیا جائے گا۔

کیا ذہنی معذوری والی عورت کو ماں بننے کا کوئی حق نہیں؟ بامبے ہائی کورٹ کا سوال

ممبئی۔ (یو این آئی) بامبے ہائی کورٹ نے بدھ کے روز ایک اہم سوال اٹھایا کہ کیا ذہنی معذوری والی عورت کو ماں بننے کا کوئی حق نہیں ہے؟ یہ سوال اس وقت سامنے آیا جب عدالت میں ایک 27 سالہ خاتون کے والد کی طرف سے دائر درخواست کی سماعت ہو رہی تھی، جس میں اس کے 21 ہفتے کے حمل کو اس بنیاد پر طبی طور پر ختم کرنے کی اجازت مانگی گئی تھی کہ وہ ذہنی طور پر ناقص دماغ اور غیر شادی شدہ ہے۔ درخواست گزار نے عدالت کو بتایا کہ اس کی بیٹی حمل جاری رکھنا چاہتی ہے۔ اس پر بنچ نے گزشتہ ہفتے ہدایت دی تھی کہ خاتون کا معائنہ ممبئی کے سرکاری جے جے ہسپتال کے میڈیکل بورڈ کے ذریعہ کیا جائے۔

بدھ کو میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق، خاتون ذہنی طور پر غیر مستحکم یا بیمار نہیں ہے، لیکن اس کا آئی کیو 75 فیصد کے ساتھ بارڈر لائن انٹلیکچوئل [illegible] ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ جنین میں کوئی غیر معمولی بات یا بے ضابطگی نہیں تھی اور خاتون طبی طور پر حمل کو جاری رکھنے کے لیے فٹ تھی۔ تاہم، رپورٹ میں یہ تجویز بھی دی گئی کہ حمل کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس معاملے پر عدالت نے کہا کہ حاملہ خاتون کی رضامندی انتہائی اہمیت [illegible] نے کہا، صرف اس وجہ سے کہ اس کی ذہانت اوسط سے کم ہے، کیا اسے ماں بننے کا حق نہیں ہے؟ ہائی کورٹ نے مزید کہا کہ اگر ہم یہ کہیں کہ اوسط سے کم ذہانت والے افراد کو والدین بننے کا حق نہیں ہے، تو یہ قانون کے خلاف ہوگا۔ عدالت نے میڈیکل ٹرمینیشن آف پریگنینسی ایکٹ کی دفعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 20 ہفتے سے زیادہ کے حمل کی اجازت ان صورتوں میں دی جاتی ہے جہاں عورت ذہنی طور پر بیمار ہو، لیکن اس کیس میں خاتون کو ذہنی طور پر بیمار قرار نہیں دیا گیا۔ درخواست گزار کے وکیل نے عدالت کو آگاہ کیا کہ خاتون نے اب اپنے والدین کو اس شخص کی شناخت بتا دی ہے جس کے ساتھ اس کا رشتہ ہے اور وہ حمل کا ذمہ دار کون ہے۔ اس کے بعد عدالت نے خاتون کے والدین سے کہا کہ وہ اس شخص سے ملیں اور اس سے بات کریں کہ آیا وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ عدالت نے [illegible]

جمہوری سرکار عوام کی راحت کیلئے برسر جدوجہد: فاروق عبداللہ

جموں۔ (یو این آئی) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے بدھ کے روز کہا کہ جموں کشمیر کے عوام نے جس سرکار کو اپنے قیمتی ووٹوں سے جس طرح کامیاب بنایا ہے اس کو آزادانہ طور پر کام کرنے کیلئے ہر سطح پر تعاون دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ موجودہ سرکار لوگوں کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی بھرپور سعی کر رہی ہے۔ ان باتوں کا اظہار موصوف نے جموں میں اپنی رہائش گاہ پر متعدد عوامی وفود سے ملاقات کے دوران کیا۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ عوامی نمائندہ سرکار بہتر اور افضل انتظامیہ کی علامت ہوتی ہے کیونکہ عوامی سرکار ہی لوگوں کے مسائل و مشکلات سے باخبر ہوتی ہے اور ان کا ازالہ کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ عوامی سرکار کا متبادل کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اُن کا کہنا تھا کہ جمہوریت اور آئینی ماحول میں سخت گیر پالیسی، دھونس دباؤ اور طاقت کی [illegible]

ہندوستانی تارکین وطن پوری دنیا میں پالیسی سازی میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں: ماجھی

بھونیشور۔ (یو این آئی) اڈیشہ کے وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی نے بدھ کو کہا کہ پوری دنیا میں این آر آئیز نے مسلسل لچک اور عمدگی کا مظاہرہ کیا ہے نیز سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہاں جنتا میدان میں 18 ویں پرواسی بھارتیہ دیوس سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر ماجھی نے گوپی چند ہندوجا اور ایل این متل [illegible] سے بلند کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا، "آپ نے اپنے گود لیے گئے ممالک کی ثقافتوں کو اپنایا ہے اور ساتھ ہی ہندوستان کی اقدار کو بھی اپنایا ہے، جیسا کہ خاندان، برادری اور انسانیت میں جڑی اقدار۔" انہوں نے کہا کہ یہ موقع دنیا بھر میں ہندوستانیوں کی انمول شراکت کا جشن مناتا ہے اور بھائی چارے اور تعاون کے نئے مواقع تلاش کرتا [illegible] شراکت کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ثقافتی سفیر قرار دیا جو اپنے میزبان ممالک میں ہندوستان کے جوہر کو مجسم بناتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ بیرون ملک کام کرتے ہیں تو ہم یہاں خوشی مناتے ہیں۔ مسٹر ماجھی نے کہا کہ اس سال کا موضوع 'ترقی یافتہ ہندوستان میں این آر آئیز کا تعاون' ہے، جو امرت دور کے دوران ایک ترقی یافتہ [illegible]

غریبوں کی مدد، محتاجوں کی دادرسی غریب نواز سے محبت کا تقاضہ: مولانا محمد ہاشم اشرفی

کانپور: 8 جنوری (پی این ایس) سلطان الہند عطائے رسول خواجہ خواجگاں فخر ہندوستان حضرت خواجہ غریب نواز کی ولادت 14 رجب 527ھ کو ایران میں خراسان کے نزدیک سنجر نامی گاں کے ایک معزز گھرانے میں ہوئی آپ کا نام معین الدین اور والدین پیار سے حسن کہا کرتے تھے آپ کے والد گرامی کا نام خواجہ غیاث الدین ہے جو زہد و ورع تقویٰ وطہارت میں ممتاز اور علم ظاہر و باطن سے بھی آراستہ تھے والدہ محترمہ کا نام بی بی ام الورع ہے جو بی بی ماہ نور کے نام سے مشہور تھیں بہت بلند کردار اور عبادت وریاضت میں مشغول رہنے والی خاتون تھیں آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے حضرت امام حسین اور والدہ کی طرف سے امام حسن سے ملتا ہے اس لئے آپ کو نجیب الطرفین یعنی حسنی حسینی سید کہا جاتا ہے آپ کا وصال 6/رجب 633ھ مطابق 15 مارچ 1236 عیسوی کو اجمیر شریف میں ہوا مزار مبارک وہیں مرجع خاص و عام ہے جہاں بلاتفریق مذہب وملت، رنگ ونسل، ہندو، مسلم، سکھ وعیسائی ہر ایک اپنی اپنی عقیدت ومحبت کا نیاز پیش کرتے ہیں ان خیالات کا اظہار آل انڈیا غریب نواز کونسل کے زیر اہتمام غریب نواز ہفتہ کا 12 ہواں پروگرام منعقدہ جشن غریب نواز کانفرنس میں بمقام نوری مسجد حسینی چوراہا شیام نگر میں کونسل کے قومی صدر حضرت علامہ مولانا محمد ہاشم صاحب قبلہ اشرفی امام عیدگاہ گدیانہ نے کیا مولانا اشرفی نے کہا کہ غریب نواز کی ذات حسن اخلاق کی پیکر تھی حلم وعفو، رحم وکرم، عدل و انصاف، جود وسخا، ایثار وقربانی، مہمان نوازی، ایفا عہد، حسن معاملہ، صبر وقناعت، نرم گفتاری، خوش روئی ملنساری، اخوت ومساوات، تواضع انکساری جیسی ساری خوبیاں آپ کی ذات میں موجود تھیں غربا پروری آپ کا محبوب مشغلہ تھا جس کی وجہ سے آپ کو غریب نواز کہا جاتا ہے غریبوں ناداروں اور محتاجوں سے بہت محبت فرماتے ان کی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرتے آپ کی بارگاہ سے کوئی سائل خالی ہاتھ نہیں لوٹا انکے لیے لنگر کا انتظام کرواتے جو شہر کے تمام فقیروں اور غریبوں کے لئے کافی ہوتا آپ نے پوری زندگی غربا پروری کی تعلیم دی لہٰذا آپ کی بارگاہ میں سچا خراج غربا پروری، ضرورت مندوں کی مدد، محتاجوں کی دادرسی، بیواں کی امداد، غریب بچوں کی تعلیم کے لئے کتابیں مہیا کرانا، غریب بچیوں کی شادی کرانا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، مظلوموں کی مدد، یتیم بچوں کی پرورش کرنے جیسے بھلے کاموں کے ذریعہ ہی پیش کیا جاسکتا ہے مولانا محمد عارف نعیمی نے کہا خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ نے پوری زندگی اشاعت دین میں گزاری خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کو غریبوں سے بہت محبت تھی مولانا مہتاب عالم قادری مصباحی شہری صدر کونسل، مولانا محمد سفیان مصباحی، مولانا محمود حسان اختر علیمی، مولانا گل محمد جامعی نے بھی خطاب کیا اس سے قبل جشن کی ابتدا قرآن پاک کی تلاوت سے قاری محمد احمد اشرفی نے کیا۔ نظامت کے فرائض حافظ نیاز احمد اشرفی نے بحسن وخوبی انجام دیے محمد یوسف رضا کان پوری، قاری نوشاد ازہری، حافظ محمد مشتاق، محمد حسن شبلی نے نعت ومنقبت کے نذرانے پیش کئے۔ صلوۃ وسلام اور ملک کی ترقی خوش حالی کی دعاؤں پر جلسہ کا اختتام ہوا بعدہ تبرک تقسیم کیا گیا جلسہ میں بطور خاص مولانا فتح محمد، حافظ منہاج الدین قادری، حافظ محمد ارشد اشرفی، قاری محمد آزاد اشرفی، حافظ مسعود، حافظ بہار الدین اشرفی، سید قمر وکیل اشرفی، محمد حنیف خان، محمد نعیم خان، ہدایت اللہ، محمد رئیس خان، محمد حفیظ، اخلاق حسین، محمد عمران، ابو اسامہ، عبدالجبار، محمد امان صدیقی، معراج احمد، سرور حسین، نصرت قاسم، محمد ہارون وغیرہ کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

یوپی میں سردی کی لہر سے لوگوں کو پریشانی، غازی آباد میں موسم کا سرد ترین دن

57 اضلاع میں کولڈ ڈے الرٹ جاری

غازی آباد: 8 جنوری (پی این ایس) شمالی ہندوستان سمیت پورے اتر پردیش میں شدید سردی جاری ہے۔ شدید سردی اور گھنی دھند کے ساتھ سردی کی لہر نے لوگوں کا جینا محال کر دیا ہے۔ شدید سردی کے درمیان ریاست میں 10 جنوری سے ایک اور ویسٹرن ڈسٹربنس سرگرم ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے ریاست کے کئی حصوں میں بارش دیکھنے کو ملے گی، جس کی وجہ سے درجہ حرارت مزید گرے گا۔ آج بدھ کے روز بھی ریاست کے کئی حصوں میں انتہائی سرد دن اور گھنی دھند کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران، میرٹھ اور سہارنپور سمیت مغربی یوپی کے کچھ حصوں میں بارش ہوئی، جس کی وجہ سے دن بھر سرد دن سے لے کر انتہائی سرد دن تک کی صورتحال رہی۔ لوگوں کو سردی سے بچنے کے لیے الاؤ اور ہیٹر کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ یوپی میں بدھ اور جمعرات کو اگلے دو دنوں تک موسم خشک رہے گا، لیکن اس دوران کولڈ ڈے الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اس دوران گھنی دھند صبح وشام پریشان کر سکتی ہے۔ دھند کے باعث حد نگاہ کم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو سڑکوں پر گاڑی چلانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ 10 جنوری سے ریاست میں ایک بار پھر ویسٹرن ڈسٹربنس سرگرم ہو رہا ہے۔ جس کا اثر مغربی یوپی کے بیشتر حصوں میں نظر آئے گا۔ 11 جنوری کو نوئیڈا، غازی آباد، میرٹھ اور آگرہ سمیت کئی اضلاع میں بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ بارش سے سردی مزید بڑھ جائے گی۔ غازی آباد میں منگل کے روز موسم کا سرد ترین دن رہا۔ یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 16 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا جس کی وجہ سے کولڈ ڈے کی صورتحال رہی۔ آنے والے دنوں میں نوئیڈا اور غازی آباد میں سردی مزید پریشانی کا باعث بن سکتی ہے۔ آج یوپی، سہارنپور، مظفر نگر، میرٹھ، نوئیڈا، غازی آباد، بلند شہر، بجنور، مراد آباد، رام پور، سنبھل، علی گڑھ، متھرا، آگرہ، ہاتھرس، فیروز آباد، اٹاوہ، مین پوری، ایٹہ، بدایوں، بریلی، پیلی بھیت، لکھیم پور کھیری، بہرائچ، شراوستی، شاہجہاں پور، قنوج، اوریا، کانپور، ہردوئی، اناؤ، لکھنؤ، سیتا پور اور بارہ بنکی میں انتہائی سرد دن اور گھنے دھند کا اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فتح پور، رائے بریلی، ایودھیا، امیٹھی، پرتاپ گڑھ، کوشامبی، پریاگ راج، سلطان پور، ایودھیا، امبیڈکر نگر، جونپور، اعظم گڑھ، ماؤ، بلیا، غازی پور، وارانسی، مرزا پور اور جونپور میں انتہائی سرد دن اور گھنی دھند چھائی رہے گی۔ وہیں، باغپت، ہاپوڑ، للت پور، جھانسی، جالون، ہمیر پور، مہوبہ، بندہ، چترکوٹ، گونڈا، بلرام پور، سدھارتھ نگر، بستی، سنت کبیر نگر، مہاراج گنج، گورکھپور، کشی نگر اور دیوریا میں گھنی دھند اور کولڈ ڈے کا یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

انجمن معین المجالس کے سالانہ اجتماع کی تاریخوں کا اعلان

انجمن کا جلسہ منعقد، سہ روزہ مجالس 'تشنگان فرات کا ماتم' 23، 24، 25 مئی کو

بارہ بنکی (حیدر گڑھ) (پریس ریلیز) (08 جنوری، 2025) ضلع کے 52 مواضعات پر مبنی سید واڑہ بستی کے موضع عالم پور میں گذشتہ روز بعد نماز مغربین انجمن معین المجالس رجسٹرڈ سیدواڑہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت انجمن کے صدر امانت علی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض انجمن کے منتظم اعلیٰ شجاع عباس زیدی نے انجام دئے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت ربانی سے مولانا ایاز حسین نے کیا۔ جلسہ میں انجمن کے زیر اہتمام ہونے والے سالانہ اجتماع بعنوان 'تشنگان فرات کا ماتم' کے سلسلہ میں غور وخوض کیا گیا۔ جس میں سال 2025 میں ہونے والے اجتماع کی تاریخوں پر سبھی اراکین نے اتفاق رائے ظاہر کیا جس کے بعد شجاع زیدی نے تاریخوں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال 2025 کے سالانہ اجتماع کا انعقاد 23، 24، 25 مئی جمعہ، سنیچر اتوار کو موضع جرگانواں کے حسینیہ سید ارتضیٰ حسین مرحوم میں منعقد کیا جائے گا۔ منتظم اعلیٰ نے بتایا کہ انجمن ہر سال کی طرح اس سال بھی پروگرام کو بہتر نظم وضبط کے ساتھ منعقد کرنے کیلئے پرعزم ہے اور ملک کے ممتاز ذاکرین، علما، خطباء کو مدعو کرنے کی کوشش کرے گی۔ مسٹر شجاع زیدی نے سبھی اراکین سے اپیل کی کہ یہ پروگرام پورے سیدواڑے کی جانب سے منعقد ہوتا ہے لہٰذا آپ سبھی اس میں ہمیشہ کی طرح بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جلسہ میں ڈاکٹر سید نسیم حسین زیدی عرف چھوٹے میاں، مولانا مجتبیٰ میثم، مولانا ایاز حسین، مولانا فضل مہدی، انتظار مہدی، عباس حسین، شفاء الحسن، فضل مہدی سابق پردھان عالم پور، ماسٹر اسد عباس، ثمر عباس، احسن زیدی ایڈوکیٹ، وصی زیدی، علی جعفر زیدی، شہیر زیدی، محمد عباس، اختر علی، اسرار مہدی، سفیر حیدر، محمد عارف زیدی صوبیدار آرمی، گلفام مہدی، نفیس حیدر، زاہد حسین، جاوید زیدی، علی میاں، کامل حسین، محمد میاں، محمد جعفر، عباس حیدر، چندو چاچا کے علاوہ انجمن کے سبھی لوکل سکریٹری، دیگر عہدیداروممبران اور سید واڑے کے مومنین موجود تھے۔

اسٹیٹ کبڈی مقابلہ کے لئے ہوا کھلاڑیوں کا ٹرائیل

دیوبند، 8/جنوری (ایچ ایف خان)۔ آنے والی 12 جنوری سے مینپوری میں ہونے والے دوروزہ اسٹیٹ کبڈی مقابلہ کے لئے گاؤں ساکھن کلاں میں واقع آر ایس کبڈی اکیڈمی میں کھلاڑیوں کا ٹرائیل ہوا۔ جس میں 28 کھلاڑیوں نے حصہ لیا، اتر پردیش کبڈی اکیڈمی ایسوسی ایشن کے نائب صدر ایشور پال سنگھ کھیا نے بتایا کہ ٹرائیل میں شامل ہونے والے 28 کھلاڑیوں میں سے 18 کھلاڑی پاس ہوئے ہیں، پاس ہونے والے ان تمام کھلاڑیوں کے درمیان 7 سے 10 جنوری تک کبڈی مقابلے ہوں گے، انہوں نے بتایا کہ دس جنوری کو ہی فائنل میچ بھی کھیلا جائیگا جس میں بہترین کھیل کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں کو مینپوری میں ہونے والے کبڈی مقابلہ کے لئے منتخب کیا جائیگا۔ انہوں نے بتایا کہ منتخب ٹیم مینپوری میں 12 سے 13 جنوری کو ہونے والی زون اے اسٹیٹ کبڈی چیمپئن شپ میں حصہ لے گی۔

شعر بھی آپ کی تعظیم میں بے وزن ہوئے ٭ کہ جہاں تُو کا تقاضہ تھا وہاں آپ لکھا

اربابِ دبستانِ امروہہ کی جانب سے نشست

امروہہ۔ اربابِ دبستانِ امروہہ کے زیر اہتمام ایک شعری نشست برمکان فیض عالم محلہ انجم کالونی منعقد ہوئی۔ جس کی جنید اکرم فاروقی نے فرمائی۔ مہمانِ خصوصی انداز امروہوی رہے جبکہ نظامت فیض عالم فیض نے کی۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

کون ہے مورثِ اعلیٰ نہیں پوچھا کرتے
یار احباب سے شجرہ نہیں پوچھا کرتے
(جنید اکرم فاروقی)

شام تک میرے ساتھ ساتھ چلا
اور پھر منھ چھپا گیا سورج
(محمود اعظم)

کل شام مرے شعروں پہ سر دھن رہے تھے لوگ
کیا لطف دے رہی تھی ترے نام کی ردیف
(سید شبیان قادری)

خواب دیکھو گے تو تعبیر کا سوچو گے ضرور
اس سے بہتر ہے کوئی خواب نہ دیکھا جائے
(ڈاکٹر ناصر امروہوی)

کسی اشارے نے حامی مرے بدل ڈالے
کہ ہاتھ ہو گئے نیچے اُٹھے اُٹھائے ہوئے
(انیس امروہوی)

غم سے نبھا کرنے کی خاطر بڑھے چلو
پیش نگاہ شہرِ مسرت نہیں ابھی
(اشرف فراز)

جیسے ہی رب کو منانا آ گیا
میرے قدموں میں زمانہ آ گیا
(انداز امروہوی)

بچوں کی باتوں میں آکر بات بڑھی دیوار ہوئی
اک گھر کی تقسیم ہوئی اور ملنا ملانا چھوڑ دیا
(نازش مصطفی)

اُس نے بس دل سے ہی اُتارا تھا
میں نے نظروں سے بھی اُتار دیا
(مہربان امروہوی)

شعر بھی آپ کی تعظیم میں بے وزن ہوئے
کہ جہاں تُو کا تقاضہ تھا وہاں آپ لکھا
(مائل آفندی)

میں رقیبوں کو بھی سینے سے لگا لیتا ہوں
تیری الفت نے محبت مری عادت کر دی
(تاجدار احمد)

جب بھی ڈھونڈھوگے روشنی کا سفیر
نام اُس شخص کا ضیاء ہوگا
(ضیاء کاظمی)

کیا حسین منظر ہے کیا حسیں نظارہ ہے
جانِ جاں ترا چہرہ چاند سے بھی پیارا ہے
(فیض عالم فیض)

ہم بھی اے مکارم ہیں فرد اس قبیلے کے
سر کٹا تو سکتے ہیں سر جھکا نہیں سکتے (مکارم علی)

جب تم نہ رہے پھر تو مری دنیا میں
آئے جسے آنا ہے، جائے جسے جانا ہے
(قاسم امروہوی)

دوا کام آئی نہ اُن کو دعا ہی
محبت کا جو روگ پالے ہوئے ہیں
(اقرار سیفی)

ادب کی خدمت تو تم نے کی ہے
کروں گا میں بھی ہے عزم میرا
ابھی تو پرواز میں نے کی ہے
مجھے بلندی بلا رہی ہے
(شاہ فضل احمد)

میں تڑپتا رہا ملنے کو ہمیشہ تجھ سے
تیری جانب سے ہی ملنے کا اشارہ نہیں ہوا
(کونین اصغر)

محفل میں بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔ آخر میں فیض عالم فیض نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

جشن غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی پروقار تقریب منعقد حکیم محمد احمد قادری چشتی کا عرس بھی منایا گیا

سہارنپور (احمد رضا) یہاں بڑی آن اور شان کے ساتھ جشن خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ساتھ 9 واں عرس مبارک حضرت حکیم سید محمد احمد قادری چشتی وصابری رحمت اللہ علیہ منعقد کیا گیا واضح ہو کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی خواجہ غریب نواز کے عرس کے مواقع پر ایک نورانی وروحانی جلسہ جامعہ غوثیہ رضویہ میں منعقد کی گئی جس میں علمائے اہل سنت وشعرائے اسلام نے بارگاہ غریب نواز میں آپکی عظمت اور بزرگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور آپکو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اس پر وقار تقریب کے ساتھ ساتھ حضرت حکیم سید محمد احمد رح کی شان میں بھی تقاریر وحمد ونعت ومنقبت پیش کی گئیں تقریب میں پڑھے گئے کلام نے عوام کے دلوں کو منور ومجلہ کیا قبلہ حکیم محمد احمد رح کے جانشین حضرت الحاج حکیم محمد طارق میاں نوری نے فرمایا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہ رسول پاک سے حکم ہوا کہ معین الدین ہند کی سرزمین پر جاؤ اور وہاں دین کی تبلیغ کرو اس لیے اپ غریب نواز کو عطائے رسول کہا جاتا ہے اپ کی بے شمار کرامتیں ہیں ان میں ایک کرامات یہ بھی ہے کہ جس ملک شہر گاؤں سے اپ کا گزر ہوتا اپ وہی کی زبان میں لوگوں سے گفتگو کرتے ہیں اس وقت جادوگری عروج پر تھی اپ کو کچھ لوگوں نے کہا حضرت کوئی کرامات دکھائیں تو اپ نے فرمایا میرا کوئی عمل خلاف سنت دیکھا ہے تو لوگوں نے غور کیا اور کہا نہیں حضرت ہم نے تو نہیں دیکھا تو اپ نے فرمایا پھر اس سے بڑی کیا کرامت دیکھنا چاہتے ہو لیکن جب کرامت ظاہر کرنے کا حکم ہوتا ہے یا باطل طاقت جادو وغیرہ لوگوں کو گمراہ کرتی ہے تب کرامت ظاہر بھی کرنی پڑتی ہے جیسے جادوگر جوگی جے پال کے سامنے اپ نے اپنی کرامات ظاہر کی تو جوگی جے پال کی باطل طاقت جادوگری کو خواجہ غریب نواز کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے محترم حکیم سید واصف القادری صاحب نے فرمایا جب تک مسلمان اور مسلم حکمراں تعلیمات خواجہ غریب نواز پر عمل پیرا رہے تب تک حکومت کی جب سے ان کی تعلیمات سے ہٹے ہیں ذلت رسوائی ذلالت مقدر بن گئی ہے اگر عزت چاہتے ہو تو ہمیں سرکار غریب نواز اور نائب اولیاء اللہ کے مشن پر چلنا ہوگا تاریخ شاہد ہے خواجہ غریب نواز نے 96 لاکھ کفار کو دائرہ اسلام میں شامل کر حق کا کلمہ پڑھایا اسی طرح اپ کے خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی بابا فرید الدین حضرت علاؤالدین صابر حضرت شمس الدین ان کے نائب دیگر اولیاء کرام سلسلہ با سلسلہ چلتے ہوئے خاتم المحدثین حضرت علامہ مولانا سید محمد خلیل کاظمی خاکی امروہوی تک ایا اسی چراغ سے روشن با سلسلہ فیض حکیم ملت روحانی وجسمانی حکیم سید محمد احمد قادری چشتی الصابری تک پہنچا حضرات واصف القادری صاحب نے فرمایا میرے والد گرامی نے جب دیکھا بزرگوں کے طریقے کو بدعت وشرک کہہ کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے تب ہی انہوں نے سلسلہ چشتیہ صابریہ کے مشن کو اگے بڑھانے کے لیے جامعہ غوثیہ رضویہ کے نام سے مدرسے کی بنیاد رکھی جس میں اپنے دور کے جید عالم دین نے شرکت کر خاص طور پہ حضرات سید مرغوب امین کاظمی حضرت سید نور الامین کاظمی امروہوی حضرت علامہ ارشد القادری نے حوصلہ بڑھایا حوصلہ بڑھاتے رہے پیرو مرشد علامہ خاکی کا فیض اور حضرت والد محترم کی دن رات کی محنت خوش اخلاقی ملنساری سے یہ عمارت جامعہ غوثیہ رضویہ اور صابری جامع مسجد پایائے تکمیل تک پہنچی حضرت کی بہت سی کرامات ظاہر ہوتی رہتی تھی اپ کی ایک کرامات عام تھی جو بھی شخص اپ سے ایک مرتبہ ملتا تو وہ یہ سمجھتا کہ حضرت مجھ سے زیادہ محبت فرماتے ہیں اور انہی کا ہو کے رہ جاتا ہے اکثر دیکھا جاتا رہا دیگر مسلک کے علماء یا دانشوران اپ کی بارگاہ میں اتے ہیں لیکن جاتے وقت یہ کہہ کر جاتے ہیں کہ بات تو حضرت حکیم صاحب کی صحیح ہے بالکل قران و حدیث کے مطابق گفتگو فرماتے ہیں جامعہ کے مدرس جناب قاری عبدالواحد صاحب نے بھی خواجہ کی شان میں اور حضرت حکیم سید محمد احمد صاحب کی شان میں مفسر تقریر کی اسی درمیان جامعہ غوثیہ رضویہ کے طلبہ نے حمد ونعت اور منقبت درشان غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم محمد احمد قادری چشتی رح کی شان میں گلہائے عقیدت پیش کئے اسی درمیان جامعہ غوثیہ رضویہ سے فارغ ہونے والے طلباء کی دستار بندی بھی کی گئی جن میں بطور خاص حافظ الفیض نوری کا نام پیش ہے جلسے کے اختتام پر تقریبا دو بجے قل شریف پڑھ کر درود وسلام کے ساتھ اپ سی بھائی چارہ ملک میں امن وشانتی اپسی اتفاق واتحاد کے لیے حضرت سید واصف القادری نے دعا کرائی اس نورانی پروگرام میں جن حضرات کا خصوصی تعاون رہا ان میں سید شاہ گل احمد کاظمی عرف گڈو میاں محترم سید حکیم جمیل افراموش رہا دوپہر تقریبا ڈھائی بجے بعد نماز ظہر لنگر عام شام تک لنگر عام جاری وساری رہا جس کو سینکڑوں لوگوں نے بڑی عقیدت کے ساتھ کھایا!

روی داس مندر احاطے میں شانتی سمیتی کی میٹنگ کا انعقاد

دیوبند: گاؤں شبیر پور میں واقع روی داس مندر میں بنے چبوترے سے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمہ کو ہٹوائے جانے کے معاملہ میں منعقدہ شانتی سمیتی کی میٹنگ میں ایس پی دیہات ساگر جین نے کہا کہ کسی کو بھی قانون ہاتھ میں لینے نہیں دیا جائیگا، قانون کے دائرے میں رہ کر ہی مجسمہ چبوترے پر لگایا جائے۔ واضح ہو کہ گاؤں شبیر پور میں واقع رویداس مندر میں دلت سماج کے ذریعہ لگائے گئے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمہ کو راجپوت سماج کے اعتراض کے بعد پولیس انتظامیہ نے یہ کہ کر ہٹوا دیا تھا کہ مورتی لگانے کی اجازت انتظامیہ سے نہیں لی گئی ہے، گاؤں کے کشیدہ ماحول اور حفاظتی نقطہ نظر سے مندر کے باہر اور گاؤں میں بڑی تعداد میں پولیس فورس کو تعینات کرنے کے بعد پولیس انتظامیہ نے مجسمہ کو چبوترے سے ہٹوا کر مندر احاطے میں بنے کمرے میں رکھوا کر باہر سے تالا لگا دیا تھا۔ دیر شام شبیر پور گاؤں میں واقع روی داس مندر میں منعقدہ شانتی سمیتی کی میٹنگ میں ایس پی دیہات ساگر جین، ایس ڈی ایم رامپور منہاران یوراج سنگھ، سی او دیوبند روی کانت پراشر اور تحصیلدار رادھے شیام شرما نے گاؤں کے لوگوں سے آپسی بھائی چارہ قائم رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کے ہر فرقہ کے روشن خیال لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر آ کر سماج کی مجموعی بہتری کے لئے اہم رول ادا کرنے کی ضرورت ہے، انہوں نے سماج کی بھلائی وبہتری کے لئے بیان بازی نہ کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے اور قانون کے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے ہی مجسمہ لگوائے، انہوں نے کہا کہ گاؤں کا ماحول خراب کرنے والے افراد کے ساتھ سختی سے پیش آیا جائیگا۔ بعدازیں گاؤں کے لوگوں کے مطالبہ پر افسران نے گاؤں کے لوگوں کو جس کمرے میں مجسمہ رکھا ہوا ہے اس کمرے کی چابی مندر کمیٹی کے ارکان کو دینے کی یقین دہانی کرائی۔ اس دوران کوتوال ونے شرما، سابق گاؤں پردھان سریش، سدیش، شیو کمار، اگنی بھاسکر، پلٹو، رام سنگھ، لال سنگھ اور راجیش سمیت بڑی تعداد میں گاؤں کے مرد وخواتین اور پولیس فورس موجود تھی۔

سی آر پی ایف جوان کی برین ہیمرتج کے سبب موت

دیوبند: سینٹرل رزرو پولیس فورس کے جوان کی علالت کے سبب موت واقع ہوگئی، گاؤں بھلسوا عیسی پور میں ساتھی جوانوں نے متوفی جوان کو آخری سلامی دی۔ بعدازیں چھوٹے بھائی نے اس کی آخری رسومات ادا کیں۔ اطلاع کے مطابق گاؤں بھلسوا عیسی پور کے رہنے والے وجے پال کا بڑا بیٹا 31 سالہ امیت کمار سینی سال 2013 میں سی آر پی ایف میں جوان کے عہدہ پر تعینات ہوا تھا، فی الحال وہ راجستھان کے جودھپور میں تعینات تھا، جہاں برین ہیمرتج ہونے کے بعد اسے قریب 14 روز قبل ایمس ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا جہاں دوران علاج صبح آٹھ بجے کے قریب اس کی موت واقع ہوگئی، دوپہر کے وقت امیت سینی کی لاش کو اس کے گاؤں لایا گیا جہاں سی آر پی ایف کے جوانوں نے اسے آخری سلامی دی، بعدازیں ہزاروں نم آنکھوں کے درمیان امیت کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔

جلالپور میں جشن مولود کعبہ کی تیاریاں عروج پر

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) جلالپور جعفر آباد میں 13 رجب یوم ولادت حضرت علی علیہ السلام جانشین کے یوم ولادت کے موقع پر 14 جنوری کو دوپہر 2 بجے روضہ حضرت عباس سے ایک جلوس حیدری مولود حرم کمیٹی کے بینر تلے نکالا جائے گا۔ یہ جلوس شہر کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا ڈاکٹر سریش یادو کے سامنے سے تھانہ مارگ ہوتا ہوا یادو چوراہا پہنچے گا۔ کچھ دیر بعد جلوس روضہ حضرت قاسم پر پہنچ کر قصیدہ خوانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگا۔ 13 رجب کے موقع پر جعفر آباد میں انجمن حسینیہ کے زیر اہتمام جشن مولود کعبہ کے عنوان سے محفل کا اہتمام کیا جائیگا۔ اپنے پہلے امام کے یوم پیدائش کے موقع پر شیعہ اپنے گھروں اور مساجد وامام بارگاہوں میں نذر نیاز کا اہتمام کرینگے۔ مولود حرم کمیٹی کے کنوینر ابن علی جعفری نے 13 رجب کے موقع پر پروگرام کو بحفاظت انعقاد کے لئے پورے شہر میں صفائی اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی، پولیس انتظامیہ سے تعاون کی اپیل کی ہے۔ اس جلوس کی تیاریوں میں احسن رضا میثم، کوثر علی، علی اصغر، سیف عباس راجو، زعفران، کاظم رضا، بادشاہ حسین، ماسٹر شریف احمد، مہندی رضا، انعام جعفری، علی عباس سمیت تمام لوگ مصروف ہیں۔

مسلم مجلس کے سینئر لیڈر توفیق علی جعفری کے انتقال پر اظہارِ تعزیت

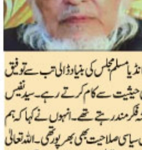

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) آل انڈیا مسلم مجلس کے سینئر لیڈر سید توفیق علی جعفری کے انتقال پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اتر پردیش اقلیتی کمیشن کے سابق رکن سید نفیس الحسن ایڈوکیٹ نے مرحوم کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم سید توفیق علی جعفری بانی آل انڈیا مسلم مجلس ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کے ساتھی تھے۔ ان کے مطب میں کمپاؤنڈر کی حیثیت سے انہوں نے خدمت انجام دیا تھا جب ڈاکٹر فریدی نے 3 جون 1968 کو آل انڈیا مسلم مجلس کی بنیاد ڈالی تب سے توفیق جعفری ڈاکٹر فریدی کے پرسنل سیکرٹری اور مسلم مجلس کے سیکرٹری کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ سید نفیس الحسن نے مزید کہا کہ توفیق جعفری ملت کی فلاح وبہبود کے لئے ہمیشہ فکرمند رہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عرصے تک ان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا اور ان میں سیاسی صلاحیت بھی بھرپور تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے انکے درجات کو بلندی عطا کرے۔ پسماندگان متعلقین و وارثین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ جبکہ مسلم مجلس کے سینئر لیڈر عبدالمجید انصاری ایڈوکیٹ نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ سید توفیق علی جعفری مرحوم مسلم مجلس کے اہم اور ذمہ دار رکن تھے۔ وہ بہت ہی نیک دل انسان اور ملت کے ہمدرد تھے یہاں تک کہ آخری وقت میں بھی ملت کی فکر ان کو تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ خدمات کو قبول فرمائے ان کو اس کا بہتر صلہ عطا فرمائے۔ ان کے علاوہ مسلم مجلس کے جمال کامل انصاری، معراج احمد انصاری، محبوب عالم خاں، شاہ محمد وغیرہ نے بھی سید توفیق علی جعفری کے انتقال پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور کہا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

کام سے ہی ہوگا ایم ایل اے کا سفر یادگار: یوگی

اتر پردیش ملک کی سب سے بڑی اسمبلی ہے

کانپور:08 جنوری (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے عوامی نمائندوں سے کہا کہ کام ہی مقننہ میں آپ کے سفر کو شاندار اور یادگار بنائے گا۔ میعاد کار اس معنی میں اہمیت نہیں رکھتا کہ کتنا لمبا کام کررہے ہیں بلکہ اہم یہ ہے کہ کتنے موثر طریقے سے آپ نے چھاپ چھوڑی ہے۔ اتر پردیش اور اتراکھنڈ قانون ساز اسمبلی کی خواتین ممبران کی کانفرنس میں حصہ لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ اتر پردیش میں چھ سے سات لاکھ اور اتراکھنڈ میں ساڑھے تین سے چار لاکھ آبادی کی قیادت کررہی ہے۔ یہ سعادت لاکھوں میں سے ایک کو ہی ملتی ہے، اس لیے مقننہ کے پلیٹ فارم سے ہمیں بھی اپنے عمل سے ایسی مثال پیش کرنی ہوگی، جو دوسروں کے لیے مشعل راہ بن سکے۔ مقننہ میں آپ کی موجودگی تبھی موثر ہوگی جب آپ عام لوگوں اور نچلی سطح سے جڑے مسائل کو پیش کرنے کے قابل ہوں گے۔ مقننہ کے اسٹیج پر کہے گئے آپ کے الفاظ آنے والے وقت کے لیے میراث بنتی ہے۔ دونوں ریاستوں کے اسمبلی اسپیکروں کے تئیں اظہار تشکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "یہ لمحہ میرے لیے خوشی کا ہے۔ میرا دونوں ریاستوں سے تعلق ہے،

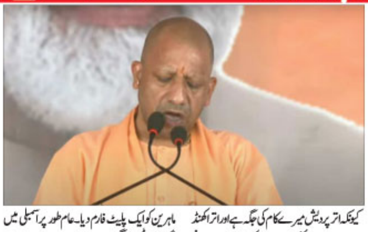

کیونکہ اتر پردیش میرے کام کی جگہ ہے اور اتراکھنڈ میری جائے پیدائش ہے۔ ریتو کھنڈوری کا خاندانی بیک گراؤنڈ بھی قوم کے لیے وقف ہے۔ ان کے خاندان کے تجربے اور ورثے کی شاندار روایات ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش ملک کی سب سے بڑی اسمبلی ہے۔ یہ پچھلے ڈھائی سے تین سالوں میں اختراعات اور نئے تجربات کے لیے جانی جارہی ہے۔ اتر پردیش اسمبلی نے کامیابی کے ساتھ ای-ودھان کو لاگو کیا ہے اور اسے پیپر لیس بنادیا ہے۔ پارلیمانی جمہوریت میں، ہم ان چیزوں کے بارے میں نہ صرف بات کرسکتے ہیں بلکہ ان کا تجربہ بھی کرسکتے ہیں۔ اتر پردیش اسمبلی نے مختلف شعبوں کے ماہرین کو ایک پلیٹ فارم دیا۔ عام طور پر اسمبلی میں لوگ پارٹی وابستگیوں سے جڑے ہوتے ہیں اس لیے اتفاق رائے نہیں بن پاتا لیکن وکلاء، انجینئرز، ڈاکٹرز، سائنس بیک گراؤنڈ یا مختلف جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ ایک گروپ میں بیٹھیں تو وہ پارٹی وابستگیوں سے اوپر اٹھ کر سماج اور ملک کے بارے میں سوچتے ہیں۔ یوگی نے کہا کہ ترقی پسند ممالک میں مقننہ میں خواتین کی نمائندگی 10 فیصد بھی نہیں ہے۔ اتراکھنڈ میں یہ 10 فیصد سے تھوڑا اوپر ہے۔ اتر پردیش اسمبلی میں یہ فیصد 14 سے 15 فیصد ہے۔ اب ناری شکتی وندن ایکٹ پاس ہوگیا ہے، اتراکھنڈ میں بھی اس میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی اور قدیم جمہوریت ہے۔ یہ ہمارے وجود کے ہر ریشے میں موجود ہے۔ ہندوستانی جمہوریت نے ہر ایک کو زندگی کے ہر شعبے میں آزادی دی ہے۔ جدید جمہوریت شاید بعد میں دنیا میں آئی ہو، لیکن ہندوستان میں جمہوریت اور جمہوریہ کا آغاز 600 سال قبل ویشالی سے ملتا ہے۔ 1952 میں جب ہندوستان میں پہلے انتخابات ہوئے تو مردوں کے ساتھ خواتین کو بھی ووٹ کا حق ملا۔ انگلینڈ میں ہم سے بعد میں ملا۔ جدید اور دیگر ممالک میں خواتین کو ووٹ ڈالنے کا اختیار ہندوستان سے بہت بعد میں ملا۔ ہندوستان اس معاملے میں دنیا سے بہت آگے ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرد اور عورت مل کر معاشرے کا نظام چلاتے ہیں اور اس کا آغاز خاندان سے ہوتا ہے۔

ریاست کے تین اضلاع میں ویٹرنری اسپتالوں کی تعمیر کے لیے 13 کروڑ روپے کی منظوری

لکھنو :8 جنوری (پی این ایس) ریاست میں ویٹرنری اور جانوروں کی صحت کے مقاصد کے لیے، حکومت اتر پردیش نے جونپور ضلع کے دیوکلی ، ویٹرنی اسپتال ، اناو؟ کے موئی کے ویٹرنری اسپتال کی رہائشی عمارت کی تعمیر کے لیے اور بدایوں کے نوی گنج ویٹرنری اسپتال کی غیر رہائشی عمارت کی بلندکاری کرنے کے لیے رواں مالی سال میں 1 کروڑ 03 لاکھ 3 ہزار 5 سو روپے کی منظوری دی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ مویشی پروری کی جانب سے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کردیا گیا ہے۔ سرکاری حکم میں، چیف ویٹرنری افسر جونپور، اناو؟ اور بدایوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ منظور شدہ رقم اسی مقصد کے لیے استعمال کی جائے گی جس کے لیے منظور کی جارہی ہے۔ رقم تعمیرات سے متعلق احکامات میں درج قواعد اور مقررہ معیارات کے مطابق ادا کی جائے گی۔ تعمیراتی کام مقررہ معیار کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس کی مکمل ذمہ داری عملدرا؟ مد کرنے والے ادارے کی ہوگی۔

جھوٹ اور لوٹ بی جے پی حکومت کی پالیسی

پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر پر ایک پروگرام سے ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کا خطاب

لکھنؤ:08 جنوری (یو این آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے بدھ کو کہا کہ بی جے پی کی حکومت میں ہر سطح پر بدعنوانی کا بول بالا ہے اور اس حکومت نے جھوٹ اور لوٹ کو اپنی پالیسی بنالیا ہے۔ پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر پر ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے ہمیشہ لوک فنکاروں کو نظرانداز کیا ہے۔ سماج وادی حکومت نے فن کاروں کو اعزاز دیا۔ انہیں یش بھارتی سے نوازنے کے ساتھ ہی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرنے کا کام کیا۔ یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے جھوٹے وعدے کر کے ہر طبقے کو چھلنے کا کام کیا ہے۔ اس حکومت میں کسان، نوجوان، پی ڈی اے، فنکار، کاروباری سبھی دکھی ہیں۔ بی جے پی نے سب کو دھوکہ دیا ہے۔ بی

جے پی حکومت میں ہر محکمے میں لوٹ مچی ہے۔ سرکاری بجٹ کو لوٹا جارہا ہے۔ اوپر سے نیچے تک جسے جہاں موقع مل رہا ہے لوٹنے میں مصروف ہے۔ وزیر لوگ لوٹ کے معاملے میں سب سے اوپر ہیں۔ ہر سطح پر کمیشن خوری جاری ہے۔ بی جے پی حکومت کے رہتے سماجی حساسیت تقریبا ختم ہوچکی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں ترقی کا کوئی کام نہیں ہورہا ہے۔ عوام کے مفاد میں کچھ بھی نہیں ہورہا ہے۔ بی جے پی نے صحت، تعلیم سب نظام کو برباد کردیا ہے۔ جھوٹ اور لوٹ کو بی جے پی حکومت نے اپنی پالیسی بنا لیا ہے۔ بجٹ کی لوٹ کرنا، غریبوں کی زمین پر قبضہ کرنا اور مخالف جماعت کے لیڈروں اور پارٹیوں پر جھوٹے الزام لگا کر بدنام کرنا ہی بی جے پی کا واحد مقصد رہ گیا ہے۔ یادو نے کہا کہ اس حکومت کی غلط پالیسیوں سے مہنگائی، بے روزگاری شباب پر پہنچ چکی ہے۔ اتر پردیش کی بی جے پی حکومت کی لاقانونیت، لوٹ، بدعنوانی سے بچانے اور ریاست کی ترقی، نوجوانوں، کسانوں کے مستقبل کے لئے 2027 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بنانا ضروری ہے۔

دہلی میں تنہا لڑیں گے اور بہتر مظاہرہ کریں گے: مایاوتی

لکھنؤ08 جنوری (یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے بدھ کو کہا کہ ان کی پارٹی دہلی اسمبلی الیکشن تنہا اپنی طاقت پر لڑے گی اور بہتر مظاہرہ کرے گی۔ مایاوتی نے توقع کا اظہار کیا کہ الیکشن کمیشن سرکاری مشینری کے غلط استعمال کے ساتھ ہی فرقہ واریت اور دیگر گھناونے اشتہار سے الیکشن کو آلودہ ہونے سے بچائے گا۔ مایاوتی نے ایکس ہینڈل پر لکھا 'دہلی اسمبلی الیکشن 5 فروری 2025 کو ہوگا۔ الیکشن کمیشن کے ذریعہ اس بارے میں کئے گئے اعلان کا استقبال ہے، بی ایس پی یہ الیکشن اپنی پوری تیاری و ومداری کے ساتھ تن تنہا اپنی طاقت پر لڑرہی ہے۔ امید ہے کہ پارٹی اس الیکشن میں ضرور بہتر مظاہرہ کرے گی۔ انہوں نے کہا 'الیکشن جمہوریت کی ریڑھ ہے اور باہوبل ودھن بل سے دور رہنے والی غریبوں۔ مظلوموں کی پارٹی بی ایس پی کمیشن سے یہ امید رکھتی ہے کہ وہ آزادانہ و غیر جانبدارانہ الیکشن کرانے کے ضمن میں سرکاری مشینری کا غلط استعمال کے ساتھ ہی فرقہ واریت و دیگر گھناونے پرچار سے الیکشن کو آلودہ ہونے سے بچائے گا۔

ریاست کے پولیس سسٹم میں بڑا پھیر بدل

14 آئی پی ایس افسران کے تبادلے

لکھنو8 جنوری: (پی این ایس) یوپی کے محکمہ پولیس میں بڑا پھیر بدل کیا گیا ہے۔ 14 آئی پی ایس افسران کا تبادلہ کیا گیا ہے۔ حکومت کی ہدایت پر ڈی جی پی ہیڈکوارٹر نے منگل کی رات دیر گئے 14 آئی پی ایس افسران کا تبادلہ کر دیا۔ سمیر سوربھ کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس/ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سی بی سی آئی ڈی، پریاگ راج کی ذمہ داری سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سی بی سی آئی ڈی، پریاگ راج سے دی گئی ہے۔ مو عرفان انصاری کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس/ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، پولیس ہیڈکوارٹر، لکھنؤ بنایا گیا ہے، بطور سپرنٹنڈنٹ پولیس، پولیس ہیڈکوارٹر، لکھنؤ۔ جبکہ رشمی رانی کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، انٹیلی جنس ہیڈکوارٹر، لکھنؤ سے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس/ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، انٹیلی جنس ہیڈکوارٹر، لکھنؤ کی ذمہ داری ملی ہے۔ لکشمی نواس مشرا کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، اینٹی کرپشن آرگنائزیشن، ہیڈکوارٹر، لکھنؤ سے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس/ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، اینٹی کرپشن آرگنائزیشن، ہیڈ کوارٹر، لکھنؤ بنایا گیا ہے۔ راجیش کمار سریواستو کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ہیڈ کوارٹر ڈائرکٹر جنرل آف پولیس، لکھنؤ سے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس/ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ہیڈ کوارٹر ڈائرکٹر جنرل آف پولیس، لکھنؤ کی ذمہ داری ملی ہے۔ وشواجیت سریواستو کو ڈپٹی کمشنر آف پولیس، پولیس کمشنریٹ، لکھنؤ سے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس/ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، اسمبلی سکیورٹی، پولیس کمشنریٹ، لکھنؤ بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ امرتا مشرا کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس/ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ہیڈ کوارٹر ڈائرکٹر جنرل آف پولیس، لکھنؤ سے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ہیڈ کوارٹر ڈائرکٹر جنرل آف پولیس، لکھنؤ کی ذمہ داری ملی ہے۔ جبکہ مایارام ورما کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس/ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ٹریننگ اسکول، سلطان پور، کو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ٹریننگ اسکول، سلطان پور بنایا گیا ہے۔ ڈاکٹر دھرم ویر سنگھ کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس/ کمانڈر 6 ویں کور پی اے سی، میرٹھ سے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس/ کمانڈر 6 ویں کور پی اے سی، میرٹھ کی ذمہ داری ملی ہے۔ اجے کمار کو انچارج ایڈیشنل پولیس کمشنر، ہیڈکوارٹر پولیس کمشنریٹ گوتم بدھ نگر سے ایڈیشنل پولیس کمشنر، ہیڈکوارٹر پولیس کمشنریٹ گوتم بدھ نگر تعینات کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اروند چترویدی کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس ویجیلنس، اسٹیبلشمنٹ، لکھنؤ سے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ویجیلنس، اسٹیبلشمنٹ، لکھنؤ کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ جبکہ دنیش سنگھ کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ہیڈکوارٹر ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، اتر پردیش، لکھنؤ سے منسلک پولیس کمشنر بنایا گیا ہے۔

یوپی: اسٹامپ کی کمی کے معاملات صرف 100 روپے میں حل ہوں گے

اسکیم 31 مارچ تک نافذ رہے گی

اسٹامپ اور رجسٹریشن کے یوپی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) رویندر جیسوال نے کہا کہ اسٹامپ رجسٹریشن ڈپارٹمنٹ کی ون ٹائم سیٹلمنٹ اسکیم 31 مارچ تک نافذ کردی گئی ہے۔ اس سے متعلق معاملات اب صرف 100 روپے ادا کر کے حل کیے جاسکتے ہیں۔ اتر پردیش حکومت نے ریاست میں زیر التواء اسٹامپ کیسوں کو تیزی سے نمٹانے اور محصولات کی وصولی میں تیزی لانے کے مقصد کے ساتھ اسٹامپ شارٹ فال سلوشن اسکیم؟ کو دوبارہ نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اسکیم 31 مارچ 2025 تک نافذ رہے گی۔ اس کے تحت فریقین کم از کم 100 روپے کا جرمانہ اور سود ادا کر کے زیر التواء معاملات کو قاعدے کے مطابق حل کرسکتے ہیں سٹیمپ اور رجسٹریشن کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) رویندر جیسوال نے یہ اطلاع دی۔ بدھ کو ودھان بھون میں ایک پریس کانفرنس میں، انہوں نے بتایا کہ انڈین اسٹامپ ایکٹ، 1899 کے تحت زیر التواء مقدمات کو نمٹانے کے لیے اسٹامپ رجسٹریشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے یک وقتی تصفیہ

اسکیم تیار کی گئی ہے۔ ریاست کے اسٹامپ کلکٹر اور سی سی آر اے کی عدالتوں میں ہزاروں مقدمات زیر التوا ہیں، جس سے ریاست کو آمدنی کا نقصان ہورہا ہے۔ ان مقدمات کو تیزی سے نمٹانے سے نہ صرف ریاست کی آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ عوام کو انصاف میں تاخیر اور مالی بوجھ سے بھی نجات ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کی توقعات کے مطابق عوام کے لیے گورننس کو آسان بنانے کے اقدام کے تحت یکمشت تصفیہ اسکیم پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔ اس سے قبل اسٹامپ کی کمی کی صورت میں چار گنا تک جرمانہ عائد کیا جاتا تھا جو فریقین کے لیے بہت بڑا مالی بوجھ بن جاتا تھا۔ نئی سکیم کے تحت یہ جرمانہ کم کر کے صرف 100 روپے کردیا گیا ہے۔ اس سے فریقین کو مالی ریلیف ملے گا۔ اس کے علاوہ زیر التوا سوٹ کی وجہ سے بڑھتے ہوئے سود کا بوجھ بھی کم ہوجائے گا۔

سکیم کے موثر نفاذ کے لیے تمام متعلقہ عدالتیں فریقین کو نوٹس بھیجیں گی، تاکہ وہ سکیم کے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں۔ دلچسپی رکھنے والی جماعتیں مقررہ فارمیٹ میں درخواستیں جمع کراسکتی ہیں۔ متعلقہ افسران درخواستوں پر ایک ہفتے میں تاریخ مقرر کرکے ضروری کارروائی کریں گے۔ اس سے نہ صرف سوٹ کی تعداد میں کمی آئے گی بلکہ عوام کو فوری حل کا فائدہ بھی ملے گا۔ اسکیم کے تحت ریاست کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ قرارداد کا عمل سادہ اور شفاف ہوگا جس سے عوام کا اعتماد بڑھے گا۔

دہلی میں 10 سال سے بیٹھا ہے دھوکہ باز

سابق ایم پی برج بھوشن نے کیجریوال پر کیا حملہ

لکھنو:8 جنوری (پی این ایس) قیصر گنج سے سابق ایم پی برج بھوشن شرن سنگھ نے بدھ کو ایک بار پھر اروند کیجریوال پر سیدھا حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی ہمارے ملک کا تاج ہے۔ یہ ہمارے ملک کی راجدھانی ہے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ دہلی پر پچھلے 10 سالوں سے ایک دھوکہ باز قابض ہے، جسے دہلی کی ترقی سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اسے دہلی کی صفائی سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ دہلی کی گندگی کی پرواہ نہ کریں۔ نہ جمنا اور نہ ہی تعلیم کی کوئی اہمیت ہے۔ اس کا مطلب ہے صرف دھوکہ دہی ہے اور اب فیصلہ عوام کو لینا ہے، انہوں نے کہا کہ میری نظر میں اروند کیجریوال ایک فراڈ ہے، اروند کیجریوال نے صرف فراڈ کر کے حکومت بنائی ہے۔ نواب گنج کے نندنی نگر میں یووا گیان شکتی سنگم کے پروگرام میں

میڈیا سے بات کرتے ہوئے سابق ایم پی نے کہا کہ فی الحال الہ آباد کمبھ میں ایک سنگم چل رہا ہے، ہماری جگہ بھی ایک چھوٹا سنگم چل رہا ہے۔ ہمارے نندنی نگر کے صحن میں شمال مشرق کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں لوگ مجھے آشیرواد دینے نہ آئے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ دیوی پٹن منڈل سنیاسیوں کی زمین ہے، ایسی زمین ہر جگہ ہر کسی کو دستیاب نہیں ہے۔ ایودھیا گونڈا کے بغیر ادھوری ہے اور گونڈا ایودھیا کے بغیر ادھورا ہے۔ ہمارا دیوی پٹن منڈل نامکمل ہے۔ ریٹائرمنٹ کے حوالے سے دیے گئے بیان پر سابق رکن اسمبلی نے کہا کہ ریٹائر ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ آپ مجھے بتائیں کہ لوک سبھا کے کم از کم 5 سے 8 ممبران یا میرے جاننے والے چاہتے تھے کہ میں ریٹائر ہو جاؤں، وہ یہ نہیں چاہتے تھے اور آج بھی نہیں چاہتے، رام چریت مانس کا ایک شعر پڑھتے ہوئے برج بھوشن شرن سنگھ نے کہا پارٹی نے فیصلہ کیا ہے پارٹی بحران کا شکار تھی، پارٹی کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ ملکی پورا اسمبلی ضمنی انتخاب کے بارے میں سابق رکن اسمبلی نے کہا کہ وہاں بھارتیہ جنتا پارٹی جیتے گی۔

یوپی میں سرد لہر جاری

محکمہ موسمیات نے 'کولڈ ڈے' اور 'اورنج الرٹ' کی وارننگ جاری کی

لکھنو:8 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش میں سخت سردی کے درمیان چلنے والی تیز رفتار پچھوا ہواؤں نے گلن کا احساس بڑھا دیا ہے۔ بدھ کو بھی ریاست کے مختلف اضلاع میں 20 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ٹھنڈی پچھوا ہوا چلی۔ کئی مقامات پر کہرا چھایا رہا۔ محکمہ موسمیات نے بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ریاست کے 50 سے زیادہ اضلاع میں کولڈ ڈے الرٹ جاری کیا ہے۔ 30 سے زائد اضلاع میں گھنا کہرے کا اورنج الرٹ ہے۔ راجدھانی لکھنؤ میں بدھ کی دوپہر ہلکی دھوپ تھی لیکن پھر سورج بادلوں کے درمیان چھپ گیا۔ دوپہر میں گلن کا احساس کم تھا۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ جمانے دینے والی سردی اور گھنا کہرا کا سلسلہ آئندہ تین سے چار روز تک جاری رہنے والا ہے۔ اس وقت ریاست میں سخت سردی اور گھنا کہرا تین سے چار دن تک جاری رہے گی۔ لکھنؤ کے زونل میٹرولوجیکل سینٹر کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ ریاست میں سرد اور درمیانے سے گھنا کہرا اگلے دو تین دن تک جاری رہے گی۔ 11 اور 12 جنوری کو ریاست کے مختلف مقامات پر بوندا باندی کے اشارے ہیں۔ اعظم گڑھ، مو، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈا، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتا پور، ہردوئی، فرخ آباد، بارہ بنکی، ایودھیا، امبیڈکر نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈہ ، بجنور، امروہہ، مراد آباد، رام پور بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور اور آس پاس کے علاقوں میں انتہائی گھنا کہرے کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ باندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، پرتاپ گڑھ، سون بھدرا، مرزا پور، چندولی، وارانسی، سنت روی داس نگر، جونپور، غازی پور، اعظم گڑھ، ماؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گڑھ، سدھاتھ نگر، ، بلرام پور، شراوتی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتاپور، ہردوئی، فرخ آباد، قنوج، کانپور دیہات، کانپور نگر، اناؤ، لکھنؤ، بارہ بنکی، رائے بریلی، امیٹھی، سلطان پور، ایودھیا، امبیڈکر نگر، متھرا، ہاتھرس، کاس گنج، ایٹہ، آگرہ، فیروز آباد، اٹھوا اوریا، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، بدایوں، جالون، ہمیرپور اور آس پاس کے علاقوں میں سردی کے دن کے لیے الرٹ جاری کردیا گیا ہے۔

پپر گھاٹ اور شہید پتھ کے درمیان بندھا اور 4 لین سڑک کی تعمیر جلد شروع ہو جائے گی

لکھنؤ۔ گرین کوریڈور پروجیکٹ پارٹ 3 کے تحت پپر گھاٹ اور شہید پاتھ کے درمیان بندھا اور 4 لین سڑک کی تعمیر جلد شروع ہو جائے گی۔ بدھ کو لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور آرمی افسران کی ایک مشترکہ ٹیم نے بندھے کی سیدھ میں آنے والی زمین کا فٹ سروے کیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ زمین کی نشان دہی کے بعد کل سے ستون لگائے جائیں گے۔ یہاں ڈیم کی تعمیر سے بارش کے موسم میں فوجی زمین پر پانی جمع ہونے سے مستقل نجات ملے گی۔ اس کے علاوہ چھاؤنی میں رہنے والے فوجی افسران اور عام شہریوں کو ہوائی اڈے سے براہ راست رابطہ حاصل ہوگا۔ ایل ڈی اے کے نائب صدر پرتھمیش کمار نے کہا کہ گرین کوریڈور پروجیکٹ پارٹ 3 کے تحت، پپر گھاٹ اور شہید پاتھ کے درمیان دریائے گومتی کے دائیں کنارے پر 8.5 کلومیٹر کا حصہ لمبا ڈیم بنانا ہے۔ اس میں 8.2 کلومیٹر ڈیم ہے۔ حصہ چھاؤنی کے علاقے میں گررہا ہے۔ ملٹری وزارت نے وزارت دفاع کو آرمی کی زمین پر بند اور 4 لین سڑک بنانے کی اجازت دے دی ہے۔ بدھ کو آئی پی سی اور فوج کے عہدیداروں نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران کرنل شریکانت گووند کمار کی قیادت میں اتھارٹی کے ایڈیشنل سکریٹری گیانیندر ورما، پی آئی یو کے انچارج اے کے۔ سنگھ سینگر، ایگزیکٹیو انجینئر اجیت کمار سنگھ اور ڈیفنس اسٹیٹ آفیسر کی ایک مشترکہ ٹیم نے سیدھ میں آنے والی زمین کا فٹ سروے کیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ سیدھ میں آنے والی زمین کے دونوں اطراف ستونوں کی تنصیب کا کام جمعرات سے شروع کر کے ایک ہفتے میں مکمل کرلیا جائے۔ ایل ڈی اے کے ایڈیشنل سکریٹری گیانیندر ورما نے بتایا کہ 3 انڈر پاسز بنائے جائیں گے اور فوج کی زمین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ کنٹونمنٹ ایریا میں داخلی ٹریفک کے لیے بندھے میں 3 انڈر پاس یا روٹری بنائے جائیں گے۔ اس کے لیے جگہ کی نشاندہی کر کے مارکنگ کا کام کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کنٹونمنٹ ایریا میں سیکیورٹی کے پیش نظر متعلقہ علاقے میں بیریکیڈنگ کے انتظامات کو یقینی بنایا جائے گا۔ ایک لنک ہوگا: دلکوشہ چھاؤنی میں رہنے والے فوجی افسران اور جوانوں کی آسانی سے نقل و حرکت کے لیے گرین کوریڈور سے دلکشہ تک ایک لنک فراہم کیا جائے گا۔ اس کے لیے اتھارٹی نے بندھا کی صف بندی سے پہلے ہی ضروری تبدیلیاں کی ہیں۔

وزیر کپل دیو اگروال نے مرکزی وزیر کرشنا پال کو مہا کمبھ کے لیے مدعو کیا

لکھنو:8 جنوری (پی این ایس) ریاستی وزیر برائے پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر مندی اور انٹر پرینیورشپ (آزادانہ چارج) کپل دیو اگروال نے بدھ کو نئی دہلی میں حکومت ہند کے وزیر مملکت کرشنا پال سے ملاقات کی اور انہیں مہا کمبھ 2025 میں شرکت کے لیے باضابطہ طور پر مدعو کیا۔ اس موقع پر کپل دیو اگروال نے مہا کمبھ 2025 کی خصوصی اہمیت اور اس کی تیاریوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقریب ہندوستانی ثقافت، روایت اور سماجی ہم آہنگی کا شاندار عکاس ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی جانب سے انہوں نے مرکزی وزیر سے درخواست کی کہ وہ اس تقریب میں شرکت کریں اور اپنی باوقار موجودگی سے اس کو خوبصورت بنائیں۔ مہا کمبھ 2025 کا اہتمام پریاگ راج میں کیا جائے گا، جس میں ہندوستان اور بیرون ملک سے کروڑوں عقیدت مند اور سیاح شرکت کریں گے۔ یوگی حکومت اس تقریب کو تاریخی بنانے کے لیے زبردست تیاریاں کررہی ہے۔

مبین احمد خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر کنسٹیلیشن ریکس ریماڈیز امروہہ کے پولس کپتان کنور انوپم سنگھ کو سلطانپور کی ذمہ داری ملنے پر گلدستہ پیش کرتے ہوئے۔

حسین آباد کے مخدوش گیٹ کو بہتر بنانے کے لئے ہائی کورٹ ہوا سخت

لکھنؤ۔ ہائی کورٹ نے حسین آباد میں واقع تاریخی چھوٹا امام باڑہ کے دونوں دروازوں کے تحفظ اور مخدوش حالت کو بہتر بنانے کے حوالے سے سخت موقف اپنایا ہے۔ محمد حیدر رضوی ایڈووکیٹ کی طرف سے دائر پی آئی ایل پر ہائی کورٹ نے امام باڑہ کے دونوں گیٹوں سے تجاوزات ہٹانے اور گیٹ کے تحفظ کے لیے آنے والے اخراجات کا تخمینہ تیار کر کے دو ہفتے کے اندر پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ حسین آباد میں واقع چھوٹے امام باڑہ کے دونوں جانب بنائے گئے داخلی دروازے انتہائی خراب حالت میں ہیں۔ محمد حیدر رضوی ایڈووکیٹ کی درخواست پر ہائی کورٹ نے ضلعی انتظامیہ اور دیگر حکام کو دونوں گیٹوں سے تجاوزات ہٹانے کا حکم دیا۔ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کو دو ہفتوں کے اندر تحفظ کے اخراجات کا تخمینہ پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ محمد حیدر رضوی نے کہا کہ جسٹس عطاالرحمان مسعودی اور جسٹس سبھاش ودیارتھی کی بنچ نے اے ایس آئی کو حکم دیا ہے کہ وہ مشرقی اور مغربی دروازوں کے تحفظ کی تفصیلی تفصیلات ایک ہفتے اور زیادہ سے زیادہ دو ہفتوں میں فراہم کرے۔ جناب حیدر نے کہا کہ مقدمے کی سماعت کے دوران عدالت نے حسین آباد ٹرسٹ کی سالانہ آمدنی کی تفصیلات کا نوٹس لیا۔ محمد حیدر نے کہا کہ تاریخی عمارتوں کے تحفظ کا کام صرف اے ایس آئی کے ذریعے کیا جائے۔

پنشنروں کے لیے اہم معلومات

لکھنؤ08 جنوری۔ ٹریژری ڈائرکٹر اتر پردیش نے کہا کہ فی الحال، پنشنروں/ فیملی پنشنروں کی طرف سے آن لائن لائف سرٹیفکیٹ (حیاتی سرٹی فکیٹ) جمع کرانے کے بعد، وہ خود بخود منسوخ ہورہے ہیں کیونکہ پنشنروں کے ذریعہ بینک شاخ کے تبدیل ہونے سے آئی ایف ایس سی (IFSC) کوڈ بھی تبدیل ہورہے ہیں۔ جبکہ ٹریژری کے سرور میں پرانے آئی ایف ایس سی ہی درج ہیں اس کی وجہ سے سرٹی فکیٹ منسوخ ہورہے ہیں۔ لہٰذا تمام ٹریژریز کے تمام پنشنروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بینک کی برانچ کی تبدیلی کی صورت میں تمام تفصیلات ٹریژری کو بتا کر اپنا لائف سرٹی فکیٹ مکمل کیا جائے تاکہ آن لائن سرٹیفکیٹ منسوخ نہ ہو۔

ہاتھرس: یمنا ایکسپریس وے پر تین کینٹر گاڑیوں میں شدید ٹکر، 3 ڈرائیوروں کی موت

ہاتھرس:8 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے ہاتھرس ضلع میں شدید کہرے کے سبب یمنا ایکسپریس وے مائلسٹون 142 کے پاس ایک شدید سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ اس حادثہ میں 3 لوگوں کی دردناک موت ہوگئی ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور تینوں مہلوکین کی لاش کو قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ سعد آباد کوتوالی علاقہ میں یمنا ایکسپریس وے پر گاوں مڈھاولی کے پاس مائلسٹون 142 پر تین کینٹر گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں۔ اس حادثہ میں تینوں کینٹر ڈرائیوروں کی موقع پر ہی جان چلی گئی۔ تینوں مہلوکین کی شناخت ہوگئی ہے اور ان کے اہل خانہ کو حادثہ کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ پولیس نے تینوں گاڑیوں کو بھی وہاں سے ہٹوا دیا ہے اور آمد و رفت پہلے کے مطابق شروع ہوگیا ہے۔ ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق آگرہ سے نوئیڈا کی طرف ایک کینٹر جارہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک کینٹر دوسرے کینٹر کو زنجیر سے باندھ کر لے جارہا تھا۔ اسی دوران گاوں مڈھاولی کے نزدیک ٹوچن والی زنجیر ٹوٹ گئی۔ دونوں کینٹر کے ڈرائیور اسے ٹھیک ہی کر رہے تھے کہ تبھی ایک دیگر تیز رفتار کینٹر نے پیچھے سے ٹکر ماردی۔ اس حادثے میں تینوں کینٹر ڈرائیور کی موت ہوگئی۔ بتایا جاتا ہے کہ حادثے کے وقت شدید کہرا تھا جس کی وجہ سے گاڑی ڈرائیور کو صاف طور پر دکھائی نہیں دے رہا تھا، جس کے سبب تینوں گاڑیوں میں زوردار ٹکر ہوگئی۔ اس شدید سڑک حادثہ میں مرنے والوں میں ایک کینٹر ڈرائیور رنجیت ولد وکاس، رہائش- گاوں نگلہ امید تھانہ ہاتھرس گیٹ کا رہنے والا تھا۔ وہیں دوسرا کینٹر ڈرائیور راہل ولد انسپکٹر سنگھ، رہائش گاوں کالا کھیت سوئی ضلع مین پوری ہے، تیسرا کینٹر کا ڈرائیور ترون، رہائشی کراولی آگرہ بتایا جارہا ہے۔